

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعروف)

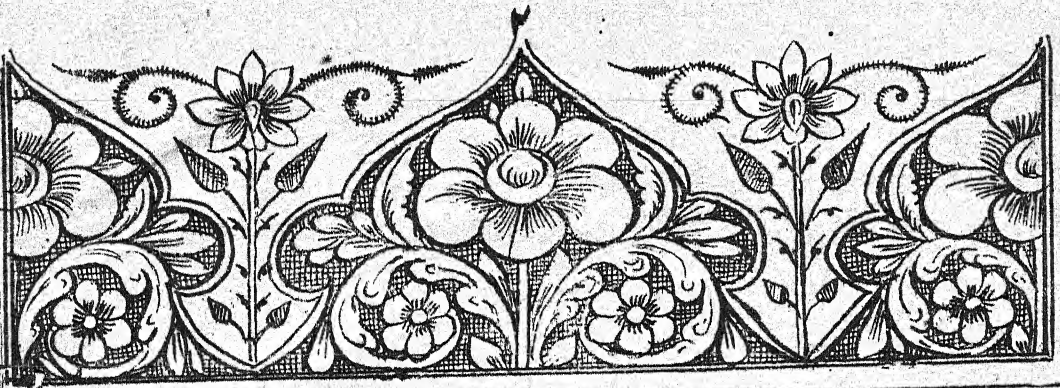
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

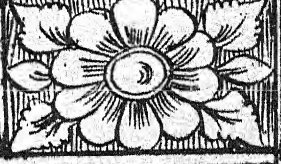
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعروف)

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله



بسم اللہ الرحمن الرحیم



یہ جو خلاق حق کا بیان ہے لائق حمد کے وہ قادر حق نکالا بنگ کے سینے سے جو ہر پہنڈی میں ہو پراس سہاوی ساعت کیلئے سنی گوشہ بخشا وہی مذاق عالم ہر کہن ہے کرین ناسا لکان تارہ کو گم اسی نگل کو بخشا رنگ اور بو دیا جو آدمی کو عقل و ایمان ہوا کہی جس آگاہی ممتاز دیا ان میں بزرگی انبیا کو پہر انبیا راز کر تلقین ان کو دو عالم میں نہیں کوئی اسکا ہر ثنا اسکی کہان ہم سوا اور	کہ ہر لکھن اس آفتاب نشان فلک کو جو کیا ہر پیا معلق شکم سوار کے بر سایا گو ہر کری ہے زندگی باقی میں ہی سنی فہمی کے خاطر ہوش بخشا ایک نام رب العالمین ہے بنایا گو ہر شب تاب تجسم اسی ہے گلستان آب در جو عطا انکو کیا ہے علم و عرفان کہی ہو بادشاہی ہو سر اوزار کیا میدان کے فضل اولیا کو بنایا شمع راہ دین ان کو عجب ہ ایک ہے اللہ اکبر پیغمبر نے جو لا اھسی کہا ہر	بلا شک ہو وہ قادر ذوالجلال عجب کیا اسکی قدر تہہ کہ کیر تور مہر کے شبنم نکالا کیا روشن بدین جان شمع وہی ہر ایک شجر کو تازگی دے لک سول کے ہر دم ہا ہر رست سدا تا خلیان کا ہو خوشہ کیا جو خلق اہل بحر و بر کو کیسکو دین کا ہو رو کیا ہے ہے کر منائی آدم سے ظاہر بڑا یاد دہی ہو شان رست دیکھ سے انہوں کے کر کے آگاہ ہے اسکی ذات بد شبہ نمونہ ہر کبنا ہی ہو حضرت رب	کہا ان کو جسکے نہیں ہے زوال زمین باقی ہے باقی ہر زمین سمندر کے تین نقش میں پالا نہیں ہیں نور بنیانی کیا جمع نہاں سکو کیا یہ ہر پھول گل پیا سون کیلئے بھیجا ہے رست کیا پیدا زمین ہو خوشہ خوشہ بزرگی ان میں بخشا ہی ہر کو کیسکو دولت دنیا دیا ہے کہا ان لطف حق ہیں مظاہر دیا اہل ولایت کو کرامت ہدایت کی بتایا ہو ہر راہ اسکی جان ہے چون و چگونہ قلم پھر ہی ہو و عرض مطلب
---	--	---	--

ذرا سا قیام
ہی دی مجھ
ن اپنے دل
ہیشہ آپکے
عمر ان سے

سی بوسچ
تجلی کا کر اپنے

وہ ذوق

سیا ہی میں

الہی ذرہ

تو اپنے سایہ

دو عالم میں

سما جو ہر

شہر باطل

محمد با عیش

محمد

کر تو اسکر

بکا ناگزیر

نہو ناظر

سیما

نہیں ہے زوال
نہانی ہونے
بن اگش میں
بیانی کیا ج
پر ہوں کل
بجایا ہے
خوشہ خوش
خجنا ہی تیر
دنیا دیا ہے
تک پہنچا
کو کرامت
ہو میں راہ
دن و جگہ
دعویٰ طلب

در اساقیاس میری التجا
الہی دی مجھے تو اپنی الفت
بن اپنے دل کو میری چاہت و
ہمیشہ آپ کر دل کو آگاہ
عرفان مجھ کو بخش کیا جام
اسی بوسہ چہرہ رکھ مجھ کو
تجلی کا کر اپنے شمع روشن
وہ دوق و شوق کو مجھ کو مست
سیاہی میں فروغ ماہ بتلا
الہی ذرہ در ذرہ بجان ریز
تو اپنے سایہ رحمت میں لیجا
دو عالم میں انہیں دیکر کرامت
مسلمان جو ہیں ان کو رکھ تو دشا

مجھے میرے مطلب کی وار و پلا
کہ ہو دور میری دل کی کلفت
تو اس گھر میں سیکو راہ مت
نہ رکھ منظور میری اسواقت
رہوں و جگہ میں تین ہو کے خوش کام
رہی وہ دین سدا ہر خوش مجھ کو
میر کو کونا وادی امین
کہ میری ہو دیوار دوست
مجازی میں حقیقی راہ بتلا
شر در پینہ زاک استخوان ریز
شانی فضل صحبت میں بجا
سنا کہ سنا کہ سلامت
بجی مصطفیٰ آل و مجاد
ہے دین علی اغر الدین نامی

دعا انگنا ہوں میں مستقیم
بر اپنے عشق سے سینے کو یارب
خیال غیر کو اس بانہویار
مجھ میں بخود میں کہہ تو دشا
رہوں ذکر حالی کا خیالی
حقیقت و مجھے آگاہ کر دے
شریعت پر سدا ثابت قدم کر
مجھے دنیا میں دین کر خیر دار
تپا تم سے اپنے سینہ ہر دے
کے مابناپ جو میر جہان کے
زن و اولاد کو میرے الہی
میرا آجاب دنیا بیج و ایم
ہاں دین سے شیطان کو میر
شفاعت سہی کے کر گرامی

کہ ہر ذات حق کی رحیم و کریم
جلا دے دل کے آئینے کو یارب
ہنیں تیرے سو اچھے مجھ کو دکا
کہ بہ لون خود کو اور جگہ کہ ہوں
نرکھ اس میں سناں تو مجھ کو خالی
طریقت میں فنا فی اللہ کر دے
جیال معرفت میں مبدم رکھ
سدا کہ میں مستی بیہ ہشیا
میر پر آہ و فغان میں اثر دے
قرین کران کو گلزار جنان کے
مست و دو جہان میں دکما ہی
رہیں جن خوشی کے ساتھ قائم
الہی سب کی ہو عاقبت خیر

شہر باطلہ را پلا ساقیا
محمد باعث ایجاد عالم
محمد جان جم عالم روح
کہ تو اس کا ذکر علم تقدیس
بکا لگنے انجیل کی جان
نہو تالطف ہکا گر نگہبان
سیلمان ہر گیا ہکا ہوا خواہ

کہ کہتا ہوں نعت رسول خدا
محمد روح پاک جسم آدم
محمد ناضی کشتی فرح
ہو اادینت مشغول مدیر
تو ہو آدم میں بل و قربان
غریب چاہ ہو تا ماہ کنعان
ہو انا اسے باو اسکے ہوا

وہ لا ریب سلطان لولاک ہے
چمکتا گرنہ نور شاہ لولاک
اسی ہو گیا یہ بول بالا
نہو تا نور پاک اس کا گریا
شفاعت سے تن ایوب پایا
اگر او دکا ہو تا نہ دم ساز
کلم اللہ اس کے حرف ہونے

چراغ زمین شمع افلاک کے
نہ پاتا جان ہرگز آدم خاک
کہ صالح سنگ سے بناوے نوحا
خلیل حق نہ بتا قائم اتنا
بدر مات دیدہ یعقوب پایا
نہ قوت روح ہو تا اس کا آواز
دم عیسیٰ اس سے بڑا نہ تر

محمد ہے حبیب حقیقے
محمد رہبر دنیا و دین ہے
ضیائی گوهر دیا کے سر
نہ تنها او نشہ رویان کا
اگر یہ شاہ امی سے علم ہے
ہر مومن پہ جب اس کی تکریم
وہ ہوا سچ کا مثل یہ کہیں
ہو اجاب سکھ کا نور تابان
زمین پر جگہ رکب اسکا سایہ
لی جب دو جہاں کی اکو شاہی
عجب لگا رو و گلین غرضان ہو
لگا کٹے کو سب کری کا دل
دایت کا کیا جب غارت آباد
لے خاک شفا کر لے دے
روان باد اسکے کہہ کر اگر ہو
نشا اس شک کی خبر ہو سکے کب
وہ خاص خدا و مصطفیٰ ہیں
سعادۂ ابدیادیک زمان ہے
جہاں کے تقدس کا بیان ہو
وہ کو نام الکتاب و تعوی
کرامت و منزل اس کے پائی

محمد شہزادہ عالم بین کو اعلیٰ
محمد رحمتہ للعالمین ہے
محمد ہے محمد ہے محمد
کہ کو مندر نشین عرش برین کا
پر اسکے حکم میں لوح و قلم ہے
کہ در معنی ہے ادا حمد بلا سم
سیاہی نور نبی ہستی نہیں ہے
خجالت سے ہوا خورشید پنهان
کہ نہ وہ ظل عالی عرش پایہ
ہو ہی ہر نبوت سے گواہی
دو احمد ساجد کاشان ہو
ہو ی فانی کی آتش مزار اس
ہو ی و شرک کی تباہ براد
تو جہنمستان و دوان سرے
تو ہر یک نخل صحرا کا اگر ہو
میں کہتا ہوں صفائے دل بیت
امام و پیشوا و رہنما ہیں
نص و عصمت کی اور غنت کے جان
مفسرہ مریم داناں ہو
وہ کو نور ہلا لاریب فیہا
ہو اسکے کہہ کر کی پادشاہی

محمد ہے رسول اللہ لاریب
محمد پیشوا ی انش و جان ہے
وہی و اللہ مقبول خدا ہے
وہی کوین کا سردار ہیکا
عیان ہر من رانی سو سر
بہلا ہو کس طرح اس تن کو سہ
جہاں ہر درخشاں جلوہ گز ہو
منور ہو و جنبیاد موحی
کیا اس پایہ سایہ حبیبانی
بلا شک و وہی سلطان فیض
قدوم اسکا کی جو فیض جاری
زبہ آب تکلیون کبھی لایہ
اگر اسکی شفاعت کا سخن جا
کریم کی اسکے جگہ جگہ
ہو شان کی ہر جہنم کوئی غم
ہیں اس کے جواب بیت اظہار
خصوصاً حضرت قانون حبت
جگر بندنی ہے وہ حمید
وہی ہے معنی آیات تطہیر
لقب اسکا بخیر الحسن ہے
خدیجہ کو رسالت سے شرف ہے

محمد ہے دو جگہ کاشا لاریب
محمد حاکم کون و مکان ہے
ایک ذات خفا و نبی ہے
دو عالم میں وہی مختار ہیکا
کہ ذات اسکی کو نور حق کی فطیر
کہ تباہ و جہم اطہر نور مایہ
نہ ہرگز سایہ کو اس کا ظہور
کائنات کیوں ہو جاو قمر شمس
سیاہی اسلے کی روشنائی
کہ جو قرآن سے لایا ہی فہم
برست جو ساد اسکی ساری
بنائے کفر کو کیر ڈایا
سقا و غلیل اسکی جان جا
اجل کی نیند ہی اسکو لاگے
وہ کو آئینہ دار اسم عظم
بلا شک و دنیا کے ہن ہزار
طہارت کو لی ہو جس سے عزت
مجیدہ کیوں نہ ہو واد و مدینہ
وہی ہے سرور ملک تفسیر
کہ وہ لخت دل خیر اورا ہے
اگر کو ہر کوئی تو نام صرف ہے

سما

شاہ لایہ
 مکان ہے
 دنیا ہے
 محراب رگیا
 حق کی نظر
 زور مایہ
 جان گذر
 رجا و فرشتہ
 و شنائی
 بای فران
 بوکی ساری
 مرڈایا
 بن جاک
 سکر لاکہ
 ام عظم
 بن ہزار
 عورت
 وادرمیہ
 فی تفسیر
 نور ہے
 مریہ

ہن ہمارا کو کچھ نسبت اس ستا
 جہان نقش قدم کسی جا ہے
 ولی حق بجا مولا علی ہے
 بلا شک جید لکرا ہے وہ
 علی را قدیم غیر شمس
 علی کے نام سے سب کو شرف
 رسول اللہ جو جب علاج پایا
 میں دو فرزند والا اسکے دوشا
 دو نکتے آیت تہنیک کے ہیں
 یہ دونوں دو جوان خان ہیں
 یہ فطرت کے دو حرف علی ہیں
 کمال کا وصف ہو جو مینواسے
 جناب عفو عظیم میر کمال
 قدم اسکا ہی دوش لایا ہے
 فی حق کسی اسکو مسمی میری
 وہی ہو رہا ہے حق انسانا
 دو عالم بچ اسکا نام نادر
 ارے ساقی وقت کر کرج ہے
 عجب شہی عجب شہی عجب شہ
 آجائے کا ہوا تباہ ل بالا
 نہیں آتھک ہزاروں پور

کہ فخر میرم حوا ہے وہ ذات
 گدھ زرشید کو اس جا کجا ہے
 انھی مصطفیٰ مولا علی ہے
 رہ دین کا سپہ سالار ہو وہ
 کہ ہر کس خورشید را بہتر شمس
 عجب نام خدا در نجف ہے
 بتوں کو بام کعبہ سے گر لیا
 امامت فلک کے ہر اوراہ
 دو اختر قدس کے تویہ کے ہیں
 یہ پڑو عرش بریں کو شمل ہیں
 یہ دو عین زہر علی ہیں
 رسول اللہ کے ہیں و نواسے
 ہمیشہ وصل حق تھا جو کمال
 عجب کیا کر فلک ان ہنگوں
 کرے ہے ہر کسی کی دستگیری
 وہی مطلب یہ محبوب جان
 زخمی الدین سید خیر قادہ
 کہل نایل ذکر معراج ہے
 کہ خطاب نہایا اپنا مطلب
 ہوا تبارک کا عجب کلام
 بنا ارض مساوی ز علی نور

تشر کا کون کر اسکے مذکور
 یہ ہی ہن صف میں بنت نبی کے
 امام انس وجان مولا علی ہے
 علی دنیا دین کا پیو ہے
 جو برقی ذوالفقار اس کی جگر
 طفر کو نام سے اسکے ہی پزند
 علی بر خوش احمد چرخ بد دور
 یہ دو گہر میں دریا علی کے
 دو گل میں باغ فردوس ہیں
 یہ دوہن نورید مصطفیٰ کے
 یہ دوہن شانہ زہر دو جہان کے
 بزرگی ان کی پس کیا دیتا ہے
 ولایت کے ولایت کا ہر سزار
 شرف کے برج کا گاہ پر افزار
 امیر ان اسکے دہر میں یقین
 وہ صابر زادہ اہل دین ہے
 درود حق ہوت شاہ عرب ہے
 میری فکر عالی طفیل علی
 وہی ہی شہی علی بن عباس
 تجلی کا ہوا زمین طہور
 شہرے تاکھ گنگا گتی یہ

زمین میں ہر جہ ہر جادو سوز
 ہنیں تہا جسکا جوا جہ علی کے
 شہ کون و مکان مولا علی ہے
 علی رضی شیر خدا ہے
 اندھیری کفر کی رملی عدم کی
 گلے میں فتح کے ہی یہ علی بند
 عیان شد معنی نور علی نور
 ہن باتوت و زمر دکان دین کے
 یہ دوہن طرف جل امتین کے
 یہ دونوں ہرگز نہ دین خدا کے
 یہ دونوں ہیں ایمان انس جان کے
 پیر جہاں جیلان سا ہے
 کرامت کے خزانے کا پختار
 کرامت کے شہ کا دھڑا ہوا
 کہ ہو وہ میر میں بریران
 نواسا حضرت یسین کا ہے
 اور اسکا اہل بیت سب
 ہے شمل ہر طرح و زور
 بکورد کو نہیں اس سے رہا کام
 فلک ملایا تباہ جان پور
 کہ سجان آئی ساری تفسیر

بکھڑا چٹن ہی روشنی بار
غرض فیض الامین فی القوس
بلائی تجھے اب حق قلے
عجب کچھ خوبصورت ہے یہ گہوا
برنگ برق سرعت خیز تر ہے
سنا یہ خوش خوبرو دین
ضیا سے ہو گیا گہرین کا مہر
حرم سواد شاہ دین و دنیا
ضیا سے اپنی رخ کی کر پر نور
کیا پہلے فلک پر جبکہ منزل
دو چندان پر خوشی کے پیر نہرا
بنا بہرام کے تین میں بخشی
کیا مقدمہ کے بسکہ بر نور
کہا جبریل کی زبان مجھ حضرت
چلا سیر ہو کے لامکان کا
کلی علی اللہ کی معافی
میان عاشق و مشوق نہایت
دو ویران چون ہم دہانہ گرد
خوشی سے پیر کر اپنے گہر کر آیا
حصہ صاف چار دانہ جہین گہر
کی کہ کربان عنایت سوا نہیں

سیاہی ہو گئی کا نور ایک بار
براق بادیا سائیکے مرکب
شامی ہو روانی شاد الا
کہ دو گئیں نہیں ہے جکا جوا
لگا وہ دم سے ہی تیز تر ہے
کیا آباد کے خانہ نین
دشمن کر دیا کھٹور کو نور
کیا یک مسجد اقصی کو پہونچا
کیا روشن چراغ بیت مہر
ہر اس کے قدم سے بد کامل
مبارک باد کا گاتی تھی دہرا
شباب برق شو شمشیر بخشی
سیجی تھی رزل کی سبھی دور
ہنیں گے قدم کے کی قدرت
چلا شتاق ہر اس نشان کا
ہنیں باقی ہی ان بن تری
کر آکا تین باہم خبر نیست
شد و گفت و شنید و باز کرد
یہ شہرہ یازن یاروں کو سنایا
اور کردہ عثمان و حبیب
کہ وہ مسکریں کے دم میں آ

ملک تہمتے اسات سراج
آزاد یا رسول اللہ کے گھر
ہو جلدی عالم بالا کاستیا
قدم میں پہنچے کچھ ہر خیل اکو
ہے گردن سو زیادہ وہ بکرو
کیا یوں خانہ نین کو فرین
گو یا نور میں ربت کبیر
ادا کر کے دو گانہ وہاں گیا
تمامی محل استقبال سے
ملا جب صبح لوح و قلم سے
قدم رکھا کوجب چوتھے فلک پر
پیر اس بدالہ جاست فیض کر
کیا طے کر کے جب ماتو سما کو
وہاں کو عالمان عرش آئے
آب گے بات کو جاگا ہنیں
جانی کچھ رکھا تھا قافیہ میں
عرض باتیں جو کرنی تھیں کیا
پہر حضرت ہوا ہے جب تک
کہا مہر کا سب سے قصہ
کیا سب زیادہ اکو ملو راز
ہی تو چار بار مصلے تھیں

سلام ہی حتی مطلع الفجر
کہا کہ کے سلام ربنا
کہیں جو رو ملک شتاق دیدا
بجائے کچھ گھر خیریل اکو
کہا کو پہنچے کشتی مہر نور
کر ہی قصہ کو چون شہر میں
ہو کر سنی نشین عرش برین یہ
چلا کر دنیہ وہ ماہ پر آواز
طے اور دولت بیدار پائے
عطار دہو گیا اگر رستم سے
ہو امر برین خوش شیدان نور
بنی ہے شتری ہی سدا سیر
مٹا پہنچا مقام منتہا کو
ساری کے لئے رزن کو لائے
کیس کو وہ خبر صلا نہیں
پہ او ادنی اٹھایا ہر ماہین
جو سنتا تھا سلا وہ سنایا
چلا کر ہر اجات کے سیر
وہاں کو ہی انست سے
وہاں کو بہت سی نعمت ساز
ہی منظور و مقبول خلا میں

<p>یہی ہیں چار جو بی باغ جنت جہانک ہیں جہاں اور انصار تن اسلام کے ہیں چار ارکان وہ بیشک مومنوں کی پیشوا ہیں عیاں کو اس کا درجہ اور تربت جواب جس کو آخرین ہیں زبت ان کو آبرو کو آبرو ہے ہم ان میں جو خلیفہ اور حمیرا وہی دونوں نبوت کو فری ماساز</p>	<p>یہی ہیں ہادیان خیر امت یہ چار ویاہرین ان سب کو شرا جلالتیں ہیں جیسے چار تراز وہی راہ خدا کے رہنما ہیں کہا جب حق نے کنتم خیر امت بلا شک اہل المؤمنین ہیں بزرگان اس سب عورت کو کچھ تامی بی بیغین ہیں وہ اولاد وہی دونوں رسالت کو تہرہ ہر نبی پر جو در در رب اکبر</p>	<p>ہیں ایوان خلافت کیا ارکان یہ چار دن کنوین کن قاضی ہماجر اور انصار رعلا لنگ انکی دست قدرت سے ہر انگ نبی کے جو ہیں ازواج مہتر انوں کے ہے دو تکیہ شان عصمت شمال کی کیا قرآن میں حق نبی کو ہی بہتان سو محبت میں لکھ سکتا ہوں کیا کی حکمت ہو ازواج اور اصحاب نبی پر</p>	<p>عیاں اس کے ہوا اسلام ایمان خدا اور مصطفیٰ ہیں اس کے رضی سر مشران غرت میں ہیں والا کہا حق فوق ایدیم میاں اللہ تامی عورتوں میں ہیں وہ بہتر ہے نازل نبی ہی قرآن عصمت ہے نہجا وحی ان کی شانیں حق کسی تہی جان میں جا کی الفت کہ ہیں وہ محرر شاہ رسالت</p>
<p>یلا با دھو دستی ساقیا ایر الملک لعل معدن شان سپر خلق کاہ جہان تاب ضیاء کو ہر جگہ سخا ہے عجب کیا جو کہ لا فیض کا باب میں اس کے کیس کو ہر کسی سرا طوق و خونی میں ہر اہے میں دنیا میں عقی کو گاہ پرل میں یہ دل میں لکھ جاوے کینہ ہر خاندان میں ایک کو وہ عجب کیا جو وہ بی بی شک نیندا</p>	<p>کہ کھتا ہوا بشت میں تانینکا لقب جگہ کو مستان ایران خدا کے فضل کے ایم ظفر باب بلندی سادت کا ہما ہے کہ وہ ادا اسکا تھا ثواب باب وہ شمع و دھان انوری ہے وفاقی قول میں ایم کر ہے بدل نہا یہاں حق میں شمول مثال ہرے شفات سینہ ہر بات خوب ہو اور نیک وہ سراسر میں حمیدہ انکے طوا</p>	<p>کہوں کہ یہاں پہلے کی شنا کرم کے بحر کا سنگین بہار عقاد دولت و جاہ خدا داد بہار بوستان بہت وجود شکوہ الملک ادا اسکا تھا جو خوش افراز و خوش طوار خوش فطانت اس کے چہرے سے و ظاہر جانیئے زندہ ہو ہے نام اس کا گل فضل و کرم کا رنگ ہو ہے جو کی دلخواہ ہے میری زراعت میں جو جو سو وہ بیگانہ</p>	<p>کہ جسکے کہے سو یہ نسخہ بنا عقاد الدین محمد خان بہادر مروت کے چہرے کا سر و آزاد مہ گیتی فردوز پنج مقصود سنگا بہانی تہا والا جاہ کا او ہے دیادل سدا کردہ کیکن فاتات انکی خدمت میں کا خیر سدا حق پرستی کا نام اس کا بزرگ گل ہدیہ نقدہ رو ہے وہ ہر شہرہ حقیقی ہے چہ چیری پہا پر اس پہا ہے سمرانہ</p>

دو عالم میں ہیں شاد و آوار
 نہت ہو سکے دو جہانیں بیکہر بونیم
 جوان بخت جہان و بخت جان سال
 ہے محفوظ اور سر دوزخات
 ہو وادین کے اندر لہراز
 رکھتی خوشی سے دونو جہانیں
 نہیں خواہش کو جس اس لذت
 ہے جہین سر بسر کوئی عبارت
 مضامین کو در معنی سو ہر د
 سادہ سعاد ہے سعاد
 رہی حکمت ذات خاص عالم غیب
 کیا اور نظم ہندی میں بان کو
 ہمیشہ کام حیرت کے پڑا تھا
 ارادہ شنوی کا پیر نہ آیا
 ولی نے جب کو بختا زور گفتار
 زبان کا ہی بیکہر مژدگان کی
 اب کو بختا سر دستان ہے

دو عالم میں ہیں شاد و آوار
 نہت ہو سکے دو جہانیں بیکہر بونیم
 جوان بخت جہان و بخت جان سال
 ہے محفوظ اور سر دوزخات
 ہو وادین کے اندر لہراز
 رکھتی خوشی سے دونو جہانیں
 نہیں خواہش کو جس اس لذت
 ہے جہین سر بسر کوئی عبارت
 مضامین کو در معنی سو ہر د
 سادہ سعاد ہے سعاد
 رہی حکمت ذات خاص عالم غیب
 کیا اور نظم ہندی میں بان کو
 ہمیشہ کام حیرت کے پڑا تھا
 ارادہ شنوی کا پیر نہ آیا
 ولی نے جب کو بختا زور گفتار
 زبان کا ہی بیکہر مژدگان کی
 اب کو بختا سر دستان ہے

دو عالم میں ہیں شاد و آوار
 نہت ہو سکے دو جہانیں بیکہر بونیم
 جوان بخت جہان و بخت جان سال
 ہے محفوظ اور سر دوزخات
 ہو وادین کے اندر لہراز
 رکھتی خوشی سے دونو جہانیں
 نہیں خواہش کو جس اس لذت
 ہے جہین سر بسر کوئی عبارت
 مضامین کو در معنی سو ہر د
 سادہ سعاد ہے سعاد
 رہی حکمت ذات خاص عالم غیب
 کیا اور نظم ہندی میں بان کو
 ہمیشہ کام حیرت کے پڑا تھا
 ارادہ شنوی کا پیر نہ آیا
 ولی نے جب کو بختا زور گفتار
 زبان کا ہی بیکہر مژدگان کی
 اب کو بختا سر دستان ہے

دو عالم میں ہیں شاد و آوار
 نہت ہو سکے دو جہانیں بیکہر بونیم
 جوان بخت جہان و بخت جان سال
 ہے محفوظ اور سر دوزخات
 ہو وادین کے اندر لہراز
 رکھتی خوشی سے دونو جہانیں
 نہیں خواہش کو جس اس لذت
 ہے جہین سر بسر کوئی عبارت
 مضامین کو در معنی سو ہر د
 سادہ سعاد ہے سعاد
 رہی حکمت ذات خاص عالم غیب
 کیا اور نظم ہندی میں بان کو
 ہمیشہ کام حیرت کے پڑا تھا
 ارادہ شنوی کا پیر نہ آیا
 ولی نے جب کو بختا زور گفتار
 زبان کا ہی بیکہر مژدگان کی
 اب کو بختا سر دستان ہے

دو عالم میں ہیں شاد و آوار
 نہت ہو سکے دو جہانیں بیکہر بونیم
 جوان بخت جہان و بخت جان سال
 ہے محفوظ اور سر دوزخات
 ہو وادین کے اندر لہراز
 رکھتی خوشی سے دونو جہانیں
 نہیں خواہش کو جس اس لذت
 ہے جہین سر بسر کوئی عبارت
 مضامین کو در معنی سو ہر د
 سادہ سعاد ہے سعاد
 رہی حکمت ذات خاص عالم غیب
 کیا اور نظم ہندی میں بان کو
 ہمیشہ کام حیرت کے پڑا تھا
 ارادہ شنوی کا پیر نہ آیا
 ولی نے جب کو بختا زور گفتار
 زبان کا ہی بیکہر مژدگان کی
 اب کو بختا سر دستان ہے

<p>عجیبہ قدسیہ یک زاہد ہستی نیش لاپیریں عربان ندیدہ نخایت حق وہ بی بی پاکدامن بزرگ و اہل دل والا صحبت اوہ نو کو بزرگی اور شرف وہ عرفان سے آگاہ تھے اور خضرؑ وہ بی بی ہر کچھ دھانستے ولی منزل کیا قدرت محسوس ہوئی ظاہر زندگی کی علامت خبر فرزند مہربانی سنایا کرچکا حق اسے تھپ زمانہ</p>	<p>نہیں کوئی اسکے ثانی عابد ہستی چرخان اندر حق جان ندیدہ لگائی حق خداسے ہی سدا سن مقرر سید عالی نسب تھا سیادت چھٹی سیدہ و نور طرقت نیت دیندار و اہل اللہ تھے او ہوئی ہے حامد فضل خدا ہے قرن دل ہوا برحمت حل میں لگی ہوئے عیان کشف و کرم مبارک باد دینے آپ آیا وہ اپنے وقت میں ہو گیا گنا کیا یہ خوشتر جہت ارشاد</p>	<p>جہارت اور صحبت میں بہری تھا عبادت بن نہیں برتی تھی کچھ تھا اوس بانو کا خاندان گرامی یہ دو ذوق پاک نہ کیا تھا لے حق سے اوہ دو نواسا دات زمانہ میں تھے اپنے ایک گنا ہو اللطف خدا کیا رفا ہر صدف میں جا کیا انمول گوہر وہ بی بی پاس کر خضر کی شب کہا دیکھا تھے حلاق اکبر انے نہ غیب سے ہو گئی پاری خدا کا شکر کرنی بی ہوش</p>	<p>خدا کے کام میں سچی گہری تھی عجز نہ خدا کو سخت کمال سید حسن قدوس ساسی جناب غوث اعظم کو تھے اولاد نجات اور حالات اور سیادت تھے زینت شہر اور خضر زمانہ شکر میں کئی آیا عہد قاور ہو آئیں تنہا بار آور خوشی سے کہ سلام حضرت رب پہر کینک سیر اور بہتر جہان میں وہ کرچا فیض جاری</p>
<p>کچھ میں یوں کہ وہ بی بی خیر جہاں میں سیدہ کو ذوق الہی نہیں ہو ذوق کی برگزشتانی ی حیرت میں تھی بی بی فیض سکر چہرے جو کچھ ترک کیا ہے وہی جب جج امد جانی ہوتی کہا عورت کچھ نہ رب اکرم علی مرتضیٰ اور غوث جیلانی</p>	<p>تہجد کا ارادہ کر کے ایک بار گرا ذوق و کسوی آتی خالی بجلا کس طرح اسبند و زمین پانی سنی ہو شاہی آواز ہمو جہاں پانی سے ذوق اپنا دہرا کئی شہر سیر اپنے رات کی بات یہی لکھا کہ کچھ نعت عالم کرم چپ ہو نکلایں بران</p>	<p>و منو کے واسطے بکرات آشکر نیت اس جوی سے دنگ بہرتب سجائے جہاں چہرے کسٹ ہے کہ ان ذوق تیری پاس ہے نظر آتی جو قیمت خدا کی سنا خاندانے یہ بات جہم ذات اوہ ظان کر و کا بہت سے بہت گاہی مینا صاحب حال</p>	<p>گئی لے ذوق و کسوی کو بھی چہر گئی لے میں ذوق کو کر کر و باب نہی جو نہ تھی ناگھر اسے وہاں کے فرمت پاؤ خدا وعدہ کر مگر نہ فرمت ادا کی ہوا اہل میں سرسرا د و خرم کہ خود نہان و فیض آئینا بہت بجا کر باب داد کی چلے جان</p>

شاد و کر
یک دولت
ن بول
ت زیادہ
سے جو بگ
خادر ولی
کے کتاب
لیکے آیا
کو مسرور
دارین خیر
اور ترابت
میں گرفتار
میں جہاں
نے کی شجری
کر میں
ش اسرار
جہاں
اباد ہوگا
کرم میں
ابول اسلام

کرامت دویم از شکم

<p>ہوئی ایک عجیبی ایسی کرامت کہ ماہکدورین اگر سکھ اور جات تامی ملک کو کافر لئے گہر تسائش بی بی نے دیکھ کر شو شر کو کسی جاؤں کہ بہر کیا کرو نین جوان خوبصورت نیک اطوار نکل گھر سے گیا باہر شتابی جوتیا لگے سکھ مارا تارا کیا حملہ جو کیم شیر شرزہ بیخود خوار و کفسار کا تھا ہوئے عاجز نہایت دستگار کوئی اس شیر میں صاف قلم ہے بہی تجویز کر سہ دار لشکر نظر مت کر تباری غفلت پر دہنوں نے الغرض تو بہ کر آیا اسے دیکھ سے سو مخالف زیادہ کسی غافل سے بی بی یہ حالت یہی اسکے ہی باعث ہے کرامت بلا ساقیامی عیش و طرب رہا ہی دین جسے تک برابر</p>	<p>کہ ہی کمر ولایت کی علامت لگے بین نوتے کو شہزاد ہاٹ غریب پر لگے کرنے کو اندھیر کسی ہی بند اپنے گھر کے در کو قدم کس طرح سے باہر دھوئیں سوار سپا اور بازو ہتھیار کرے دشمن کی تاعا نہ خواہی ہوا کافر کے لشکر میں پھنسا پڑا ہی کافر کے قین میں لرزہ کہ پوتا حیدر کردار کا تھا امان چھنے لگے بہر کیا ہوا چار درونگی جو ہی صدمہ ہے سے اس شہتہ اردین سے اگر ہوئی جو چوک سے بخش سرور وہانے پہرے اپنے گھر کو آیا کئی تعظیم کا اسکے ارادہ سنائی اس جو انکی سب حقیقت اسکے ہی قدم کی علامت</p>	<p>چینیہ کو ہوئے لعل حل کے جب محبوس ہند سے شہر تھے او مچائے ہر طرف ظلم اور شرارت لگی نہایت کے ماری تھر تھرانے اسی حیرت میں ہی غفلان کہ آن لنگہ ہمراہ لیکر فضل رہے وہاں جا کر کے وہ دین کا دلا یکایک اپنی برقی تیغ چمکا کیا تلوار کو اپنی علم جب بنایا ہر شکر کا بد احوال کہے دہین ولی ہی یہ یار یاب اسباس سے صلح کرنا ہی بھلا ہی کہے ای لوجوان ہکوا مان کہ کبھی ایسی نہیں ہو دیکھی تعصیر وہ بی بی اس تاشے ہوئی تو یکایک کے اپنے گھر کے اندر یہ سن حسین بی بی سے بلا ہی تجر نفس اللہ شہزاد زمین تافلک کیونہ ہویم</p>	<p>بتایا خرق عادت یک عجیب تب بڑے ظالم نہایت مغرور تھے او کے بہتوں کا مال اسباب غارت نہایت دہین لگی خوف کہانے ہو ایک غلامی دین وہاں نہایت چلانیزہ بکف لشکر عرب مچایا دھوم سا سجکا فران پر بتایا ان کو پھر مستہ عدم کا ہوئے سر دشمنوں کے پتھ قلم صاب کیا سب رکھتے سر کو پا مال کہ بھیجا بیگم کو عالم غیب اڑائی کا ہین مفقود کیا ہے خدا کی اسطے اس جان مرتے نہ کھینچیں گے جس کی پشیمتیر نہایت سے ہکا او ہی رنگ ہوا غائب برنگ برقی انور تھی بیامالی اللہ ہو گنگا مبارک ہو مبارک ہو مبارک کہ ہو تاجی ظاہر ولی نام ہو اپنا ولی پاک مشرب</p>
--	--	---	---

ولایت کے فلک کا ماو نکلا سعادت کا موہنی خانہ محمود فلک نے دہری کر کے نظارہ رحل بیت اشرف میں ہو کر جلا خوشی سی چرخ لاگا کھوینے دیا نہت ہو خرم و خوش والد بکا بفضل حق بہر کا ہم نادر نہ تنہا یک تھا شمع و دودمان او نظر کرتا جو اس فلک کو کیبار بفضل حق ہوادو سال کاجب ضیافت سب بزرگوں کی کیا ہو ہوے اسکے فضل سے شادمان بیت شام کو سر سوتا نہیں تھا اوستے ہر طرف تھا پہرنا چلتا تھا بیداری میں یا نہا فاضل تھا	کرامت کے جہان کا شاہ نکلا کیا عشرت سے مانگہو رکھ پور ستاروں سے مناسبت لانا کیا عریض کو فرحت میں نازل لگے کرنے سرت اہل نوران غیر دن کو بہت انعام ہوتا رکھا شاہ و حمید عید قادر ہوا چشم و چراغ کی بکھان او تو ہوتا اس کی لفت میں گرفتار کیا رسم طعام اسکا پدرب بہت لوگوں کو تین جوڑی دیا لئے اپنی مراد اور پاسے طلب کبھی وہ بھوک سے نہ تانبہیں تھا نہ ہرگز کو دلتھا نا اچھلنا چھوٹے پر نہیں کرتا تھا پیشاب	تر و تازہ بنامقصد کا گلشن ہوا پیدا جو وہ پاکیزہ گوہر خوشی سے ششتری دہریں بچا پین عطار و کرشمہ نزع طرب کو ہوا دل و ادرا یام کا شاد کیا فرزند ہو نیکی بڑی دہرم غرض مانا پاک و وہ قرۃ العین تھی مثل سرتقی ہر کوہ روز چک اسکی جبین پر بیکر ان تھی جود و دہش شیر خوار کا چڑیا بڑا گل ہوئی مسرور خوش گل ہنا بیت تھا وہ بچا صاحب کمال ہوا بفضیل حق سے تیر اسال اگر کٹر اکہیں تن پر سے سرکا نہ چھٹلا تا نہ بہت کرتا کسی کن	ہوا بزم کرم کا شمع روشن لگا ہوئے نقد کی ماہ انور لئی زہرائے اس مہر کے بلالین کیا شمع لگن راس و ذنب کو زمانے کا ہر اسے غلام آباد بجلا لایا ہی شکر ہی و قید م لگا پٹنے بہت چاٹنے دل رین کئی دن میں ہوا وہ دل فروز کو بہت چشم دہری سے عیان تھی غریب کو بلا کھانا کھلایا سرت اور فرحت کی بھی غسل نہیں تھی اور کو کوئی ذری ٹال نبی کچھ اور صورت او بھی ٹال شباب بچہ بدن کو چھپاتا سرسنتا تھا یا بلالین کا دمان
ظہور کرامت در سن سد سال			
کہیں کیلنگ دو دھڑکی مانی سخن بچہ پر کاٹنے مان نے دہری شہلے دلیں مکدر نگو آرزو ہی کو ہو نہ دیگر کھڑکھین وہ دودھ پنا اٹھائی	اُسے اٹھائے چھ لہجہ ہر چوٹ مانی گئی ہی شہیر کو برتن میں لانی کھڑی چپ رہ گئی حیران ہو کر ششابی ماکے چلے ہی اٹھائے نہ نکلا اور نہ ہی نہیں مانی	یہ بچا تھا جو مانکے پاس بیٹھا کھڑکھائے کھائی دودھ و دود یہ حال دیکر طفل جان بپوش سنی حوالت کی پیشینے سے گفتار نہی کہی کہ لکھیں اور نہ کجا	کہا وہ دودھ چک دے ڈالا تھی گر پڑا بچے میں وہ دودھ کہا مان کو نہ کھا تو لکے سے خوش اٹھائی خاک سر و دھڑ پنا کیبار سفید و مسکا لگے سو تھا آنگلا

<p>پلائی دو دھ لالہ اپنے پسر کو خدا اسکو کیا جب چار سالہ ہوا اس نے خوش جی ہر ملک کا زبیں متافضل جان پہچانے</p>	<p>کئی سیراب اس وقت جگر کو پر لگو یا کر امت کا رسالہ کیا صد فرین قاضی ملک کا</p>	<p>بہت کر ہا چھائی سے لگائی فضاحت سے کیا اتر لو قرات کئی دن میں بروز عظم و عرفا</p>	<p>خوشی سے اپنے گو دین بھائی قرآن سے پڑھا آیت بہ آیت بیان کرنے لگا معنی قرآن</p>
<p>بنی ہی شکل ایسی ایکدن اور ماز صبح کو مسجد میں جا کر لگی ہی بھوک اسی ما جان بھوک کئی ہی آگ لے آئے کو دانی کہا مان سے کہ مذاق دیو گیا آ جو ہانڈی کھول کے دیھی پمانے یثری اعمال سے حیرت میں تائی ہو جی اس دن سے شان کی ہو عبادت حق کی کرنا شاہدین</p>	<p>بزرگی طفل کی کیجئے ذرا غور خدا کی بندگی آ پاؤ اگر کھلا کھانا شتاب اس آن بھوک شک کر صبر پیر پیر آئی نیکم کر کھیا بھوکا مجھے رب لگی جس سے بوغت کی گئے غرض فرزند کو کھانا کھلائی لگا ہو نیو کر ایک جا اسکا مذکور اسکے دین میں جتنا پیر پیر سدا اسکو تما شغل یاد اللہ</p>	<p>ہوا جب ہفت سالہ عبد قادر وہاں سے گھر کو آئے مان بولا کہی مان نے ذرا رہ جا میرا لان ہوئی صد تین تیرے بھوک چرس تو ہانڈی کھول کے گل دیکھ دیا نہ آتش ہی نہ لکٹی ہوگی آج وہ کھا کھانے پہر غاؤ واد رہا لگے کرنے کو عالم اسکی حریف بحر طاعت ہنسن تھا بھوک کمر کبھی نہیں کھیتا بچوں کے ہمراہ</p>	<p>کرامت اور ایک دکھلایا ہادر اگر کھانا پکا اب بیگا تو لا کہ چولے پر چڑھے تین چاول وال پکا دو لگی مین کان پھیلے پر سے کہ اس مین قدر زناقی ہی کیا ذہر کھانا پھر سب پکا پکا ادب اسکا گئے کرنے کو مان پاپ ایسی ہر گہگہ ہوئی تھی توصیف خدا کی ذکر مین تھا صبح و شام</p>
<p>پلا سا قیامک ستراب سرور ہوئی سترہ برس جب عمر قادر ہوا کو دین عشق اللہ کا جوش آؤیکہ دوق مین ستر درختا او بیجا یاد معا دل مین سما لگی ہر محبت جوش کھانے بابی دل مین اب سخت شہدا</p>	<p>کہ جاتا ہوں چرخا کے حضور ہوئے اکثر کہت اس سے صدا کیا ہوا دہ اللہ نے دیکھش اسکے شوق مین بیدار رہتا ہوا امتی کا پسر یک سما جگر لگا شکر کھون پھانے کروں گا جانے کوئی پیر پیر</p>	<p>ہو قادر قرین جوش ششاد بہت کشف مین کتنے بے اوقات جو معشوق حقیقی کا لگا دیان ہوئی دین معاوی دینی ہی ہوئی یک و زہی بے زاری کہا قادر ولی مانا پکے تب مین کر کے مرشد کامل کو مائل</p>	<p>ملا جا کے غوث کو الہا سے گو باقی خرقی عادت اسی ہر ان لگا کر نیکو وجد و حال ہر ان نہیں تھا کچھ خیال ماسو اللہ کہ ہر وہ تاب بھائی انکبار کی کسی مروت جیسے رحمت کروا وہیں ہر ایک کے ہون کا دھل</p>

مردی کا کیا ہوئیں ارادہ
ہی دوری اس قدر کی کہ گوار
کے نور البہار ہمارا
نہیں لگنے کا دل تھا اسکا مطلق
بہت دور دور کچھانی سے لگا کر
مسا فرمے چلا راہ ہڈا کا
ذہر برسات کا نے دھوپ کا غم
تھا اس سستی کا نام خوش گویا
کیا گھر میں خدائے جب و جا کا
کئے تھا اس بزرگین کی کینک
تلاش پیر کامل کی تھی خواہش
نیت قادر ولی سیکل ہو گیت
شہابی پیر کامل سے ملا دی
کسی عارف کو میرا پیشہ اگر
ہو افضل خدا تباہ کا دسار
تو جا خدمت میں آکے بھائی
ملا اسکو سرخ مرشد آباد
قرآن مشتری مے سے ہوا
آہر ہو کشف سے مرشدی کا
خوشی کا احوال
مرشد کا جیل میں ہو

بچے یہ یقین ہے حد سے زیادہ
 نہیں پر آپ دانہ سے ہی چارہ
 جدا ہوتا ہے ہم سے آپ کا
 کہ نبی الایب وہ ستانہ حق
 اُسے ماننا ہے سوئے خدا پر
 رہو میرا طالب خدا کا
 وہی مرشد کا دم تھا سکو ہر دم
 وہاں طالب کا مطلب تھا نمودار
 نصیب کا دو جاگہیں جاگھا
 نماز و نین شب و صبح روز و رات

رصاد و ناکر حوں دنیا کا پیچہ
 سنسے مانا بننے جیسا جس سے پر بات
 فرانی لکھا ہا سے پر بلا ہے
 بھلائی کی کھنچو پر سر نہ ناپ
 غرض سر رکھ قدم پر ہو کہ غرضت
 طریق حق میں کر کے لئے مرے
 بغض حق کئے منہ زل کو طری کر
 اسی بستی کی مسجد بیچ اگر
 اسی مسجد میں قائم رکھے دروازہ
 بحر روزہ نماز نہ ہو کہ تھا کام

مناجات شاہ حمید درگاہ ربیع

کیا درگاہ میں جھکے مناجات
حقیقت کا مجھ سے تباہی ہو
مجھ پر جو دلا سے آشنا کر
دیا ہی غیب سے ہاتھ نے آواز
تباہی کا تجھے راہ حقیقت
بفضل حق ہو گا دل کا آباد
جگہ نظر سے نے دریا میں کیا ہی
اُسکے آنے کی تھا دیکھتا راہ
کیا جہاں دو ملک کشاں و معرّت
سخت عارف کو مل رہا ہے

ابھی کوئی حق آگاہ نہ ہو
کوئی سالک ہو اسامیرا دی
شراب معرفت بچھو پلا دے
تیرے پر کامل صاحب امر
سنا ہے یہ تھکے عجب تھکے
کیا ہی دھونڈ کر شد کو ہر
ہو ابھی وصل بلیں کا چمن سے
بیکار کیا ہے ہر ہو کے بیکار
تھا انیس جہت فانی فل اسکا
فنا فی اللہ ہو کر کے دہر

قدم دیکھوں گا قتیابو تو پھر آ
 لگے کرنے نبت دل چہ پہات
 پر اب تقدیر سو تدبیر کیا ہے
 نگہبان ہکا ہیکہ قادر رب
 جلاشاہ حمید پاک سیرت
 چلا پتا ہو اگر می و سرزمی
 قدم رکھا ہی آبتی کے اندر
 ولی حق کیا منزل مقرر
 کیا وہ ان کے بزرگوں سے ملاقات
 یہی تھا کام اسکا صبح اور شام
 اسی خواہش کی تھی نہ دل میں کیش
 میر سے نزدیک حضراہ کو بھیج
 کہ چہ تک پہنچوں کر کے قطع داوی
 کو کہ تیکہ کہینہ کے جلاوے
 ہی جبکہ نام سید غوث شطار
 بہت دل میں ہوا ہی شاد و خرم
 ہوا کہ تیکہ مطلب کا ہویدا
 ہلا پر وادہ شامیہ لگن سے
 حضور پر تو باسیرتیں جل
 ہوا ہی پیر سے روشن و ہوا
 بنا بزم تھا کا محمد مرزا

معرض مرشد کیمتین مشب و روز حضرت حضرت غوث گوالیار بزرگی پر کی ہی شہرہ کل لشکرین میں اسی باجم خوشی سے	لگا رہے ہمیشہ فیض اندوز رہا کر ناقص نہ وہ بخت پر بار کہ جو بولنا تھا یا مرغ آفتاب کر تے تھو منور ایم فرشتے	سکھایا اُسے علم حق و کثیر مرید ایسا بزرگ اور پر ایسا مہر ازان ہو گئو تن سے مجاہد بفضل حق خواجہ جوں جب	تا ہمارے موعودت اور سچ سدا آپس میں جھپٹ پھنکا کیا عجب کامل تھا وہ اللہ اکبر دیہی خوشیت کا مرتبہ جب
احوال حضرت خواجہ غوث گوالیار می			
ذرا پیمان قصہ غوث گوالیار کہیں طرف دلی کے مقرر مرید کا اٹکا تھا دعوتیں کامل جو اس طور اسکے عشق کا جوش مگر کش چھو کر کی کو لاؤ حبیب طاہر کو جو وہ جلد لے بے دودھ ہوئی جیسے کہ رب عالمہ زن ہوئی یہ بات آخر کچھ معلوم نہ دوم لینے کو کو بیان کوئی دم یک ایک مرہٹے کی دہمیں آئی زن و اولاد کو لے ایکبار ہی کہا بذات تو تو ان کو تم اب ہزار ازان مرہٹے کے آگے ہزار سہم کرنے کے حد زیادہ کہا خواجہ نے نہ سہا پہ لہو تم نہ مانے بات خواجہ کی ذرا	عقیدت سو سن کر تا ہوں ظہار تھا گھر خواجہ کا جو اڑے اندر تھا غویہ اور پیٹے پیچے عامل کہ اپنے کو کیا زہد فراموش مسلمان کو نکاح اس سے کیا تب ہوای کامیاب اصل مقصود ہو ایسی سے اپنے باپ بظن پڑی سچی کے اندر جابجا دہم نکا کو سکو جلدی کر کے برہم جلائی دہم اور آفت چھائی ہو ا رہی ولی رب باری کرو بے آہر و ناموس سب لے اس قائلے کو گھر کیا کے خواجہ کی بیوی کا ارادہ میں چلو کہہ دے چھوڑ دو تم کے نہیں میں کو خوش خداو	بہت ہیں گھر خواجہ کے کہت مرید و نیک بھی تو جابجا وہاں اُسے یک بیٹی راجہ کی نظر آئی غرض نہ علم دعوت کر کے کیرتا زمن ل مبتلا اس ناکان تھا کیا کر تھا بہت یں میں صحبت جو گذر حال لڑکی نے سنا یا کیا جل میں کتبہ فرمان بکار گھڑی پانی نہ پینے وہ بیان آج جناب خواجہ دل میں ہو مکر چلے چکل کو جب ہو سیا فر لے میں دختر راجہ کو کہ جو زیر دست سے کہ مبارک غارت نہت بے باک ہو کر کیا پاک میری ناموس پریت کو اہر کے رخصت نامی کے خوش مست	تا ہمارے موعودت اور سچ سدا آپس میں جھپٹ پھنکا کیا عجب کامل تھا وہ اللہ اکبر دیہی خوشیت کا مرتبہ جب

<p>کہا خواجہ نے کرتی پر توکل بڑے صحرا میں یکدم کھڑے ہوئے سنایہ ماجرا سارا رکھ کر یہ جا کر مجھ سے لگے ہوا بلا یا</p>	<p>بہت غصے سے پانچ ہفتے وہاں گھر بیٹھے تھے مرے بیٹے ہوا جیت سے مثل نقش دیوار نہ مانا بات خواجہ پھر نہ آیا مردان لیکے وہاں لڑائی و لڑائی کہ دل میرا لہجہ کبھی نہ چھوڑے</p>	<p>معاہدہ جفا آتے ہی زبان پر ہے باقی سوہاگے بے تحاشا امیرن کو کہا خواجہ کئے جاؤ وہاں سے کافروں نے پستخ پاکر بفضل حق ہوا او قریہ آباد بفضل خدائی حمید حلیل</p>	<p>کئے بارہزار سواری کے سر کے راجہ سور و کر یہ تماشا شاہی پاؤں پر بکر نہرین لاؤ رہا گو ایسا کی بستی میں جا کر</p>
<p>پلا سا قیام اب مزمزم سے آئی ہی جو اسکے دل کی سب اس کیا کیا کما مین اپنا بستر بزرگی سوچنے جو اسکے آگاہ تھی لکھو انبیاء ہی ایک دفتر تھی شہزادی لایت کے جہاں لکھی نہیں ایسا لکھا مجھ کو و اما ارادہ یہاں لکھا کچھ گرا کھسکا میری بیٹی سے اپنے یہاں کر دے جواب لکھو کہات عاشق تین کہا ہے کہ تین کو کہوں کہ توب شاہد اور لکھنا تک کلاں میں سرا لکھو جو جہر میں ہے غرق ذرا وہ ناز سے جو مسکرائی ہو میں یہ ایمان دیکھ لکھو پیش کہیں کی جی جی جی جی جی جی</p>	<p>لگا رہنے کو قادر پیر کے پاس گیا جم بھگتہ جن تازہ سطر نہایت دلیر اسکے جا کئی چاہ نہایت خبر وادو نیک اختر کلی تھا وہ کرامت کے جہاں کی کہ بنگا نیک سیرت پاک بنیاد شہابی سو خوش بھج سے کہو آ قرآن شتر ہی اماہ کر دے نہیں نسبت کی خوش بھج و طلق ذرا دیکھو تم اس میں بنگا کیا اب مصرعہ جن شاد و آسمان میں نفاک نہ ہرگز نہ ہرگز نہ ہرگز گو یا کیا دیکھیں بنگا کئی ہے جن صوفی قدر خواہش ہوئی لکھو بھی اس حالت میں جی</p>	<p>حضور دل سے حاضرہ کو دیکھ ولی پاک کے مرشد کی بی بی نہایت چہنے لگے قادر ولی کو روح بھگتا تھا سراسر شعلہ نور غرض ان نے ارادہ یہاں لکھا کئی دو دانیان پھر اپنے تیار کہے یہ دانیان تھی اُسے جا قبول لگے گراں نسبت کو صاحب مجھے بات کی تکلیف دو مست وہ جہاں کی آستین میں اسکے جہاں اور آستین میں لکھی ایک محبوب رخ رشتاں سراسر بد اور نہیں ہر کج تھے فغان کو بھی مٹا کھٹا ولی لکھو اٹھا یا کلی حال لکھو اپنے مرد و سر</p>	<p>حرم کو چلائی ولی خلیل ہوا خدمت میں کے دل کو قائم اُسے دو وقت کھانا پہنچی تھی کئی روز نڈاس نادر ولی کو لطافت سے تھو لکھتے تھے نجل نور کئی قادیانوں نسبت کو بہتر کہ مرضی لکھی لیدین جا کے کیا کہ پیرانی کو تیر سے ہی تنہا مناسب ہے مناسب ہے مناسب کہ نسبت ہی نہیں ہے مجھ کو نسبت نظر آئے عار ان خوش آئین بہت خوبا و بہت خوبا بہت خیر چمک و آفتاب میں اسکے جیسے اختر رکھی تھی باختر نری کی کسبی کئے گھر اپنے یک جہوش آیا کہا عورت مٹی میں غنیمت</p>

ہی اوس یونے کو اللہ سے کام
 پھر وہ کہو وہ عاشق ہی تھا
 نہیں دیا سے کہو کام یکدم
 خلافت کی ہوئی خلعت عنایت
 وہ پید اس طرح سے ہو گا کہ اب
 ہو تو در دست تیکہ اب سے
 کہوں یہ بات میں کیا جھگڑا
 کہا ہی نگوروشن دل خدا نے
 تجھے قدرت سے خالق دیگا فروز
 خوشی سے الغرض قادر ولی کو
 شامی پنا سے بیت اللہ کو جا
 وہ تھے سردار فراق اور یمن
 تھے سو سو مگر ہجر دار کیا ساتھ
 بیاد حق بناؤں کو مولف
 پہ پہ سبنا ہو انج سفر کو
 گرا خراب ہو جیائے پا پھ
 جو آئے ساتھ تھے دیکھو غاف
 کہی بکر و زاین ہسکر کے
 کیا قادر ولی تباں سوین من
 کی ان لئے کہ نسبت تیری بہتر
 ولی سہا سے ہو کر کدر

نہ شادی سے ہانے بیاہ کو کلم
 رہ عرفان کا ہی جذب و حقا
 ہے وہ فانی ابراہیم اکہم
 بنا عالم کاادی ہدایت
 تو لدا ہے اسکے کو نسا وہب
 کیا مروض اس عالی نسبت
 ہی مہ کے گے کیا نور ستارا
 تھار سے پن یہ باتیں کون جا
 رہیگا تو ہمیشہ میں سے خرسند
 کہا مرشد نے اسکے کو جا تو
 طواف قبلہ اقدس جب لا
 کہہ رکھ تھانادی اور یمن
 وہ سب حاضر تھے سجا بائد کو واقعہ
 طواف حج سے کر سب شرف
 با فضل ضابطہ چاہے گو کر
 بہت سادہ دی عجاتی سگلا کر
 کہی ان کے خلف سے ضیانت
 شری شادی کی ہے جھگڑا
 سفر کبے کا ہی چھینیت فرض
 عزت میں کی ہون میں قمر
 کیا کیا لگی جب گھر کے اندر

وہ محبوب چھینتی کا خدا ہے
 حقیقت کے طریت کا ہی ساک
 غرض خدمت میں مرشد جو سال
 کہے ہیں پیر مکین اس سو پوچھا
 ہی تھک کو خواہش خرید و قفید
 یہ سارا راز ہے حضرت کو معلوم
 مجھے مقدور کیا حجب کو کہوں
 مرید خاص کا اندازہ اس کے
 بفضل حضرت خلاق معبود
 کیا ہی بیان ادائع مفسر
 شہید محمد غوث مستطاع
 کیا خان سب کو مار کر دم
 کہا مرشد نے ان سب کو سرس
 غرض مرشد سے اپنے ہو کر کبریا
 قدم مانا پکے پیرا کے دیکھا
 دل جان سو گئی بیچ اری وکر
 کہی دن تک مانا پکے گھر
 تو پہلے شادی کر لے ایمر کال
 نہ دو تکلیف شادی کی مجھے اب
 ہوا تیار ہی سامان سارا
 نظر اسکی بڑی مقدور کیا

بہنیں طلب مجازی سے رہا ہی
 دیا معرفت کا بیگ مالک
 میرا ہے فیضیابہ صاحب ال
 کہہ قسمت میں تیرے یک جو بیٹا
 بیٹگی کون صورت شکل تولد
 کہ جانے حال خادم خوجہ مذکور
 ہوں میں کیا چیز خوبی بات بولوں
 کہا بت میرے یون مسکر کے
 کرامت سے ترے ہو گا موجود
 خدا کے گھر میں جا کر حج اکبر
 کیا ہمارا کہو کو چارہ سوار
 بعد قلال قبولے تھو اوسلام
 تو بیکر جا میرا پنا بنا کر
 چلا قادر ولی با آواز موسیٰ
 سعادت دین اور دنیا کی پایا
 کی نیت ادا صدقے انار سے
 کیا ہر تقدیر کے کام مقدر
 پیر اسکے بعد جا کہے کوئی احوال
 بہنیں سہا بت کہہ جھگڑ طلب
 بند ہاندا وہی اور گھر ہی سوزا
 گھر اسب تباہان کو اسے انکار

<p>ہوئی مان دیکھ حالت کوشش نہیں ہرگز واتی جہالت کہا نے آکے منہ دیکھو لگی لگی</p>	<p>بنایت گھاری بن کر گئی ڈر بزرگی کے محل سے شرارت کہ ہر کی ایک ایک چٹکی لگی لگی بہر صورت مجھے خصمت کروا</p>	<p>کبھی بیٹے سے ای بابا یہ کیا تھا کیا تب عرض میں لگے قدم چم مگر شاید یہ ناراضی خدا ہے کروں جا میں طواف خانہ رب</p>	<p>بہلائے غصہ جھکوب رواقت بجے ہرگز نہیں یہ ہمیں معلوم جو منہ واسر سب میں لگیا ہے</p>
<p>می شنادانی پلا ساقیا خدا کی راہ کا وہ عاشق فرد رو کا بے بیرین دنگل کی دنگل کرم مرشد کا لکے مہمان تھا نہ کہا نیکی نہ پانی کا الم تھا کئے دن جب پل منزل منزل گئے لے شان کے سببی کے نہ ہو اپر نور سار شہ لاہور کئی دن تک اس شہر میں ج تھاکہ مان شیخ نور الدین قاضی بھرا تھا اس میں ایسا زہد و تقویٰ عرض قادر ولی سوا اس کی نہ کیا سب چیز سے حق ہو کر فرزند اسی علم میں جوانی سب گئی رہی نسبت ہے جاکس خاندان سے اسی گھر سے جاکس کی نسبت کیا تھا اسکی وہ صاحب کرامات</p>	<p>چلائے ساتھ اپنے چارو مرد چلے میں قطع کر کے کوہ و جنگل ولی کا سایہ لگا سا نابان تھا کہ زاد راہ انواع نعمت ہوئے لاہور کے سببی میں دل آتا ہے سب سب جاس میں لا کر بناس ملک کچھ اور ہی طور مے وہاں کے بزرگانے آنکرب کہ خالق تو خلق اس سے راضی کہ تعوی اس سے تھا محتاج فتویٰ کیا یوں عاجز ہی عرض مطلب و لیکن یک نہیں فرزند و لبند کہ اچھا چارے امید کے چل اسی تم وہ دن میں نسبت کہاں اسی سرور کے بن ہم دونوں بناد ہو کر کے دونوں ہمیں رو</p>	<p>کہ ثانی یوسف سو کیا ملہ مطیع امر بودن رات آکے نہ خوف شیر نہ رو کا نقار ز بس تمی انکواہ و سب قوت سفر سے دیکھیں کیونکر تعلق پنج مشایخ اور عالم حسن چکا کے قدم سے اس کے لئے سب عبادت کرامت کے ملک کا لقب عالی کئے محبت کے کام حاصل بنایت تھا بزرگ نیک اطوار ملا تھا حال کوہن اس سے حال کہ جھکاوہ سر سببی کی کوہر دم اسی کہنے کر سے ہو شہ روز کہا قادر ولی قاضی سے سنکر کہا صدیق کے اولاد ہم ہیں ہمارا سلسلہ حق قرین ہے دعا سب میں مانگوں سے بیکر</p>	<p>با فضل حق ہوتی ہو حائلہ خوشی سے چلے گا تب تم کے کہ تھا ہمراہ ایسا خضر مہر بنے صیغ وطن مسکلم غریب حبیبیسا ساتھ پیش لنگر مے حضرت سے تعلق ملی باشد گمان کو وہاں کی عزت سمادت کے ولایت کا وہ الی ہوئی اپنی مراد سے وہ سب سر اسر تھا خدا ترس اور دین دار ایا سبکی زبانے قال نے قال اسی بے دلاؤ ہوئے بڑا غم مگر پر دلاؤ ہی دار سب پر سوز تھا اس سلسلہ سببی ہے کہا نہیں یقین ہم شیخ صلی علیہ السلام جو بار غلام المرسلین ہے کریچ فضل پر حلالق عالم</p>

برآویجک تہار سے دل کا مطلب بفضل حق شتابی ہو گا فرزند وہ بیٹا ہی میرا کہ حق کو بفضل حق جو وہ لڑکا جان ہوا ہیں یکے مساوی دیتا ہوں نشان عرض وہ قاضی پاکیزہ شرب بفضل حضرت خلاق خلقت	اگر تم تیرا بچا حضرت رب کر گیا وہ تہا دل کو خوش بند حفاظت سے اُسے مانڈیں کہ اُسے جلدیے میرے پاس ہوں اُسے دوا دے کر کو میری بنانی بجایا اسو اقی حکم کے سب تو ہی ہے حالت قاضی کی خوش	کہا یہ کہ کو دیکر چاہ سکا مگر یک شہر طامیری یاد رکھنا رکھ گیا نام یوسف جیہ پید کر گیا ختم قرآن پانچویں سال کہ تیرا یہ قہر کہ ہے بکایا معا سب جین چلے چھ دن رات وسیلے سے ولی حق کے کبار	کہا دعوت کو تیرے سچا آں کہ پہلے بار جو فرزند ہو گا کہ تیرے بھائی کا وہ نام بھیگا سین ہفت مین پوچھ گیا میرا حال شباب اپنی کو اُسکے پانچ بچا لگا ہے مانگے حقے مناجات ہوا ہی ارزو کا جہاڑ پڑ بار
ایسوی ساقی نغم میرمنان کئے دن لگ ولی پاک احوال بزرگوں سے دہائے پر خوبخت کئی منزل کیا جیسا وہ احوال دیں کا نونہلی جھاری سب کی غرض اس کہ ہر نیک کے ہوگی کئی برسوں سے تھا بکایا ہی کام کہ لڑا کو پہنکر ہو مرتب وہ جو کئی دور سے ہو نظر کر ہزاران گہیاں ہو کر کے باہم خدا کو دیا بیچا زبان تشب وہ کہیں سے کیا شاہ والا جیت وہیں زبور سے الٹ کر	عیان ہو تو کہ قسمت نہ نال رب بالا ہو مین با جاہ و احوال چلا نکھولی با شان شوکت پہاڑ آیا نظر وہاں یک بڑا سا نہیں تھی راہ چرنے کی سب نہاں سدا سیتے تھے فکر تین جوگی ہو سے تو دے اپنے رام کرام چڑھا قادر ولی اس کو تہا ہنایت ہر گئے غصے کے اند متناں شہد گہری شکوہ گم کے زبور میں ہر دور دل سب کہ جا کا تو انہیں کو دلو زبیت کے ہر گئے کے جادیں	مجھے اس مثل سکھ دی جام دو بڑا دیا وہاں کہے باشندہ کئی غراز وہی ہلو تھے سادے پردہ بندی کوہ کی تھی حد سے باہر تھے اس جھاری کے اندر بند تیس گئے ہوئے اس کوہ کے چو سدا کر لب کو نہا دکر لڑکان چلا چڑھا اکیلا سنگ برنگ کے تینوں نے ہر کو چا دیا کہا ت شاہ کون مجھ پاس نے ہوئے جیہ میں پہاڑ تیز بخار ہی گئے دکھوں شیطاں گہرا ہر آب کیوں کا جوہ عام	جسے یکے ہند و مندان ہوں کیا انکو عنایت سے سراوار ہو تارو جیسے گرد و تابان پرندہ جانیوں سکتا تھا اپسر ہرے تہی طرف لاکھ لڑکے پڑے کرتے تھے ہر سر فلین ہر لکھا بیٹھے تھے بچا کا کھانا کسی کو بھی نہیں بچا لیا سنگ کہ لکھوں ہونے زبیر پید ہی کہا بخت جو ہنگامہ بچا کے کہ لکھوں کس کے بچا میں لڑاں کہ تیز گئے تھ کو تین تیرا کے گہر کے کہنے رام کے رام

<p>دیا ہی پھیک انکے پیچھے اوپر اتر آئے وہاں باہ و زاری لگے سر ہلا پلاؤں پہ دہرنے کہ ہو گے دسے تم تین مسلمان ہمارے ایک گروہ بیگیا بڑا بہان ہی جیتا یا دکر بھگوان کی تیا اسی میں یاد بہتر ہے جو منہ عجب ہی وہ جہاں میں اسکا میرے نزدیک آ اسکا سیحہ چہرہ چمکد ای گ ہوا وہ سامری لڑنے کو تیار کیا ہر ناگ گھسی پہر زمین چرم سہوں عالم رہ گیا اور سپہا اس کیلئے ایک دل کے جلا دل کسا یوں کو مسلمان کر کے باخیر دو چند دن ہو گیا جتا کر رست دس دن دسے میں کرنا ہر دن</p>	<p>اٹھا کتب کھراؤن اپنے سرور کہرواؤن نے کسے جیٹش کا ہی لگے سرور کے تین ڈنڈوں کرنے کہا قادی میں خوشنکاح ہوں کہے پھر جو گیان ای شاہ میرن نکھانا ہے نہ سوتا ہے نہ پیتا بہت تے ہیں پت پیر اور نظر بند پہاں گذرا ہی ہک کو یک نہ کہا تب شاہ یک جن کو بل کر کہا جن نے بلایا بیگیا کا تین شرارت کا ارادہ کر کے یکبار نظر کرتے ہی شکل شاہ مخدوم کہا فن جانا ہوں کیسیا کا سودہ چتا ہوں اب چن چہرہ لگا کرنے ولی کہو کہ کا سیر وہ چلے میں کیا اڑیں یا بھست</p>	<p>اٹھے لنگے پچھڑے منھ میں یکبار طباغے ماراؤن زاغوں کو پیر کہ اگے مار کے شیطاں بہا گے کرم سے بخش دیے طلق کیہر ضلالت چھوڑ کر جو کچھ دینار وہ جیتے ہی زمین میں گر گیا ہی ریاضت سی شاہن سوک کرتا تو بجلی دے ہنومان اور راتوں یاجی بولوں گرد و جاشن ہے ہو امر دو دت یکھ سکو برجم ہنیں ذرہ کیا پچھڑل میں پروا پکڑ لایا ہے جن شاہ کے پاس نیت کرنے لگا ہے خاک ساری مگر یک علم عرفان کا نہیں تھا ہو اوہ ہی بصیرت دل مسلمان وہاں ہی غار میں یک چلہ کھینچا</p>	<p>ہوئے ڈالک لٹو کھا کر کھلا چار کہڑاؤں باز سے ڈکر کے گریے وہ میراگی نہایت ڈرنے لائے کہے جسے ہونی ہوگی جو تقصیر بھاگتوں نے تو بکر کے یکبار اسی ڈوکر کیے انداز لگیا ہے ہنیں دنیا میں کوئی ہی ل اوتار کرے گراگ کو جادو سے روشن ہمارے وقت کا وہ یک نشن ہے گیا وہ پاس میراگی کے جدم مست کی مانا بات مہلا نہانا بات جب مرد و دختاس گیا اپنی بڑائی ببول ساری جہاں کا علم سب سیرتیں تھا اسے بھی شاہ کیا یقین لہاں سند آئے وہ کوہ و صحوا غرل یک مدح میں قادر کے ہسجا</p>
<p>خدا کا افضل تھا ہر وہ قادر کیا حق کام خاطر خواہ قادر دیا قدرت جسے اللہ قادر</p>	<p>عیان کرتا تھا ہر یک کا کرمت جو بولا سو ہوا چاہا سو پایا بڑی بڑھن کیا اس ولی کی ہے رنگی جہاں درگاہ قادر</p>	<p>عجب تھی ذات حق اسکا قادر ہو اور روشن جہاں میں ماہ قادر خدا نے مانے ہی شان جہاں قادر لکھوں کیا وصف علی کا نامی</p>	<p>یقین تھا علی عالم شاہ قادر مثال نجم دین اور شمس تبریز ہیں کہنے میں نہ سکتی ہی ہرگز</p>

حجے ساتیاثب بادہ پلا	صفائی میں جعفر ہودہ	کہ موفیق سر کے شیریں کلام	کہوں قصہ شیر مو شاو کا
نظر کرنا ہو کوہ سیا بان	چلا آگے وہاں شاہ میران	سراہ کوہ مٹھا طیس کیا	کہ اس پر سے ہوا اچھا گزارا
سواری جس گھڑی قادر ولی کی	چکے کوہ کے دامن میں پہنچی	تھے جتنے قافلے کے ساتھ تیار	اچھل کر جاگے پتھر سے یکبار
جہاننگ سنگ تھا تو یکساں باب	کیا یک کوہ سے چٹا ہو تیاب	ہوا وہاں سوسر و رکدر	کیا ہی یک دو گانہ وہاں اتر کر
دعا مانگا خدا سے پہر بزاری	طلب حق سے لگا کر نیکو یاری	کیا ہی فضل اپنا ت در رب	ہوے پتیا ز پتھر سے جہاں لب
لے لے ہر ایک اٹھا کر اپنے ہتیار	دو گانہ شکر کا کر شاہ و دیندار	چلا لشکر کو لے چھت وہاں لگے	تو فست اور یک منزل کے جاگے
نظر کرنا ہو وہاں یک باغ مستحرا	ولی حق مع شکر کے اُترا	غیر ان جا جا وہاں اترے لکر	کے بچاڑ وہیں اپنا اپنا بستر
کہیں جس راہ سے باجم ہو دنگر	گھر کے دو کچھ جاتے سر پر	غیر وں نچو دیکھو کوہ میں کو	گھر سے اچھین لائے کر کے ہا ہر
پئے او دو دھکے ہر سرور	اہر و کوہ ڈر کے کر دئے دور	وہ روتے پیٹھتے ہو دین نثار	کے صاحب اپنے حاکم فریاد
گرو اٹکا تھا وہاں جو کا زخمت	یہ سکر ہو گیا غصے میں بخت	شابی آیا اسجا دہوس لیکر	کر ماند ہا شرارت پستلگر
جو کسب غیر کی سوائے آگے	بہت شوخی سے گالی دیے لگے	ولی حق نے دیکھا انکی شرارت	کیا غرض انکی سے کیل شرارت
زمین کے بچے ہر کافر و دوز	وہاں گئے تلک مانند قارون	بہت ہوا انکا سردار حیران	کہا چلا کے لے پیر سلمان
تھا روین میں کیا ہو پہل	کہ کرنا ظلم ناحی چھینا مال	زبردستی سے پہلے لینے دوز	اور پیر کیستم کرتے ہوا فرود
کہا حضرت دہر ہے دو دتیرا	تھا جیسا لگے ویسا ہی گھنیرا	وہیں پھر کر گئے دیکھا جاکا	تو پایا میگا اکہیں شیر وائر
کیا ہے تو میں یہ دو دھو ما	کہی یہ سب لانون کا جھوٹا	لگایا ہاتھ لڑکانے آو آب	رہا ہی پھر ہمار یکام کا کب
کہہ بٹا ہو پھر پاک تر دوز	نہیں لیتا ہو تو جادور مردود	کہا حضرت پھر اوشان میں ہر	بچے قدرت پرانے کی ملک پر
جہاں چاہو وہاں آنا چلا جا	پرند و فے ہوا میں میرا یوں	ہمیں اونیکی قدرت مگر ہرگز	ہو ہم بہات میں البتہ عاجز
کہا شاہ اڑھٹا کو تانے کیسا	توں کیوں ہونا ہی دیکھن نیرا	زرا کافر خواہ پراہ چلا ہے	اشارہ ہاتھ سے شاہ نے کیا ہے
کہہ کافر انک کر دے گیا ہے	اور سپر گرم سوچ ہی ہوا ہے	ادھر حیران تھا وہ سرگدن ہو	ادھر تھے لوگ اسکے سنہریوں ہر
لگا کر لے آہر وہ آہ و زاری	ادھر کرتے تھے یہ سب جیاری	لگے کہنے کو ہر کہہ ہوئے تلکین	مٹنی یا حیات اس تنقین
ولی حق کو پھر جسم آیا	تو بالاسان سب کو چھڑایا	ادھر سے یہ میں سے نکلے او	ادھر سے آیا اچھے اتر کر

نہایت عاجزی سے ہو مودہ	گرے پاؤں پر اگر شاہ کے سب	کہے حضرت نے انکو وہ پودہ	کہ اس میں ہے تھارو پودہ
کئے تب عرض سب آٹھ پٹھر	بتک یہ کہاں ملتا ہے ہنکو	فقیران آپ کے گویں پیکر	سعادت برج ہم پھوگن یکسر
کئے تھے اس سستی انگار جو ہم	سزا اپنی کئی دیکھے دو ہم	فقیران شریچھو مار کے لائے	سبحون کو پٹ بھر کہہ پلائے
	ہئے وہ دودھ اور پلان لائے	سیاہی کفر کی دل سے مٹائے	

اگر ساقی ہوقت میں یاد تو کشتی میری فکر کی یاد ہو مجھے سطح آجھو کر دوست کہ دشمن کو میں اگر ڈاکون

دو گنا نہ کراد وہ صاحبِ قبال	کیا پر وہاں سے گچے فی الحال	بہت بھگ کو طلی کر کے جو گزرا	کناری آگے یک بند کی پینچا
وہ ندی چوڑی اور گھیری بڑی تھی	سیان راہ دریا سے اڑی تھی	تھا گویا زبردہ کیلٹس کا مالا	وہ تھی گنگا کی مان جہاں کالا
تھی اس کے پکٹاں سے یک بستی	کہ ہوتی تھی وہاں نت بہت پرستی	ولی کا قافلہ جب اس پہ آیا	تو ملاحن نے کشتی کو بچکا یا
مسلمانوں نے تھا سب انکو انکار	انہیں چاہے کہ ہو وین ڈالے پار	نہ پوچھے انکو اور ناؤ لائے	بہت حضرت کیساتی بیچ پناؤ
مسافر سب سفر کے ماندو پار	ہے برین تین ٹنگ اس کنا پار	بہت تھپاہ ہو کر جھوک سبت	کہے یوں رہتا ہے اپنی جاسب
کہا بی شا کہ ہو کوہا نے جانا	نہ جا گا جو اترنے کی کہا نا	یہ ندی سے اترتی ہے کیا راہ	کرین تدبیر کیا جو مادی اللہ
کہا حضرت نے تبارق تھا	نہو و گاہا سے تم سب جھل ہے	ہر کار یک بہت بستہ گردو	اگر خاری بود گلہ ستہ گردو
کہیں بھگ سے پالا تو ڈلاؤ	چکے کے مسکوب ہم اللہ کھاؤ	ہے جس جس کھانے کی تھوڑا	وہی پاک کر کے پہنچا رہو گا
فقیران اپنے مرشد کا سخن سن	شانہ آلا پالا لائے چن چن	چکے کے مسکوب و کا عقیدت	ہوئے تیار سب فروع نعمت
تمامی لوگ کھائے پیٹ بہر	کئے شکر خاندے حلق پرور	ولی حق پیر پاک کا مذکور	سبارک ہاتھ سے کچھ نقش لکے
بالا کرک مرید اپنے کو فی الحال	کہے کا غنیمہ ندی میں اپنے ال	وہ بنیادی گشتی تھیں ہر	شانہ جانوس ندی کو دھر
ہے اس سخی میں راہ یک حضرت	ضلات میں گت پانڈیکرت	اسے کہہ جائے کی دنیا کے پانڈ	یک ایک تیز کو کرین کیا پانڈ
پیر سے میں لوگ ندی کو دھر	ادھر ہے ناؤں کوین سطح آب	مرہ شاہ کا مذکور تین	موانق حکم کے ندی میں آلا
وہ کا غنیمت گیا کشتی سنا گیا	مرہ شاہ مسوار سب گیا	ادھر آراوہ ندی کے کنار	تو دیکھا میں کپڑے کھار سار
نہاںشا دیکھتا دھرم ہی ہما	نہایت مٹانے اگر کھڑا ہما	فقیرانے لگا جب اس کے لگے	کھڑے جہاد گ خرواف رہا گے
نظر آئے باوج اور منہ	گرا ہاتھی سارا تارے لے فوج	کہا کہ بھگت و دھرم	ہمارا پیر ہی ہے تر سے دھرم

کہا کہ شہنشاہ کو بیچ فی الغور نہایت اس امر طبع دین گھسلا تاریخ فافلس باب ان کا ہوئے ان کے قدم سے جھانپ بار چو دیدہ آن گل باغ صفارا نگی بچے کو آپ نہر کی ڈھول ملا اس نکاح سے بکا سخن بڑا ہے سرخ و برنسل گلزار ہوئے خنک جو جہاں کی کسر غرض میں نغمین وہ فیض ستر دہان یک جہاں پیل کا بڑا تھا کہا خادم نے دین گھسلا غروب سراایت کو بہر کس پڑا بہت وہ راہ اور گروہ کو لے ستا کہا ہر یون گرواے شاہ تھا نہ اس کو بیٹے ہو سکا لگا کے کہا بہت شک وہ صاحب لایت ہی ادنیٰ بیکہ کہنے میں ہم کہہ حضرت ناشایہ دیکھ تو میں وہ دیو جاگے ہلا ہے کہا میں ہلا ناہن سے آب	وگر نہ ہو گا نیز حال کچھ اور ہوا احوال اس راہ کا پتلا انار و سر کھانے باغ میں لا ترو تازہ ہوا وہ باغ و گلزار گلستان گفت منت مر خدا را گلچے مائے خوشی کے ننہ کی ہول کئی ہے نرگس اپنی چشم و دش لیا ہے آبر و ہر مار یک بار نئے سر ہوئے تازہ اور تر کہا خادم سے یک کار کے ستر بڑا ہے کانیچے چتر اعت ہوا خوش ہو بیان کی اور فضا لگا رکھا اٹھے مرشد کا کیتا حصہ شاہ آئے ہاند بکرات نہیں ہے بیان شیشا لکھو مناسب سم کرتے ہو کہیں یہاں آج کے تہا سے دیو میں ہے بکا کرتا سبھی تالاب کا پانی تو پی جا سیکے اٹھے پانی بہا تو کہے اے نین پانی پیاجے بیلا دیکھو تو ہم ہلا کا داب	میں آیا جیسے ندی پار ہو کر کیا تب حکم جلدی ناویجا و غرض پیر کیر اور ہر کسا لشکر چون رنگین ہو رنگی رونا سے مبا گل کا گل جھولا جھولانے گلستان کو سرسدر کیر آباد ہوا اس سو نہیک بیان کھربز بنے شاداب شمشاد اور گل عجب باغ کی قیمت لڑو ہے وہ خادم باغ میں یک بارگی ما گئی تھی جھاون اور فضا سید ششابی جہاں گر کے خوش خاک ولی حق مینا شریف لاکر کہیں دیکھے جو حسین تہا حال مہاراجہ یہ بڑا بیگا تھا دیو سما دیو میں ایسا کت ہے کہے ہے دیو ہاں ایک نہشت تو پی جاتا ہی او کہ میں پانی مرو ہر پند بولا دیو کو جھیل ہو سکے بہان سے شہزاد کا کھانا چرخ شہزاد کے کھانا بولا میں آتا ہی وہ بھی کیے شکر بزرگان جواہر میں لکھو آو ایکے باغ میں سب تر تو کر شاہ کا تھا سوسن کی زبان سے لگا مرغ چن منڈول گانے ہوا ہے دل سے بندہ سر کو تازہ کہ تھے سنن ہی دہان لکھن ستر ہوں اب یون کر نہ غرض قمری مبل کہ یکم ہل شہزاد و پڑ پڑی ہے لگا ہی دیکھے اچھی کوئی جا تھا مہا اس جگا یک نہ دیجاں کیا سیدان کو یکبارگی پاکت گئے وہاں شہزادے بیکا لگا کر ہوا ہر گرو اور مال گوبال اسے شام و سحر کرتے ہیں ہم سیر کر کر دے سنت لگی بہت ہے میں ہی سکت کو کہیں نہشت یہ ہی سکتی نرنگی کی ستانی دراپلی جالوئیں گئے کار میں مردن دیو کچھ ہڑے شکر تو اس گئے کا سارا پانی ہی جا
--	---	---

سنا ب دیو سرور کی بانی کیے تب ہو کے عاجز شاہ دین کیا قار ولی پھر آنیاری گروہو کر خج تب یہ کیا بات اگر چاہوں تو بے انگار وانا مجھے میرا گرو بخشا ہے گشتا اویجا را کوچہ کر کے منستر خجالت سوا جیتے جی مول ہے نبیر زائش اوجھا دل کے یکدم بے کافر نہایت دشمن دین بڑا مردود و بیہ شرک پر و اللہ بلا کا جی اھسرو پیاس ہے نہیں ہو گا ہمارا یہ موافق گیا جن دلی سے مارا گلا داب کے حضرت نبی اجہ سو پندر سلامت تم ہو دنیا میں ہر دم کہا دلی سے اپنے گرو میں جا کے یہاں آیا جی یک دشمن ہمارا دلی چھو را جہ نے بلا کے کرست ناس کی دیکھ لے تو گر ابر نہ کھائے کھائے کے پکڑ	پیا اگر کے اس گشتے کا پانی کرم سے اپنے پہر گشتے کو بہر دے ہو اپانی دین سے بت کے جاری کہ مجھ میں ہی کئی پیگنے کالات چکاؤن ٹھیکر گشتے میں کھانا ہے نادر یک سنگ مجھ پاس چٹکا کوڑاؤن اسکے پیچہ بہیک سرور زمین پر گر کے شرمندہ ہوا کر پکانے لاگا کھانا شاد و خرم بہتے فتنہ انگیز اور بد آئین کیا ہے داؤ سے بہتہ نگو گراہ قیامت کر کی داؤ پیاس ہے مناقی ہے منافق پر منافق سو اپانی میں وہ کو کے بے تاب بڑا تیرا گرو جھٹکا گیا مڑکھ نہیں کچا اسکے مر سکا پیچہ غم بہت پوریان کھانا پکا کے گرو کہتین ہا سے مار ڈالا چھا دستر خوان کی ایکو لاکے کہ جو کھانا چاہے جو کھو زمین سے اسکے کھائی ٹکڑ	جو کافر اس گرو کے تھوگ وگر نہ باغ یہ سوا کھیا سارا وہ گشتا بہر گیا یکبارگی ب مجھے آتا ہی اڑجا نامہ او پر جو مجھ میں ہی ہنرمین کیا کہا کافر سے وہ شاہ مادیون کہڑاؤن اسکے سر پر باز پیہم وہاں کو در گشتے میں بیٹھا کہا تب شاہ یک جن کو ملا کر ہمارا دشمن ایمان ہے یہ اگر ابلیس ہو وی زمین ہست رعایت کر کو کھانا سپہ یکدم ڈبا کر ہکو کوئے خاک در خاک بھلا اللہ کھو مالا رکھار کہا کافر نے دلیں پیچ کہا کھر چھیا کہنے دین یہ عداوت کہیں کے کے پیدا زہر قاتل سنی را جہی جب بات لاری رکھا کھانا جو لگے لاکے شہ کے نہ لے شاف نے کھانا جہر و چار کہہئے مرغ ساتھ ڈالا کے	مجھے اس جاحے کو دیکھ کر گدگ بہت نقصان ہو سکھا ہمارا نقا جیسا بن گئی ویسا ملبت زمین ساجا دنگا پانی چھلکر میرا ہی نام ہر جا گایاں ہے تو اڑنا کس طرح ہے میں تو دیکھو اتامے چھو نیچے کر کے بیدم گیا مائتہ کشتی آب پر جا اسے تو مار پانی میں ڈبا کر بڑا فرعون اور شیطاں ہر یہ ہمین رست و ہمیں ہٹ ہمیں آت گرجا کیا بلا و اللہ علم مثل شہسور سج خن کھانا پاک ہو اپانی سے آخر واصل مار سوا تو مرنے سے میرا دل سے ضیافت کی کیا سرور کو دھوت تو اس کہا نیکی لاکر دیکھو طافی پور یوں میں زہر کھو گھا کہا نے کو سہم اللہ کے ہر اسے زہر سے کھانا دل دنگ سوا را جہ گہری بین تھلا کے
--	--	---	---

ممثل مشہور ملکین ہو گئی خوب ہوئی اس حال سے رانی مگر	کون بڑھو دسواں ہی مردوب حضور ہ آئی بیٹی سر	چراغی لکھ ایزد فرسوز د قدم بزرگ کے کب لگا لگے	بر آکس نف زند شیش بسوز د لگی ہے تملا بے تاب ہونے
کہی حضرت سے مجھ کو رائیوت کر سزا لپٹے کیسے کی اسنے پایا	خدا کے واسطے کرم جسم چھ پر چکھائی کا مزاں سکھایا	میرے قسمت کو ہر گز نہ لگا لگ عنایت سے مجھے بخشو میرا راج	کرم سے اپنے بیکر جگا بھاگ دیا فرماؤ مجھ پرے مہاراج
ہوئی مجھ سے نہایت آج غامی ولی رونے پانچکا جسم کھایا	تو چر کھینچے باندی پر سامی اسنے کہتم باذن اللہ بھلا یا	پڑاں اپنا کرو نہیں تیرے سر بان وہاں سے آگے اپنے بستر سے پڑ	دینی کا تیرے کرب دیکھ بچوں بجایا ایسے عہد بت اکبر
ہوئے اس شہر کے کفار سب بام تھامس راجہ کو نو کر ایک غبار	دل و جان لگے کرنے کو اکرام مہر مزد اور دانا اور نیکو کار	بدل کرنے لگے شاہ کی غلامی ولی تھکے دکھایا بکرامات	لگے کہنے کو ہر دم سامی سامی ہوا ان کو نیت شوق ملاقات
ہوا ازو یک شے کے آگے حاضر نہیند آتی نہ کھاسکتا ہوا کھانا	کہا اپنی عقیدت کر کے ظاہر ہی با آئی گوئے کا آزار مجھ کو	سیر سے آزار کی شاہا دو بخش مرض کو کھ سے ہوا اور پڑائی	کیا ہے یہ مرض لاچار مجھ کو مجھے اس سے جلدی غافل بخش
کرم سے تب لکھ میرا کیا شاہ بنا یک جوڑی صندلی کوہ افون	معاذ کو شفا بخشا ہے اللہ دیلا لذرتہ کے پڑے پاؤں	عمر از کوئی اور والی سر اسر وہی جوڑی بھی درگہ کے اندر	اسلام ہو نہاد لاشا د پڑائی جلا بے شاہ دین کو پست کر
کھواؤں وہ ہو مقبول کس کے چھوہا تا ہی زیارت کو اباب	اُسے کہتا ہی سر پر ہو موقب گہڑاؤں صرہ کھ پایا سوات	تھا بار اسو چہا انیسواں سہی غرض اس باغ سے شاہ زمانہ	دہرے بن چوکی پر و پڑی کر یہ عامی دہان گیا اور بخش کیا سن
چلے خان و قمل سے سولای کیا یک فرج چپے کے تیار	ہوئے جن دفتر سا نہ کیا ری کہا مارا تو تم ترکوں کو کی بار	چلا آگے کو جب وہ شاہ والا نہ چھوڑو جینے ہی ہرگز کہیں	ہوئے یکبار جب آگے روانہ کیا راجہ ارادہ مسعدی کا
وہ لشکر چپے سے آیا جو کیل کیا یک ہوج کے اندر ہی پڑے	ہوا شاہ کرم سخت پرسم گئے ہوئے کو باجمہار اور لوٹ	نظر ان پر کیا تھنے سے یکبار پڑا اسوارہ پیدل ہی رگڑ	دہرے کیا لگی آپس میں جھگڑ کہے بھگت سچا عالم پناہ
کے لئے پڑے کوئے کو جب کہا غادر نے انکو جسم کر	سچ گئے دین اپنے کارن بل خطا ہی نہ کہو بار دیگر	حضور شاہ آکر امن چاہا بچے تھے نہ گئے پہلے گھر کو	نخل راجا ہو سن میں خبر کو

پیدا سا قیام بادہ خوب تر	کہ دیویش خواب تری کاسفر	کہ کیا رنگی گشتی سعی وان	جیسے خانہ حق کا کہلا نشان
کئی منزل کو طے کر شاہ الا	خدا کے فضل سے کچھ کو سپہنجا	مینا بند رہی ہاں کی کشتی ہر جا	ہی پاس کے کھل کوٹا و میلر
تمامی قافلے کو لیکے نہرا	مقام اس کے نہیں کر کیا شاہ	مردوں سے کہا دیکھو تیرے جاگے	کھڑی ناؤ کوئی ریو پے کے
جہاز اگر رسیدن یک منور	کھڑا اتار پورے کے کے لنگر	نہر مرشد کو اپنے پہر کے جا	کھڑی ریو پے اب یک جہاز آ
کہا پوچھو جہاز آیا کہا نئے	کہہ جاو گیا پر کے اب یہاں سے	کہے گئے تپے یک بندہ سیرا ہم	عرب کے ملک جاتے ہیں اب ہم
کیے جہاں سے یہ بات اگر	بجایا خدا کا شکر سرور	شتابی ناؤ کے نیول کو دیکے	چڑھا اپنے میدان ساتھ لیکے
موشی کا گھر پر نور و آباد	خلاصی اور علم ہو گئے شاد	کیا تینوں زبا کو اپنے گویا	کہ ہم اللہ مجرب ہوا و مرسا
جہاز یکدم چلا جب یک منزل	کہا ہی نا خدا سے شاہ کامل	اتار و پورے سی کھول ڈالو	ستون اوپر سے بیکاری نکالو
موافق حکم کے ٹوس نکالے	وے سرور سے بولے ناؤ و لے	ہی کشتی کا آگے چلا دشوار	خطرے ڈوبنے کا بلکہ بیکار
کہا نہ دے سے قریب ہو و منور	یک حکمت کو گدگے ہوگی علوم	ہوے نہیں جہاز ان اور پیدا	کہ غارت کرتے تھے ہر جہاز آ
جو توفی تابی ہر کشتی کو پائے	نہیں ہر ناؤ کے نزدیک سے	سر اسر دور بینوں سے نظر کر	چلے گئے بے جہاز اوپر کا اوپر
جیسے نوح بنی سا خدا ہو	اُسے طوفان کا اندیشہ کیا ہو	ہر جیکے قافلے کا خضر زبیر	نہیں چور نہ کھا نہ کھو خدا و زور
پہر کشتی کو آگے سا بنائے	چڑھانے کے بدبان بنگان پہر کے	سنبھالے کے ابراہیم مرسا	وہاں سے شاہ نے احرام باندھا
جہاز اگر کیا جہر سے بین لنگر	ولی از تاب اس بستی کے اندر	کیا ہی فاتح پہلے وہ سرور	مزار حضرت خاں بہ جا کر
نار شام کس جا کا پڑا ہے	مراقب صبح تک بیٹھا رہا ہے	ہوئی جیٹل سے صبح شبنم	کیا روئے جہان کو مثل لنگر
جال مہر جاگے گئے مھاگ	شب چہرہ چہا کر گھڑی مھاگ	ہر بنش لگی ہر یک طرف دھوپ	بنار و کر زمین کا خوشنار و ہر
مہر اپر ہفتہ خوشید مگر یز	کہ بیتی ہو گئی یک دست ز رفیز	زبس تمام ہر تابان و توفی بار	منو ہو گئے ذرات یکبار
ادار کے نماز صبح سرور	دہان بیٹھا تاجن ہر منور	لے آسے لیتی کے ہر سنگ	لے بعضوں نے سین ادا و دل
مرد و خادمان کو لیکے ہمراہ	چلا پہر و ان سورت اللہ کو شاہ	کیا وہاں سے حرم کا جبارادہ	لگا چیلے خوشی سے پایادہ
ترکیباں کے اندر وہ طاہر	کیا ہے پاک باطن حسن ظاہر	وہاں سے اطراف حق ادا کر	دیا ہر حجر اسود کو جا کر
مقام حاصل ہر ہم آ	ساں کہ سب ادا کروہ معلما	کیا ہی آب مرزم نوش یکدم	بناوہ عزم حج سعی کا عزم

<p>ہی کن غوث عظیم کی ہاں جا امانت نماز اسجا کیا جب بہت پکوا کے کھانا سجا گیا کہا یہ تو میرے جد کا مکان ہی ماہ ذیحجہ آیا بیگیا پھر جب مردان اپنے یک یک لیکے ہمراہ وہانے پھر مدینہ کو گیا ہے زبل اترستان بوسی کا نشان در اقدس پاؤں بوسہ دیا ہے محبت سبھی کے ہوئے سرشار نماز صبح پڑکے فاسخ کر کیا ہے اپنے جد کی زیارت وہانے آئے سب مین نبی کے کئے چلے وہاں کھینچا شب روز کیا بغداد کی اگر زیارت برادرم مقیم کعبت اللہ من اگر یک حرب اس طرح بولا کہا نہ بیگم خونی کی دعا جسے جائے لگے مسجد کو مزدور ہوئی چشم مزدور کو کیسر</p>	<p>کہ اسجا محی الدین بیگیا تھا چلا گیا ہی حبت اعلیٰ سبب غریبوں کو کھلایا اور دیا زر یہاں رہنے سے بچکے عروشان مناسک عمر کے کرنے لگا سب اواسے حج کیا الحمد للہ سعادت دین دنیا کی لیا ہے شابی چلے یا کر نامہ اذوق نقد روضہ جبر ہوا ہے ہو ایک بارگی انکھیں سے خون بار کیا خیرات وہاں کئی ہم روز وہ اپنے حضرت خاتون بنت پڑا بیگا دو گانہ صدق دے سہل ہے فیض حق سے بہرہ اندوز لیا ہے روضہ جبر سعادت راہ ہوا ذکر حق سالی اور ماہ بجلاؤنگا مین جو تو کہ بیگا عبادت کی مجھے یک جانانے ہے معرہ دین کرنے امیر حضور شاہ آیا جلد سبک عرب بستر تے سی لکونی الغور</p>	<p>ہو قاع اپنے داد کے چلے وہاں اگر کے وہ متا ولایت تھا جو گھر وہاں محمد مصطفیٰ کا وہاں کینچا ہے یک چلہ برابر ہو اساعی جواد دین کا پیک طواف کعبہ سے پا کر فراغت مکان جبر حاجب ایک منزل ہو اشرب مین ذوال فضل رب لگا آنکھ کو ملنے ستان پر رسول اللہ کی ہوا لفت مین بیخود سجاعت بقیع عرفہ آیا انہ جو تے اور صاحب سجا تھا اس کے ہمسائین یک گھر گیا وہانے بغا اور کر بلا مین خو اسان ہو گیا بیت المقدس کہیں کر و زشاہ دین و دنیا مین چھتا مین تیری غمت کر لیا عرب جہاں خوش ہو گیا عرب تب کہا وہ ہادی ناس کہا سرور کے کیلک کا نام لگا ہر ایک کو دینے زر سبطور</p>	<p>بجلا یا دو گانہ فاتحہ کر کیا حضرت خدیجہ کی زیارت ولی حق سجا جب مین ترا رہا مشغول ذکر حق سراسر لگا کہنے کو اللہم بکنیک کیا جد کی زیارت کی ارادت چلا پیدل خوشی سہو تھا وصل ضریح پاک پر آیا ادب سے پہر اس ارض مقدس پر کھاسر رہا رونا تھامی رات بہ تاب وہاں کے فاتحہ سے اجر پایا کیا ہے فاتحہ دے ہر ایک کا لگا رہنے سہی جا گا اتر کر سعاد یا بھو وہ جہان مین وہانے پھر حرم کو آگیا سب تھا مین مروان ساتھ بیٹھا تیرے فرمان مین مکر و ہر لگا جھٹی سی سمکھنے تیار تو لاہر شام مزدور کو کہہ پاس میرے کسرت کینے سے تو دوا</p>
---	---	--	--

<p>پڑی ہر دن اجور کی بی چال دو گانہ وہاں پڑا پیرا خدا کا کروں شاہ کی کچھ پسینہ عرب اپنے جہاز اتنیسے ہوشاد جہاز اور مال کا غدرم کر کہا ہندم عرب ہر طرح شاہ عرب پہر کیا پسینہ سر لاشے کہا ہمن فقیر کیا آہی دست دیا بت شاہ لگو ایک دینار معا پر شہنہ یہ نامہ لکھا کے کہا وہ حال دیکھ لیں لکھا کا ارسی ساقی کردو جہاں شروع بیان راوی کیا سر یون تو آ ہوئی لگی تولد کی بڑی دہم طلوع سعد گبر ہو گیا جب لگا اپنے ہمیشہ لار کے سات ہوئی چھ ہفت سال کی رہا جب دیا کہیں لیسے واقفے آواز وہ بھی کہ میں کرتا ہی تھی یاد کشش الفت نے شکوہ کیا ہو کہا باہات یوسف ہو بیکل</p>	<p>میں القصبہ ہوا گھر حق کا سمور عرب لین کہا ہی کام کیا یہی دین چہ کہ ہمن مال کے کہا قادر ولی کی کر یہ برکت کہا گر نذر میری ہوگی منظور کہہنی اور دھکے کیا کرونگا قبول اعا جزی دیکھو کسی سرور کہا لے بیو ہمن بخت مضطر دیا دینار دو تب کہہا پھر اے وہ زری زرخیز عالم غنی ہو گیا گھوٹا پسینہ سکین ذرفہ نازہ دم ہو کے و تیر فکر کیا لاہو تین س سال مولا ہوئے انکو قدم سے وساطت ہوئے ادب کے آنکھ روشن کہا ہی ختم قرآن باچون سال جسکا شوق دہین سو جاتا تھا بیان کسواسطے دہتا ہی توبہ کیا تباہ و دہان جتنا ڈیشان ہوئی کونہایت بیقراری کرو کے کہیں بھگدڑ واد</p>	<p>لگے لیکے جانے خوش ہو فی الحال کیا بخشش سے خوش دل ہو گیا کہ دو جگ کی ملے بھگدڑا ہو اسب فکر سے کیا بار آزاد عقدت کے کیا لاند سرور نہیں کچھ مال دنیا کی مجھے چاہ اگر مقبول ہو بھگدڑا سخی راہر دو عالم سر بلند ہا کہا لگو دیا ہی پھر کیا ر وہ مکین کو دیا آگے بلا کے تو سچا ہی خلف مشکل کشا کا کہ ہوتا ہو یک نیک اختر طلوع کیا جہاں لچھ صاحب ولایت کہا لے شہرین ہر ایک کے مقدر خیرت از گئی لاہور کی سب بہت سچر غلے مہتے تھے درخت لگا ہر شہر کا دہن ہر روز شہر کہا لے ہی تیرا سر و ساز تو جا کے جلد اسکے دلو کو کشاد کہ دل بکارت و لا ہو اسے بجے رخصت کردم آج بک</p>
--	--	--

<p>کہے ما ناب کے ہو کر کے معلوم کہا یوسف کہ ہاتھ سوسنا میں ہو یہ بات سن بنا پلا چار ہمدان سفر کا ساز و سامان پس سے ایکباری اپنا دل توڑ جو یوسف گھر سے خفت ہو چلا یہی کہتے تیر سب یہ طفل کہ سن ہوا ہے قادر مطلق کا فضل کیا قادر ولی اب تصرف ملا ساقیا میرے محبوب کے کہے ہیں یون کہ مکین شاہ الا گیا تھا چاہا میں یوسف کیوں کو سواری اور زاد راہ بجا و مردان پر کے سنکر سخن کو غرض باجمہ اد کر کے دو گانہ خوشی سے کہے مرشد کے ملا بہت قادر ولی کو پیرا کیا یہی کہتے رہی آشنائی علیحدگی میرا جہان میں کسی جگہ کیا ہر یک مکان پر مقاموں نام کیا گاتھی کجا</p>	<p>ہوئی کیونکر تجھے یہ بات معلوم اسی باعث نہت بکلیں جو امین جذالی کسی سپر سے ہو گئے زار کہے خفت اسکو موزار و گریان رضائے حق تعالیٰ پر دچھوڑ نامی مشہر میں نام پڑا ہے مسافر ہو چلا اب باپ کے بن وہیو نیچا ہی میں کو کہے فی الحال کہ یک پل میں میں بھیجی یوسف کہ یوسف کو یوسف کا یعقوب ہے حرم میں تھا مر قریب ہو کے بیٹھا کہ نہ گھبرا ہو پیرس کو یعقوب شانی ہو کہ میرے پاس آؤ گئے سب اب ملک میں کو ہوئے سب سے کہے کو روانہ قرآن سعدا کہ ہو گیا ہے چاہے گے دین چھائی لگایا اسکو دو گلاب پٹی کمانی رکھیکے فیض جاری ہر مکان میں رہا غافل حرم کے ہستائیں وہاں یوسف کو لا چلا بیٹھا یا</p>	<p>خبر مرشد کی تجھ سے کہا کون بہر صورت تجھے تم اب رضا دو کہے میا ہمارا بیگ مجذوب دے مسواک مرشد جو دیا تھا لگا چھاتی سے رونے لگا دودھ غرض باہر چلی ہی جب اری گئی جب شہر کے باہر سواری کہے میں کی غیبی مرد آکر میں اس قفسے کو کرموقف ہجا اری یا یوسف بہت دیر کر کیا ہی دلچسپ اسکے کشف اللہ مریدوں نے کہا خوش ہو میں میں رہوں دیر کو اسکے مسرور ملے جانتا ہوں یوسف کو ہکا د شانی سار کھلی کر کے سنازل ادب کے کردار یوسف نے آداب کہا میرا ہی جان با یقین ہے یہی دنیا میں ہے دلند میرا سے القصد مریدان کیے دوزخ سدا یوسف کو کہتا سنا ہے دکھا با او یہی ایسی کرامت</p>	<p>نشان اسباب کی جھوک دیا کون سفر کا ساز و سامان سب کا دو اب اسکو ہی خدا پر سو پناہ کہے جو نہ نصیحت وہ کیا عفا قدم پر گر کے اوسپی رویا کسر پڑی بٹی میں غل سب یکباری کیا فضل خدے شکو باری میں میں لگیا اسکو بٹھا کر بیان کرتا ہوں کنگا درد لی کا ہوں مشتاق دیدار کہ میر کر ہوا احوال سے یوسف کے آگاہ میرا دل نہ پچھا ہے میں میں میرے ہون چشم روشن خانہ مسود کہے اب جلد چل مرشد کیا یاد بفضل حق ہوئے کو میں داخل اگر پاؤں یہ ہادی ہو میناب یہی میرا وی اور جانین ہے یہی وارث ہی اور فرزند میرا رہا ہی ساں سال آج کیا شہ بسر کرتا ہوں وقت اسے رہیگا ذکر حسن کا قیامت</p>
---	---	--	---

ارسی ساقی سوخت ہو و گدگیر	کہ قدرت دیا تو کرب قدیر	مجھے شاگرد ناچنے بات ہو	تیری بات میں سب کرا لیا
بغضل حق جو وصفا کرامت	بجلا پای نفی فرض سونت	ہو جھٹ ایک دم گہر سے خدا کے	سینے پر چڑھا جڑی میں لکے
مع فرزند لطفی اور مریدان	چلا کشتی یہ چرخ کے شاہدین	چلے یکبارگی سطر سے باؤ	کہ دم میں آئے دریا سے وہاؤ
ہوئی شب اس میں او پھیلا اندھیر	سودا شام سب دیا گو گہیر	نشان ماہ تھا ہرگز نہ ماہی	خاک سے جو تک تھی یک سیاہی
عجب چو طرف ظلمات کا تار	نظر آتا تھا پانی سب موان تار	کو اکب می نمودی در زمانہ	چشم گریہ در تار یک خانہ
دو چندان تھی وہ ظلمت سے فام	اسی شب کا شبح بچو رتھا نام	گھسا کر آئی یوں جہالت کالی	ہو مشغول حق وہ شاہ عالی
عشا کی شبنا ز کیر ادا کر	کہا یوسف کو تسبیح لا کر	رہا یہ بات سن بوسف پر شکر	کہا سرور نے سکو پہر لکر
میر تھی بیچ لاکھوں چپا کڑا ہی	نہیں لانا ہی بھگو کیا ہوا ہے	کیا تب عرضی سرور کیا یک	گری تسبیح وہ دریا میں بیشک
ہوئی ہی ایسی تقصیر مجھ سے	کہ ہو سکتی نہیں تدبیر مجھ سے	کہا شد بحر میں تک ڈول ڈالو	میری تسبیح کو جھلندی نکالو
وہیں جو ڈول کو سین ڈایا	سلامت اپنی تسبیح پایا	ہو ای عین سبب یہ تصرف	خوشی سے لا دیا تسبیح یوسف
غرض شد کی دعا سے وہ تار	گئی بچے اور ہوا سورج نمودار	چہاڑا نگے کئی منزل گیا جب	لا جابیک چہاڑا آچہر کا تب
بہت گہرا ہے بن اس ناؤ کو گ	کہے لاگا ہمارے ناؤ کو روک	یہی بولے مسلم اور ضامی	نہیں ہی اس کے بلا خب لاصی
کہا شد تب گئے کیوں ہوش کو گ	دُری ہو سقہ کداسلے تم	کے دی عرض میں ہی خضر ثانی	عجب ہے یہ بلائے ناگہانی
ہیں اس کشتی کے اندر سب چور	بہرے بن سین یک یک شہور	یہ پہلے آئے گئے چہوڑتے ہیں	ہر ایک کی کشتی کو توڑنے میں
پہر گئے کوں بیتے چنگے سامان	پکڑ لیا تے میں ہر ناؤ اس ن	نہیں ہے تو پستی میں ہمار	کرتے سرسراب ظلم سارے
کہا حضرت نہو تم ہر اسان	کر گیا حق تمہاری شکل آسان	کہ لا خضر بن لگا انکیت	لَکَ لَکَ خَازِنَ الْاَنْفَاقِ خَیْبَہ
شتابی جا کے نہوڑا موم لاؤ	بھکی توپ ایک چھوٹی بناؤ	کہے سے شاہ کے وہاؤ والے	خوشی سے موم کی ایک ٹپ لالے
سین میں چر کشتی آگے لائے	رہا دم آگے چو گئے چلا سے	لگا کے موم کی وہ توپ سرور	ہر داند سے لیکر کے کمر
پڑا کچھ سنھ میں اور بولا کچھ	توان چورہ کو گئے خوب کار	اور ہر ایسی گولے چلنے لاگے	کہ لے کشتی کو تپ سے چر رہا گ
کئی جہی ہونے دیر کے پہر	ستون بادبان تھنے گئے توڑ	بچا کیہ ہزار آفت کا مارا	الغدر را گر گیا ہے اور مارا
چہاڑا بل میں نے تسبیح پایا	منا چور کو کشتی کو بربک پایا	کئی دن کیے جلا وہا لے جو کیا	چہاڑا شاہ آہنچا ملے مارا

اسی سرحد میں تھا کوئی یک بندہ تھے یک بندہ خادم تھا پیر زاد نیا قافلہ آیا جو دیکھا کہا خادم ہیں یہہ خاص خاوند سنا ہوں میں کہ وہ شیخ معلما چھٹس کچھاڑ سو کہا کھر ہے وہاں سے باغ آدیکھا جو مالی جو دیکھا حال یہ پانی نے یکبار سخن کہیں کے جو بندہ خادم کیا یوں عرض پیر آشا عالم میری سچی ہی کہہ کہ باندی کہا نہ بجا نسبت و نشیمن معاف بسات بھلو کر تو غم وہاں سے باغ میں اگر وحی کھا غار اچھڑا سجا میں پڑ کے وہ ہر ایک پھر معاف ہو کے تار موافق حکم کے وہاں کے سب جو دیکھے کھول کے آنکھ کو کھول مسلمانوں سے خفا نہ لکھو انکار وگر نہ کہہ گئے کٹ امت اگر نہ کہہ گئے پھر نہ اسے	تھا وہاں نزدیکی ہی کے سمندر کہ تھے عزت میں ہاں سب زیاد کسی روشنی کو مانی نے پوچھا ہیں یہہ جو سب بھائی کے فرزند یقین ہی قطب بانی کا مینشا نہ پھل سین نہ یک پتا سر ہے تھے اس جھاڑ کے شاہ عالی کہا خاوند کو اپنے خبردار نشانی آیا آسمان کے خادم کہ میں بھی ہوں غلام غوث عظیم رہی آگے تیرے ماتہ باندی نہیں سب کا تگر زچھے ذوق ہیکر سر پر تہ جامت و ہر و سردان لیکے آگے کی لیا راہ گیا پانی میں خود کچھ گے بڑھے گئے پانی میں ان کے پاس یکبار سرسر موج آنکھوں کو کھولت ہی شہر مال میں گے نمایان ہو آئے سے انکے سخت بیزار ہمارا مال و وحی یہی آفت میرید و میر پیر یکبار کھا کے	اسی بستی میں از شاہ والا تھا انکا باغ یک بستی کے اندر یہ حاجی اور مشایخ ہیں کہا کے کہا خاوند کو اپنے باغبان تب کہا خدو م نے گرج ہے یہ بات اگر سین ہوں چل نکلیں یکایک وہ ضرورتا ہی بیٹھا جو میں تنہا کہ اسی محتاج کی ہی یہ بات ملا سرور کا اور پیا سعادت اسی گھر کا ہوں میں ہی نام لیا قبولین گے اگر آپ نعت ہوں میں یاج و درویش خرد نہ دو تکلیف خم سکام کی پیر تھا آگے یک مکان دریا کنار سرد و نہ کہا یہاں تم ہی آؤ کہا پھر شاہ انگبین بند کر لو پے کئے قدم پانی میں حبیب فقر و کم جو دیکھے لوگ ہائے کہ یہ ملک لیئے آئے ہیں سب یہی خبر دکر کے دین ہر پر اگر میں ہر کا کچھ میں ہو سب	گیا اپنی قدم سو وہاں اجالا وہاں ازرا یہ پانی سکندر جگر گوشہ میں کیس غذا کے مشایخ باغ میں ازرا کی کیا ب تو سہین ہو ونگے اکثر لانا تو جان غوث کا مینشا ہی شیک تو تازہ ہولے جھاڑ سارا کیا یک جھاڑ میں کچھ ہر پات کیا گھر اپنے لجا کر ضیافت میں کرتا ہوں ہی سرو و کاسا تو ہو گی خانہ انین بھگو عورت رہوں کس واسطے ہو کر مقید کہو مت یہ سخن اب دوسرے پر وہاں سب کے ازرا ہی کے بارے ذرا دریا سے اگر دل لگاؤ پھر پانی میں میر سار نہ دلو کہا سرور نے انگبین کہو لدا ہو کر بدست دشمن انکے جانکے نشانی دفع کرنا انگبین اب بھاگے نہ ہر جن مہر کر لا کر اہا بیت دین حاضر و غاوب
--	---	--	--

<p>سر اسرگھا سرے سب دل میں ہو کر یہ حالت دیکھ حاکم اور عسیت کہ یک ایک کی کسی خوبصورت خوشی سو کر مقرر کیا نہ اگر لو کی کسے دینے میں کسے دیر وہاں آیا جب حاکم جن ولی حقے تہہ بلوہ جو دیچا کسی کسے کر دو پہا ختر کی نسبت کیا پیچھے اسے گا گاہ سرور لگی ہو دہلا لے اور دہلا شور کہوں کیا اسکے تنگوں میں کہ کیا تھا سر اسرگھا تھا یک دست بوڈوں ولی حق اُسے آگے بلایا بہر اے جا کے مینا دیو نے جب اُٹھایا ہی جو مینا اکباری جو دیکھا اٹھ نہیں سکتا ہی مینا موافق حکم کے پھر جنہ جا کے کہا جن شہر ہی یہ روز مینا مناشنے کھر دھن اپنے پیکر ہوئی جب صبح اور وہاں غن کی سنے یکجا جو اس خوشخبر کو</p>	<p>کے تھیں اپنی شہ سے رو کر گلے کر کہنے بجان و دل عقیدت ہو و کجے ثانی کوئی صورت تھیں اس صحبت کا کرتے روانہ تو اس ہی بہ چن کر نا تھا اندھیر تھیں اٹھانگت دینے کا وہ دن وہاں کے لوگ سوا حوالہ چھا حوالے ہو کر شیطا کے کرومت اُسے وہاں چھوڑے جاتے رہ کر کیا جنگل میں بار بار یک دور سر اسرگھا عجیب کالی بلا تھا لگی ہو چل کھانے بیوی لالچوں وہ جن ہو کر زمین پر گئے آیا پہا مینے نے پانی تال کا سب نہیں اسے اُٹھایا ایسا بہا ہوا کہا شہ سے کہ یہ احوال بتایا بھرا مینے کو اور لا با اٹھا کے اگر ہو حکم تو دیکھوں ذرا جا دیا ہی دکان اس مینے کے سینے تو اسے رو کی کہ جیتے جی پانی اُسے پہنچائے لیجا اسکے گھر کو</p>	<p>سحافی چاہی جو میں پر رکھ سکے عجب تھارم وہاں کا نہیں اُسے آرتہ کر خوب فی الحال شبابی آکے یک جن ہجگہ پر یہی اس ہی میں تھارم سو ستو پیدا دی شہر کے حاکم کے ہیکر کے سب کو لوگوں نے سب حوال نہا نے اب کو قادر کی صلا نظر کرنا تھا سرور وہ تاشا دور کی کہ اپنی شکل یکبار وہ دختر دیکھ کے شکو ہوئی نہ لگا کہ جن پڑی جہا ہ دین پر کہا شاہ ہو کو اب تلاب کو جا لیا مینے نے ایسا پہنچ پانی وہ جن اس عاجز کی تین جو دیکھا کہا سرور نے اس کی کو دیکھا نئے سرے سے وضو پھر کر کے سر دیا تب حکم جن کو شاہ رہبر سہر کر دین کرنے لگا کے دریافت اس کی سوا سنا حاکم نے اس کی کہ</p>	<p>گئے پہر وہاں اپنی گھر کو بڑا تھا عہدہ سب کا خزانہ کسی دیول میں پہنچا تو یہ سوال اسے لیکر کہ جاتا تھا اڑا کر یہی معمول تھا ہر ایک کے منظور کہہ کر گیسو کی ایک بٹی گھر پر خفا ہو کر کہا وہ صاحب حال اسی دیول میں چھوڑے ہو گیا کہ اسین ہلدیا جن بے تماشا ہو اس گردو سو یک جن نمودار بدن میں یک ماری ہو گیا سرد لگا کر کپٹے دہشت تہر تہر میر جیتے میں پانی بہر کے لئے کہا پانی کی رہی نہیں پانی سر اسرگھا حیرت میں ڈوبا تو سم اللہ کہہ کے اور بہر لا وہ لطف پڑنے لگا غرض داگر گیا بار بار اس مینے کے اندر نہیں وہاں سے کھلنے کی راہ جو دیکھتی تھی سڑہ ہوئی حقیقت حصہ رشا و آباد گ لے ستا</p>
--	---	---	---

ادائے شکر کے یوں کہات	کہو گے جو کجاؤں کا میں باب	کہا بت شاہ فیہے ہوسلمان	یہی ہی حکم میرا اور فرمان
سمجھ اللہ کو بے سبب و بکا	لولا فعل مع اللہ انا ما	کہا میں جنگو گر کر دیوینگے دور	تھارے حکم میں ہوتا ہوں مانوس
کسی دستور اس آفت کو ٹالو	ہمارے ملک سے اس کو نکالو	کہیں اس شہر سے جاؤ یہ پٹا	کہ اس پٹی کو لاگا بیگا کثیرا
رعایت اس بلا پرست کرو تم	یہی اس سے پاک میں جان مرگ	ترجمہ پلنگ تیز دندان	سنگاری بودرگو سفندان
اگر ہوتا ہی یہاں سے دفع تجان	تو ہم ایمان لائے میں بدل جان	کہا سرور جو دیکھا اسکا میں کید	کیا ہوں انجیتے میں اسے قید
اکٹھی تین رکھ کے لیکے جاؤ	فلانے لٹاپوں میں لے کو ڈباؤ	کہے ای شاہ سب بچو خبر ہے	کہ دائم ہم کو پانی میں سفر ہے
کر گیارہ میں ہم سے شرارت	جہا زون کو کر گیا آکے غارت	کہا سرور پیر گزہ دل کہاؤ	تم ہیں متھے کو کر کے غرق و
غرض میتے کو کیدم سب اٹھا کر	کسی بیرون زمین آئے میں باکر	پہر اس بستی کا حاکم اور ارکان	دل دہانے خوش ہوسلمان
پلاسا قیاباؤ ڈاؤ خوشگوار	کہ ہر تشنگی سر جگر بیکار	بخیلی نکر جلدی تو شراب	ہر پیاسی کو پانی پلانا تو آ
کیا ہی کوچ پہر اس میں بستاہ	فیضان سب چلے ہو اسے بہراہ	سمندر کے کنارے پر کنا سے	چلا اپنے مریدان لیکے سامے
بہت دھونڈے فیضان جانے پہنچا	جہا زوں پر پورک بھی نہیں تھا	جو دیکھا چو طرف ہاں شاہ بہر	پڑا ہی یک پڑا کالاسا پتھر
کہا سیکو سوار پہر ہو فی الحال	رکھو آنکھوں پہ پنے باندہ مال	مردان بیشپے اس تھہرے کیا	ہو سے میں دار سے دریا کے کنار
بفضل حضرت دہاب باری	سرانید کے پیچھے ایکبار ہی	ولی اللہ جو ہا ہی جن جہاں	دو گانہ شکر کا پہر وہاں ادا کر
کیا الحان سر قرآن تلاوت	قرآن لگا کر سننے قرأت	مراقب ہو کے وہاں شہا ہی	کیا روج بزرگوں سے طاعت
کہا ہر شیخ یوسف کو بلا کر	برت ہو دائم جلد سے جا کر	بٹا کھانا فیضان خوب کیا سے	جیکے خود اور لاگوں کو کھکھائے
اتر دھانے چلا آگے کو سرور	ہو سے داخل پہر یک بندین کر	سرن جنگل کا وہاں یکن وڑایا	اُسے حضرت نے ہاں پر بلایا
بیابان کا بہر نچے واندہ ودام	کیا ہی جھڑمی بھول دہولام	ہو سے سرور یہاں سے اس گاہ	کہے خادم سے پانی تک بلا پ
کیا بستی میں خادم لائے پانی	نہ پایا آب کی وہاں کچھ نشانی	راگنشا تھا نہ ندی تھی کسی جا	مگر ہر ایک کے گھوٹن کو ان لیا
کہا لوگوں سے وہاں سے آب لاؤ	وگر نہی کہاں پانی تاؤ	کوئی برگر نہیں کی سلامت	قیامت میرا تھے سوت و دھات
مگر ایک گھوٹن عورت پانی دیکر	کئی نصحت گیا وہ آب لیکر	دیا خادم کو خادم نے جولا	کہا ہر ایک کے یہ پانی ہی کہاں
نہیں کیا اس میں کام آب پینیا	پلا پانی جو کھارا بھوکھو سجا	جو کھلی بات نہ کہ کی زبانی	ہر اکھارا سب میں سبھی کا پانی

کئی مدت تک بستی کا سارا کئے پائیک سب لوگوں کو فریاد گئے پھر وہاں کو ان باکھڑے	رہا پانی وہ سب کہا رکھا کہا کرم سے اسکے چلے آکے امداد سر سر آب شیریں آسپین پائے	جب آیا صنفۃ اللہ کا زمانہ وہ آدرگاہ میں قادر ہو چکے ہوئے اس کے دیکھے پھر جو ان کو	کسین آسپین آیا اوچکا نہ دعا مانگے نہایت عاجزی کے زبان بکلی ہوئی سرور بخش
ارحی سا قیاب کہ تو میرے ولی اس کا زمین کی شب کا ہے جو حاضر حاضری تھے لانے لگے	کہ جو فاقہ مستی سے احوال بہ وہاں سے پٹ مار کو چلا ہے لگے رکھنے ولی نعمت کے آگے	کہا ننگ پکا کون خیالی پلاؤ جب اس کی تین وہ سالار آیا وہ ہر ایک خوان لیکر اپنے سر پر	کرنک کیلوی فوج کر نامو کاؤ سر ایکے کہا ناؤ پھر سے لایا نہایت عجز سے گردنے لاکر
نیاز ان کی تیا صاحب لایت وہ اپنے جہر و پچے یکے آسپین رہا وہاں تین دن تک جیکہ ہر طور	کیا نہ بہت فضل و عنایت فقیرون میں کہیں اگر پڑا تھا کیا سرور نہ اس کے حال پر عجز	انہیں لوگوں میں تھیک شخص لچار اور جو دیتے تھے گزراں اس پر اُسے پچھا بلا کر کون ہے تو	نہٹ مسکین مسرور نہیں گزرتا وہی تھا اسکے حق میں شیر مادر سنا احوال اپنا ابتو مجھ کو
کہا یکبارگی ہو کر زمین بوس اسی پہنچے سدا گزراں میری ہو کیا بارگی گھر میرا برباد	کروں کیا عرض میں نہیں تھو جہا نہیں بھی اسی شان میری بھی حکم معاش اہل اولاد	قضا را ناؤ او طوفان میں پہونے برنگ مسج نیت برباد ہو نہیں رہیں دین کو سر پر مہر آیا	نظاں سے کام جینے کا میرا دس اور سب داگری پھر مجھے چھوٹے مثال ایسی بے آب ہو نہیں
نہ کہا ناہی نہ کپڑا نہ گھر ہے کہا تختہ ہو اس کا اگر کسی جا رکھا تختے کو آگے شد کے لاکر	نہایت حال میرا جہ تر ہے شانی جاکے تو سکو اٹھا لا کہا تباہ لکڑی باند اسپر	گیا یہ دھونڈ بنے دریا کنارے پھر کھوکھری اور پردہ بند پایا کیا ایک نام اپنا اسکے ہمراہ	نپٹ حالت پہ سکے درد کھایا ملاں لاؤ کا ایک تختہ بائیسے کناری بکے سکھو رکھا یا
چمڑی اور گوری ایکے ہو دیکر بفضل حق گیا کشتی پہ چڑھ کر ولی حق نے ٹھوک پار امارا	کہا بھی بکڑیہ اور سب سکر بہت چھیدیاں لایا بکڑو کر مراد اپنی کیا حاصل بچا را	فوجت ہو کے برا یا مقلب وہاں سے آگے شدہ کابل پن کو وہاں ایک بستی میں جو آئے	چلا تختہ و کشتی جسکے ناگاہ حد کرتے لگے اسکے سکے سب نروانا نہ سکے ہر ایک جن کو
لوہٹ وہاں بھی اپنی آبنایا وہ بھی سیر اور جاتے ہو دار بہت فاقوں سے مر کر پائے کہا نا	جنا تھا جسے سکھو جت یا وہاں انرا بھی اگر دین کس در گو یا چاروں ہاں موتی کا دارا	نہی ان روزوں میں تھا خطہ سالی نور کرتے تھے جہرم کی موت تو دوتے با دکر ولی کی ضرور	کبھی اور چھوٹوں لڑو کی پائے پڑو لے آئے نہ کہیت خالی تو دوتے با دکر ولی کی ضرور

جدید و کج بود و در تنہا خاک کبیت	بنی وہ سرزمین تو آوار کاکبیت	ز بس اس کا ونسے غلہ ہوا گم	تے سینہ چاک عالم مثل گندم
کئے تدبیر کو راجہ ہر جہ وہاں	انہیں آئے کسی حال سے پروہاں	بہت بیٹے بن پانچرا ابدن	نہ یکپوری ہوئی پوری میسر
نہ کھیتی تھی باڑی اور نہ تھی بیک	رعیت پر ہر جہ تھے مانگتے بیک	ز بس فاقونے سب جہی بگی	لگے ہن اوٹنے اور بیچ بکلی
طیش سو بھوک کے ہو سخت دہم	ہو پتے تھے غم کھاتے تھے مرد	غرض اس نقطہ سے تکلف پاکر	ہے ہر کے فقر ان سب سراسر
وہاں چرنے کو خلا دیو کا بیل	کہ تباہ بیل کا وہ گاؤں خیل	فقر ان دینج کر سب کو پکائے	خدا کا لٹکر کر کے خوب کھائے
بے سے اس سال سو کا فرخہ وار	گجو کر مگوئے لڑنے کو تیار	تہا جی جمع ہو کیسب آئے	پکارا اور بنگنا نہ بچا گئے
ز بس کو ہر سبیل کا غم	کیسا سو کے وہاں ہے بن نام	کیا معلوم شہبائے شکار گدا	مکھیا بیل کا سب بازو چھڑا
چھڑی اپنے شو کو کر شہارہ	حلا بیل کو ان کے دوبارہ	اٹھا جب بیل جی کو عرض ہو کرب	لگے ڈنڈوٹ کرنے شاہ کو توب
دہانے آئے بیک دوسر گاؤں	کہ تھا کشاڑ اور جھاڑ کی چھاؤں	ولی آسپا پا کر پائے آرام	کہ سہن کلکیا دن ہو گئی شام
چاروں بہن یک بیک چہرے	کہیں وہاں نیچے کر گئے تھے	فقر ان سمجھے ہو بیزار سرور	لگے لے ایک ایک چہرہ اٹھا کو
چار لکھام سے ہو ملین ناشاد	کئے حشرت سو دروئے کے فریاد	وہی حق زمین پر پاؤں کو مار	کہا دلہی قیت یہاں سے کیمار
زبان شاہ کی سسکر گئے بول	تو لے ریت وہاں کی اور لے مول	کے تھے جتنے پیو کھا ارادہ	ملاٹس خاک سے ان کو زلیوہ
خدا جہی سے نظر خدا داد	زمین کو چھم کے گھر کو گئے نساد	شہا نامی جی مقروضی نہایت	کرم سے اپنے کر سب کو خدایات
لے بھی اسی زری زرخش عالم	دقیب عیب گدو کر دیو فرم		
پلا بارہ اسی ساقی متقیم	کہ ہو دوں گے دیو کریم	اگر گشتی بادہ آو خنود	تو میتا ہو بیک و غم کا چود
وہاں سے چلا بیک شاہ عالم	ملا تہرک تاج کا باہم	کیا اس گاؤں میں دشا کا مل	رفیقان ساتھ لے کر کے تہل
ہر جہ شاہ کے خدا ساتھ آیا	بلانزدیک سے یکدم شہا یا	کہا خادم سے ہو کالی پتہ	ذرا اسکے لئے اب دو دو لاف
چلا وہ کو ہر تاج و دو در جا	تاج گھر میں باڑو بھکا لاگا	کہا گھر والے سے خادم نے جا کر	بچے دے دو توڑا جلد لا کر
ہر کے واسطے ہے شیر رکھ	شہابی دیو کر مرزا تھا رکھ	وہ گھر والا نہ کر کے ہر دوا	کہا میں دو میرے با جیل ما
مخادام ہر نامید وہاں سے	کہا حوالہ شاہ و زمان سے	زبان سو شہ کے تہ نکلا بیک	کہ اسکی ہزاراں ہو کھو مبارک
تھے جتنے گدیان اور جیسے سوا	کیا جی سو کھ سارا وہ لٹکا	کسی نہی بدعا اس کے تا شیر	ہو این گھر میں لگے کو کھی شیر

کر دہ شہادوں اور نامی حشر اراکوں سے ہر ایک کو کھلا

پہرے لگتی کے لوگان مگر ہنود سے
ولی حق نے اس تلوار کو لے
ہوئی اس روز کے کو فرات
چنانچہ اتنا تک بھی سبکھ پر
وہاں کے لوگ بچے بھوکا
گھروں پر جنگلی پھولان لگا کر
ڈرونی شکل لکھی دیکھ کیدم
ولی حق نے سن پر ماجر سب
ولی انکو بلایا اور پوچھا
نہ آؤ اسطر سے دوسرے بار
سرس کو عید آتی ہے ہماری
کہا سرور میں اب ہائے تم جاؤ
سنا یہ بات شیطانوں کا سردار
مشا شیطان کی سب فوج آئی
لگی ہے الہی ندی پہنچے کیا
ابھی تک ندی وہ الہی ہی تھی
وہاں کوچ کر بیٹھنے لائے
شہ دین کو پہنچا آئی وہ جاگا
فرغت پاک کے دامن عرفان
کے سرگیاں جو شا کا درس
سچ ہو کہ میں اس کو

حضور شاہ آگے ہاتھ جوئے
اٹھا کر ماتھے میں مکتدہ دیکھے
دیا سنگاؤن کی حق نے ریت
ریاست کا دھکی دیا اسکے گھر
کئے حضرت سے آگیا فریاد
سرو پر لکھے پھرتے ہیں سرس
افیت پاتے ہیں بستی کے عالم
تن تنہا گیا ندی پر یک شب
کہو تم کس لئے آتے ہو اسجا
بنی آدم کو بھڑکوت خبردار
تو خوش ہو کر کے ہم کیا ہی
کبھی وار کر گس جا پوت آؤ
دیا ہی بیج اپنی فوج کو نواز
شہزاد شیطنت کیہ مہمانی
ہو شیطان بانی میں گوئی
سمند کو ہی تہ پر جوش تہی
پیار آیا دی مالی کا آگے
ٹھوس سے میو کر وہاں چلے گیا
لگائی دیکھنے کو کہ کو سب
کئے ہیں مہول اپنا دارم چہن
کھلا کھڑے ہیں ہر کمر کو شد

خوشی سے ترو دیکھ تلوار لا کر
ایک پھرتے اپنے طرف سے
پھر کے بعد اسکے سارے اولاد
میں گھاتے پیتے سب باہام
کہ اس بستی کی ندی چچ ہرن
جو ندی پور ہو پوتی ہے کیا
نہایت کھینچتے ہیں اسے آزار
جو دیکھا آگے ندی کے کنارے
یہاں کرتے ہو کینا کر کے پانچو
کے ڈنڈ کر کے وہ شیطین
خوشی کرتے ہیں مگ ہما پا کر
لگے شیطان رو ہائے ہونز سے
کہا جلدیے کس کو مار آؤ
ولی اللہ انہیں غصے سے دیکھا
اٹھی دو تین بار ایسی بڑی فوج
ولی حق جو یافت کیا دور
کوئی کھوہ میں نہیں تھو رانی
دو چندان کنف اس طے کیا
سنا سچی خبر اس شجا پہ قاتل
وہاں ڈنڈ کرتے کرتے
کرات زمانے کی لئے آؤ

کیا ہی نذر شدہ کچ کرش ادا کر
کیا متاڑنگو شرف سے
مکتدہ سے ہے نت شاہ ماباد
سدا سب چیز سے ہیں شاد و خوش
گھڑی کی آہ تک پہرے میں شیلان
تو نے میں شیطین سے تم گھر
تپ لرز میں ہوتے ہیں گرفتار
شیطان کو دے میں ملے ساری
بتائے کیوں ہوائی صورت شرم
ہماری دھاکا بیگیا یہ آئیں
لگے میں دل اپنا گا بجا کر
کے یہ حال اپنے پسند اسے
نہیں تو جیسے ہی بیان کیجے
ہوا احوال کا زبر و بالا
کہ دوئی سر سر شیلان کی فوج
ہو وہاں لگ ان کے شاہ و موم
کہ طرف اسکے تہی سبھی سہانی
خدا سے لوحت کی لگا یا
تس کرتے بڑے نے دیکھا ایم
دیکھ لگے اس سرور کے آئے
طلب کا مل جنگی میں کئے اور

ولی اللہ مطلب اٹکا پاس کے موافقی حکم کے پہر شاہ یوسف جو میوہ چادو میوہ سے پایا چو دیکھے جو گیون یہ علامت یہی تجویز لائی آکے سبکو کیا ہے سو فلک کا صاحب تاج یکایک چو طرف گیر اندھیرا غیر امن شد کے جب گئے سب ساری و کھن قابو جو پائے گرد و اٹکا جا یا سترا دوان غرض حق ہوئی بیکارگی بھور گئے فوری طور اٹکے نہوا پر جو یوسف کے ملنے تھا وہ بکول کہا حضرت نے یہ کشتی مقرر کیا خادم طلب کشتی جو یکبار نہر کا تم سے ہر گر کام آیا بہت لاجور ہو خادم جب را گئے فی الغر و جمعا شاہ یوسف شاہ جو قرا سلطہ بادشاہک سے ترندہ و کین سب گمانین وہ سب سرائی حضرت باس نے	کہا ہے شیخ یوسف کو بلا کے وہ کشتی لے گئے کرنے لہرف جو سیدہ مانگا وہ پایا ہے سیدا کیے کشتی میں جو ساری کرمت ہمیشہ ڈھونڈتے تھے وقت قابو ہو ایدار ہند شہ کا مہراج گئے سب باور کرنے بسیرا چلے ہیرا گیان چوری کینتب ولی حق کی کشتی کو چرائے جسے سب بالگے گرد کے بیکان شب تاریک کا نہوان ہوا چور چھپا کوئے کے اندر جا کے شیر چرا کر گئے اس رات او حوئل گئے رے جو گیون ہے چرا کر کئے انکار یکدم سارے کفار کر و مت بگو تم بدنام آیا کہا حضرت سے یہاں حال جاریا بنائے انکین اپنا لہرف گرد و چلوں کے سینہ میں چھائی ہو عاجز کرنے لگے ساہن سائین ساق اپنی خطا کین کر لے	سیر کشتی تم اپنے ہاتھ میں لے جسے خواہش دوان جس چیر کی تھی دو نین اپنے جو چیتے تھو پائے چو را کر کو لیا ما ہے بہتر گیان دن سر سیر اور رات آئی چھپا حاشیان میں ہر شہباز تھی شیران کو رستے وہ کشتی شاہ یوسف کھسرانے زمین میں گاڑی و کشتی کو لا کر بہت سارے کے پر جو گی جہنتر ہوا چار و نطف جگہ لیا اجالا چو این جتنے تھے جاندار جا گئے وہ ہو میدہ جب کشتی نہ پایا کسی خادم کو انکے پاس بھجوا د گئے کہنے کہ ہم پر ہی یہ ہمت اگر تم کو ہے ہمدرد گمانی کے تب شاہ شیخ یوسف کو فرمان کئے نام خدا لکھ کر انتب گرے ہیرا گیان اوڈے ہر لہر وہ کشتی شاہ یوسف لے آیا ولی حق کیا ال کو مسلمان	جو مانگے جیسا کہ انہیں کو دیو لے وہ چیز سہم ہیٹ بھڑی سب کو خدایا سیر سی گھائے کہ اس کجکول کے اندر ہی منتر طین کو ہر کے شب نے چرائی لگی ہی شیر شب کرنے پر داز شب تیرہ کے کاسے چور نکلے گئے تھے اس گٹھی آرام پانے ہٹائے چوتڑہ سپر سر اسر کے طرف جادو اور منتر اندھیرے نے کیا منہ اپنا کالا سارو چرخ سے جون چو رہا بہتات اپنی مرشد کو سنایا کہو کشتی کو اپنے مانگ کر لاؤ ہم اپنی ذات کی کہو دیکھے کیون بہلا تلاء بھری کی نشانی کہ تم اب جا کے کشتی لاؤ میں آن کہا کشتی کمان ہی تو کل ب اسکی آئی زمین سے کشتی دیر وہ امر شد کہ اور دفعہ سنایا دل آجان جوئے کھافران
---	--	--	--

وگہ تپہ خوشی سے اکو بشتا بہ حق رکھیا نگو پہر سراسے	کیا پس سوتہارا کام ہو سکا نہیں ہو دیگی جو چیز درکار خوشی سے اُن کو تر بہت کیا	خدا دیو بگا دس گشتی سے کبار وہاں سے آگے کا عازم ہوا ہے صفت ہیں اسکے کہتا ہوں کروڑ
غزل خاطر پائی میری زبان اور	غزل	
نوا سا صوفے کا شاہ میران جلو گوشہ ہے اور دہند لایا	ہی پونا تعلق کا شاہ میران شہید کر بلا کا شاہ میران ہی خسرو دوسرا شاہ میران	امام مجتبیٰ کا شاہ میران ہی زینت اولیا کا شاہ میران معین ہی مینو کا شاہ میران
غرض تھی گئی ہو کی تعریف	مغرب ہے خدا کا شاہ میران	
اروی ساقی دمی کہ ہو تو ج یہاں کہتا ہوں دہاب و آیت	کہ چہا ہوں تجس پر ہی ہر فن کہا جو صاحب کفر انکر است مرید و نہ کہتا آخر بہت	ولی سے ولی کی ملاقات ہوا انحر نگر میں شمع نسر کر و سامان مہمانی ہیب
مٹا فخر ولی پاک مشرب تکلف سے بہت کھانا پکا و	میری تعلیم سے اُن کو لے آؤ ملے قادر ولی سے ہو قدس ہوا ہر بند در اندھ سے حکم	ضیافت کا کئے بہا ب تیار شراف آئے سے شکستے پہلے ادھر شہینے تھے خادم و کھنہ راہ
گئے رے لکھے پیر آگے کسی کو س گیا درگاہ میں شاہ مکر م	کہ کھنکھائیو نہیں گنبد حضرت کے یوں عرض شیخ یوسف لکے کہ کھانا دیو سے پک کر دہرا	کہا اب آؤ گناہا ہر وہ حق اہم چھا کر ستر سے آرام پسے کیا تک لیں اس نیت کی حیرت
بہت اسباب کی ہو کج حیرت نذر وازہ کھلا انگ ہو شہ	کہ کھنکھائیو نہیں گنبد حضرت نر کھو باقی ہرگز ایک دانا ذرا گنبد کے دروایے جہاں	بھلا کس طرح لوگوں کو کھلانا نہیں آؤ گناہا ہر وہ حق اہم چھا کر ستر سے آرام پسے
مشتابی کرد و تقسیم کھانا ہو چہاں ایک خادم اٹکے آیا	کہ کھنکھائیو نہیں گنبد حضرت نر کھو باقی ہرگز ایک دانا ذرا گنبد کے دروایے جہاں	تھے جیسے ملے کھا لیا تھے باہم کیا تک لیں اس نیت کی حیرت بہت نیت کی دیکھیں ہیں باہم
منور ہو رہی تھی ساری درگاہ بالا کر ہو جلدی شاہ والا	کہ کھنکھائیو نہیں گنبد حضرت نر کھو باقی ہرگز ایک دانا ذرا گنبد کے دروایے جہاں	تھے جیسے ملے کھا لیا تھے باہم کیا تک لیں اس نیت کی حیرت بہت نیت کی دیکھیں ہیں باہم
گلی آئے وہیں اسکے خرمشہ	کہ کھنکھائیو نہیں گنبد حضرت نر کھو باقی ہرگز ایک دانا ذرا گنبد کے دروایے جہاں	تھے جیسے ملے کھا لیا تھے باہم کیا تک لیں اس نیت کی حیرت بہت نیت کی دیکھیں ہیں باہم

پہر لے کے بعد وہ ہنر صفا	ہوا گند سے باہر رونق افزا	مردیان دیکھو اپنے پیر کو جب	قدیم کسی کے ہین دور کرب
وہا نے پھر وہ مقبول الہی	ہوا سے جلد تجا و کروا ہی		
شاہی سوساتی لاج پادشہ	پلا محکم کو دار و کوہ بیمار ہو	بجز تیرے مشکل ہی جانبری	کہ تیرے بائیں پیر چاہی رہی
کرم سے جھکے جٹہ شاہ و کامل	ہوا ہی شہر تجا و زمین وصل	لگے ملنے کو وہاں کے لوگ اکٹ	ولی حق کا بتی میں پر حسن
تھا ان روز و زمین راجہ تخت بیمار	عجب کچھ لا دو انھا شکو آزار	کوئی دشمن کیا تھا اسیدہ جادو	ننھی بیٹے کی طاقت جاسکو
دو اہر گز اثر کرتی نہیں تھی	ہیشہ تن کی بیماری قرن تھی	تہا کھا بیٹھا سو بیٹھا اے پیمان	پڑا رہتا تھا حیران و پریشان
سنا راہ نے جو حضرت کا احوال	ہوا دین نہایت اپنی خوشحال	کہا لے میں اسما شاہ کامل	شفا الکی دعا سے ہوا ہی حاصل
معاہرے ٹھکر دولی میں راجہ	حضور شاہ آیا ہاتھ باندا	گر ابے احتیادی سے قدم پر	کھلیں ہون نہ نہیں پر سر کو رکھ
کہ میں بیمار ہوں کر چارہ داری	ہوں میدان چاہتا ہوں چارہ داری	بجھے صحت عطا کر شاہ عالی	چلاست اپنے در سے جھکو خالی
خدا یا میں مسکین گناہی	پیار بی گزناست دگاہ گاہی	اگر عا و بگاہی آزار میرا	رہو نگا دل سے خدنگار تیرا
کہا ت شاہ مت نہو گبارا تو	کیا بیگ کسی نے تجھ جادو	خدا کے حکم سے کرتا ہوں بگ توڑ	کل جاتا ہے تیرے حق کسب کوڑ
نکو تو دل کو اپنے فکر سے بھر	تیرے سے نہو گناہی سامری دور	کہا خادم کو لپٹے پھر ملا کر	ہی ہس راجہ کے گھر میں یکے کوڑ
نہا لے کو کو کو سنا تھ لجا	کسی آدھ بیٹھ کبوتر کو پکڑا	کہو تر کو سے آئے شاہ کے پاس	لے لیکر کے دیکھا سر و ناس
چٹا تر سے سراپا لکے سوزن	پڑے تھے تن میں سب ایک وڑ	دعا پڑ کر جو سکی سوتی نکالا	تو نکلا آنگہ کا راجہ کے مالا
الہی حضرت کا لاجب ہر یکہ ہوتی	با فضل خدا صحت سے ہوتی	نخل گئی ناتوانی او سستی	ملی راجہ کو یکدم تندرستی
کہا حضرت کے ہاؤں پڑے راجا	بجھے تو جان بخشا دل نوازا	مہر سب ملک کھدیتا پڑا تھکو	یہ لیکر مذہر عت بخش جب کو
میں اسل حسان گدلا کروں کیا	گر دیتا ہوں جو ہی ملک میرا	کہا شاہ ملک بکھینچتی درکار	بجھے جھکو مبارک تیرا سکار
حقیقت جھکو گری ہوئی تھی سے	تو اپنے ملک سے تھڑکی نہیں د	کہا چیتے تھی کر دین آہین بستر	میرے بعد زیری ہو تھڑا سیر
کہا راجہ زمین سے اپنی بوج	جہاں ہو کہ نہ طبع وہاں رہ	وہا نے شاہ تزداتور آیا	تھا اس بستی میں حیرت کا سایا
بچا ہوا کاؤں میں حیرت کا غوا	اسکا جو طرف مل ہو رہا تھا	ہمار سی حیرت سے حضرت کا آقا	کے کسے کسے کو آقا تو نا
جہاں جس کو کب کب کرات	مسلمانوں کو کہو وہی نہ ہوتا	یہی جو کہ کر کے ماسے کبار	پیار سی انکے حضرت سوا ظہار

برس کو کھینچتے ہیں تیرو ہم
 چچاریو نے سن سن شاہ میران
 سنا قارو لی سوسین جن جب
 ہوا جب تک کہ کابت ہو جاری
 انہوں میں کا جو جاری ایک بڑا
 خدا سے تبار عالم کا ہے سرور
 پڑے فاتح تبار اس جگہ پر
 دوسے دونوں کے تہوڑے تھیں
 لئے کے کھانا بگڑے چاکر
 اسی تک اس کو میں بیگا کہنا
 کہے سب کہی تیار ب کام
 بنا کر ایک جاگہ شاہ نے تب
 بنائے ایک مسجد جس جگہ پر
 کئے میں لوگ ان کے ملاقات
 تھا انہیں یک نیت محتاج مسکین
 کر آئے رہی کے تہ گذر ہے
 اگر کیل بخت چکا مجھے اور
 اور ان مجاہد کے آگے ڈال چار
 جو اکل صبح کو دیان دور آیا
 کسی نے کہا ہی شاہ و نیک
 شاہ شاہ اس نابوک مذکور

ہزاروں لٹکے گئے پیچھے عالم
کیا اس دیکو تھر کے فرمان
گھسیٹا دیو اپنے تیر کو نب
بہت فیرت کوساری بھاری
میر کچھ جھار ی یک نایل کا
ہوا وہ جھار کیر تازہ و تر
سب سے بھاری دن پوچھے اگر
عیان پوچھا کٹافض باہر
رکھے بین روبرو حضرت کے لاکر
نخل آتی ہے بھاجی پاکہ دانا
وے مسجد لایق نین لے تمام
کہا کہ دو بیان پاوینگے مطلب
کے بین کام سب جبر زبتر
لے آئے نذر اپنے گھر سو غنا
ہوا اتار دس قسمت سرنگین
بہت سخی تیرے اولاد پر سے
کروں گا پانی میں گدازلے بطور
خدا مطلب کر گیا آست کا
نہ ہے دھجھو دو دیل پا پا
کر بیجا اندون نام کیا پو
رکھا دین ورا پامیل ہاگر

چلاوین تم اگر بے کوی کے
تو جلد ہی کینچ پنا تیرے گئے
عجب پوندی رکھا کیا کوڑا
بزرگ شاہ کی ہر کیا نے بوجھا
کے دے گیاسی سوکھ وہ ب
وہاں سے گاؤ کے جب باہر آیا
کہا یہ دو بزرگوں کی جگہ ہے
جو میر مینچ کو تیرے لئے
وہ کہا اے کوئین سرور نے کہا
کہا دو گلاؤں کو تو نے سرور
ستون لین کے اگر مگدو و چار
بفضل حق جو وہ جاگا کہو دا
ولی حق جو وہ مسجد بنائے
کیا ان سب حضرت ہر بانی
کیا وہ عرض کر پادشاہ
مجھے وہ چرخ بیک آئین ہے
کہا شاہل باز یک جہاز تر
کیا بیچارہ چیا بولنا شاہ
بہت خوش ہو کیا شکر آئی
وہاں حضرت سلیمان کا حجر
کے مہمانان آئے سرور

تو ہم سب ماننے میں لگو جی سے
 پچاری تیرے واسوں دیکھو دنگ
 پھر اگر چاروں سے ملے چھوڑا
 عقیدت سہ لگے کرنے کو پوجا
 تو اسکو رعایت سے ہٹا اب
 بڑا کیٹ مان کا لہجہ کہت پایا
 اسی جا دفن انکے تین کیا ہے
 وہ انکے لوگ سب خدمت میں کر
 کو ان تھا ایک جو وہاں بہن ڈالا
 نہیں سجد ہے منی کی کے اندر
 ابھی سجدہ ہم پہ کر ڈوہین نیار
 وہاں سے چاکر ہم چیکے پائے
 وہاں سے تر کا پیر سے کو اسے
 دیا ہر ایک گونج شادمانی
 میرے جی کا وہیں جو بس سکتا
 میر دل سے دایم حزن ہے
 بند یک مثال رسن دوسرے شجر کو
 ہوا اس بندہ افضل اللہ
 جگی خست گئی ساری نہا ہوا
 اور کپا اس کے پانی کا کنوپی
 تہی تہی سرت کی کو نکھر کر

اور اس دریا کو اپنا گناہوں کہا تب خضر نے یہ قدرت کر ہی اونکے وسطے پہ جا امانت یہ کہنے کشف سوا کو بتایا کہ میں ہی اور سلطان سکندر ولی کے ساتھ بیٹھے تھے جو حق جو دیکھا ایک بینک چاہ خدا داد کہ تو ذرا ایم ہے اس سرزمین پر کہا شدہ یہ وطن میرا بہت دور میرے کج کوئی گئے کیا میرے کام ہی وہ والی تیرے بیٹے سے پر خبر لیتا رہو گا تیرے گھر کی زیارت کو تیری ٹیٹا آئی گے اب عبادتیں خدا کے ہو کے مشغول کہا حق کا ہوا ہی حکم جھکے گیا لیکر غرض جسما مکان تھا گئے حبائش مکان میں خضر و قاضی عجب کچھ رنگ سی ہوا تھا ناگوار تماشا تھا وہاں سب جا جم تھا مکان بہتر جہاں دیکھ چکا تھا حق ماری نہر شل و تر غلامان	سلیماں مکان کو دیکھ آؤں صحاب کر نظر ہوں خلق خرم یہ جانکے لئے ہوگی ہویدا بتا تا ہوں کراستے میں جا پڑا نایک کو ان دیکھانکے فرطے ہوا ہی ریت میں کیا بارگ غیب بھرا تھا آب شیر میں اسکے اندر تیرے حق میں ہوا ہو سلاطین یہ تیری دفن ہوئی جگہ ہے بہنگی اے صحت بھگو کس طور تیرے کام کا حق ہو گیا کرو سخا میں ہی ملتی نہ حفاظت تیرے در پر رہ گیا سب کا پیر گیا قادیروں کی سوسہ کے حضرت پہر کا خراج خضر مادی الناس بتا تا ہوں میں اس گھر کا تماشا سنا میں جو کہا و اللہ اعلم تبی کیے خبر آئیں اسکے طرف ستم باو خزان کا ہر طرف تھا عزت و سلطنت سوسہ سوسہ تما جس کا تماشا خضر و قاضی	کہ میں چاہتا ہوں پار چلے جاؤں تماشا دیکھنے تاس جا کا عالم امام ہندی جب ہو دیکھ گیا گر اسکے دیکھنے کی ہے تمنا جواب خضر ہر قدر کوئے آئے سکندر کا کنواں ہی یہ بلایا نکل آیا کنواں وہاں ایک بستر کہا تب خضر حکم خالق رب یہی تیری سدا چلے کی جیسے ہی نکالے لوگوں کی چال و زباؤں کہا تب خضر نے اسی شاہ ہیران کو گھیا جو تیرے بعد از خلافت یہاں ہر سال ہو گا عرس تیرا یہ باتیں کر کے خضر پاک طینت کئی روز تک بعد از ہندو پاس میر تو ساتھ چلے گئے تماشا روان و دیکھ ہی کون اس سحر مکان تھا آئینہ سا تماشا و شرف چمن بہتر نہ تازہ ہر طرف تھا چمن سا تھا دیکھنے سے ہر دور چمن پر مقدر تھا تاباں و آرب
---	--	---

وہاں خضر اور ولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا خضر جی اس مقدس ہے بیان چھاپ دو تو ہی کیا رہی اسی دم عیب سے فی الفور سجا لیا ہے خضر اس کے چار کڑیاں ہے ذوالقرنین کا تختہ طلسمات دیو یوسف کو وہ زنجیر لاکر زمانہ سال وہ گمشدہ ہی چلین شفا دے بن آبیار اس سے خدا کے حکم سے ہوتی ہے صحت	کے شکر خواہ دیکھ کر سیر ہیں بیان صندل کے چھاپ دو لیا سے تائیں جگہ پر یاد گاری صدائی کہ انت لفظ جفت لگے تھے جہن جھوٹے ٹھکان بھرن میں فیض کے بہن ملات کہا قصہ گو زرافہ سراسر وہ گل چھوٹی ہو جاتی ہو دو دن مرا دان چتے ہیں لاچار سے سرا پاؤں ہوتی ہے صحت	جو ملی خضر جی کو بتایا دیایں عوث اعظم نے ہی چھاپا ڈوبا صندل میں بچو کوئی آپ جو لوہے کی سکل تھی کرو گیسے وہ لکھ لا دیا قادیون کو گیا خضر ہی بہر ہو کے رخت درد رگاہ پر یوسف کے ہر دم قیامت تک یہ کریان چکے اوپر مرض سے ہوتی ہی گردن گرانی بہت لوگ آزمائے شینگے یہ بات	پہالہ غیت سے صندل کا آیا نشان ہی سب مکمل اولیا کا برابر پنجہ جذب کے دیا چھاپ پہلے ہی محفل کو سات پھر سے کہا کہ ہر چند رکھ جتن تو ولی اپنا کجا آیا بفرحت ٹکٹی میگی وہ زنجیر جو ختم بڑے حلقہ میں ملجا دینگے کس تو دہو زنجیر وہ پتے میں پانی ہی اس شکل میں اب تک پرکرات	کہاں ہی تیرا بجا کونٹ العنب خوشی کی سرمد کو کونٹ شرج جلیل و مہنڈ کر شراف زادی بہی ہی آرزو بھلو کہ بکبار کہا یوسف نے تیرا شرم نظر سے گردن میں کس طرح سے کہ خدائی کہ تو دلین نہ لایں ضرر کی بات خیلہ اور وارث میرا تو ہے نیا آویگی جو کہ بھر و بر سے سیر درگاہ کا سارا فرحت گد اور شاہ تیرے ہونے کے معراج ہر گیسے نہ ہونے پر رہا ہے	کہا کہ روز شیخ یوسف کتین شاہ کر اپنے بیاہ سے دل ہر خرسند چھپے شاہی اپنے کر تو دلشاد لے جھک ہی ہے نہ کر ہر دم ولی بارگہ یوسف کو بولا کہ کھاتا تیرا کچھ کام پر کم بلا جو جیہ مالی سند او داد ہے تیرا اور تیرے اولاد کا سب رہیگا تو عزیز خلق ہر جہا ہندی پر رہیگا تیرا خستہ
---	--	--	---	--	---

رضا مندی سے اسکے شاد ہو کر	لگا کرنے کہیں نسبت مقرر	نماز جمعہ کین گھر میں پڑھ کر	شادی سونا گور کے سچو
مردان لیکے بستی میں گیا جب	قدیم بوسی لگے کرنے کو آسب	ولی اللہ کے آنے کی سن غل	کھل کر دیکھتے تھے مرد و زن کھل
کیسے لڑکیاں دھو خد ملکر	کھڑن پھولنے دروازے اندر	تھیں صورت میں وہ مہر و ماہانی	شرف کا نکالنے منہ پہ پانی
ولی حق جو ان لڑکیو کو دیکھا	تو پوچھا لوگوں سے پھر کسے کسا	کے گھر سے قدم کا ہے	جو اس سب کا سوداگر بڑا ہے
جہاز و بکی وہ کرتا ہے تجارت	ہی اسکے گھر میں سامان تجارت	وہ پھلے رہنے والا تھا میں کا	پر اب بس ہوا ہی اس وطن کا
کہا حضرت وہ گھر میں آویگا جب	سیر سزدیک بھیجے کہتیں تب	یہ کہہ لے جاگا پر پر آ یا	خدا کے ذکر میں دلو لگا
گھر آ پائے بخدوم صاحب	کہے یہ حال رہے کے مصاحب	نہیں جانے پہ وہاں لٹنی ہوا ہے	نہ کچھ سہاوت کی پروا کیا ہے
کہا بخدوم غور سے ہے کیا کام	میں خوش ہوں دل حق سے صلہ و شام	ہو دو چار دن جب وہ نہ آیا	تو خادم بھیج کر کہو کلا
گیا خدوم کو خادم جھلانے	لگا کرنے وہ آنے میں بہانے	کہا کسوٹے بھگو کیا یاد	تو مجھ سے پہلے کہہ دے کھانا
کہا خادم نے تجھے ہی بی کام	کہ نسبت کا کیا ہوتا ہے پیغام	ہی یوسف جو خلیفہ اور فرزند	کہیں جہتا ہے کر دے بھگو
کہا خدوم وہ میرا نہیں کف	نہ انکی اتنے سچے کو ترن	فیر و نہ نہیں ہو کھلو نسبت	لگاوت کیا ہی چہرہ کی قربت
نہیں ہو و گیا اب یہ کام ہرگز	نہ لاؤ لیا پھر پیغام ہرگز	گیا خادم کیا یہ بات ظاہر	بہت سر ہو آرزوہ خاطر
کہا الفخر فخری کو نہ سبجھا	فیر و نہ سے کیا انکار بجا	فیر آگے عنی کے پانچ سال	رہ گیا جا کے جنت میں باغبان
عنی داہم فیر و نہ کے میں محتاج	ملا ہی اس کو کوخت اور تاج	حقیقت میں دو جگہ کے شاپین	خدا کے عہدے آگاہ بہ بین
یہی لاریب مروان خدا میں	کبھی حق سے نہیں یکدم جدا میں	کہاں لٹتی ہے لگو کوئی منعم	ہی حق میں لے لے لاف و غلیظ
ہے مولا کے ولا سے کوئی کلام	انہو کا اولیاء اللہ ہے نام	نہی محمودی ظالم لے دم سے	جہاں کو رہے الٹے قدم سے
یہی شیخ زمین و آسمان میں	یہی تو باعث امن و امان میں	غرض خدوم وہاں سے گیا جو	نہری میٹی ہی شب کو گئی مر
اُسی دن کوئی اس سے آگے بولا	کہ ہو نا الیک جہاز اور کیا بولا	نہے دونوں جو جہاز تجارت	ہوے طوفان سے بیکار غارت
بہت خدوم صاحب پر غصہ	الم پر تھا الم با تم نہ اتم	سچ کہتے کہا یہ جو ہوا ہے	یقین قادر ولی کی بد دعا ہے
سزا پائے کسی کی خوب پایا	نہر میر آگے میر سے آیا	منا خدوم اپنی زن کو سیکر	حضور شاہ آ یا ہو کے مضطر
وہ دونوں عاجز ہی کرے ہزار	خدا جہنم کے سخت کبار	نہری میٹی ہو کر وہ نکلی شافی	تیری جگہ چھپے میں مسافری

ہوئی تہنہ پر کہ خوب معقول جو چھوٹی بیٹی کی ناکھڑا ہے بہت بہت سوسہ شاد و خرم ہو اتھوان دو کوئن لگا گھر آباد	کسی صوفی سے اب تو بہ مقبول تو کہ شادی جہان تیری منابر کیا خست خوشی سو انکو ہدم گئے ہیں گھر کو اپنے خرم و شاد	تیر غنی جو بات کو ہنسنے دہی مال تیرے گو دین ہم اے میں یکبار کہا میں ویکلہ یک روز بہتر بہتر بہا اب ورجو جوتار کار	ہمارا اس سزا میں یہ ہوا حال بھی اس لڑکی کی تو نسبت کا عطار کروں گا جشن شادی کا مقور لگے سامان شادی کرنے تیار
کدہ سر تو ہی باقی بانوا عروں صبح نے جب منہ دکھائی گئے جن دہری گانے شہانے فلک فرحت سو کی گھر متا تھا چائیں تین ہم گھبرا گنگ گلام نظران اور تو نگر کو بلا یا ولی اللہ شان کروں سے دے انعام اور صد انا سے ذرا مشاہد جو منہ کہل دیکھے نہج کا تھا گل باغ جوانی مطارغ پاکے آب اوز تاب اگر دہن کو وہ ملک منہ دیکھائے گرتی خیمے عیا پر وہ نگہائے عینہ شاد و خرم و سرو وہ ناک چشم کو نہ کر موش کش تھے اس کا سر جو چہرہ تھا	کہ ہوتا ہی کام یک خوشگوار تو تیرہ تیرے منہ کو کھائی ہو لا گئے جانے شادیاں نے طرب نعل ہر یک جھو متا تھا ہو گئے شاد و خرم و دسورد معارا جہی سما و کسا آیا بلا بھیجا ہے دہن کو گھر سے انکے اور جس سب لاکے واری عجب گوہر و ہر انمول دیکھے بہار بوستان زندگانی ہو جیسا آئینہ میں عکس متاب پر شیشے کے اندر چھپا تو جون پر وہ غصے شیشے جلائی عینہ گہوار و دشاخ اہور کان ابرو سے مڑ گائے کش دل عاشق کئے کئے کوئی حال	ہو پیاں وہ یوسف کی شادی ہو منور ہو گیا رنگ زمانہ خوشی کا جا بجا گلزار پہولا سرسر لہریں آتی تہی دریا نیاز و نذر و نیت کو ادا کر ہوئی کہ ہستہ مجلس طرب کی تعل سے جو آثری سواری نہا می بی بیان جب گھر سے آئیں ہوئی کینہہ سامان دیکھ کو حیران شمال ماہ پیشانی مسور فلک کو دیکھتے تھے کہو جب حور جو چہرے نقاب لپی وہ کھولے دو رخسار پاکے یون بھی ناک سراسر حسن اور خوبی کی منظر ذرا کئے وہ سبج بنا گوش دہ سو چہرہ اس کیو کب بال آ	است کا چاروں طرف ہرجوم ہو اور حسن جہان کا طبع خاد نہاں گل ناک گلشن میں دو لا بہت کرتا تھا وجد و حال صحرا لگا سامان شادی کرنے سرور خوشی ہوئے گلی ہو روضہ شہکی ہو چھوٹے بڑے خوش یکباری لین برائے نہنیں کو بائیں دل و جان سو ہو خزان قمران بزرگ مہر خوش چہرہ مدور تو دم کرتے تھے نہ کر سو نہا کبھی ہو پھول میں بولے کہ جیکے انکے خوبی کی دلی ناک نہی شریلی کسی چشم بدور جہاں گھر کو کر دیوے خاموش بٹائے حسن کے خوبی دو بالا

دوسرا از مصحف خسرو نوبت	نہ بلکہ مصحف میں الطور نہ	وہ لابی چوٹی سے چوٹی کہا تھی	سوا و عظم ہندوستان سمجھتی
سراسر زلف چوٹی مثل غلات	ہی جتنا ہے اس کے نکتے نزلت	کے شانہ ہواں گیسو سے آگاہ	قیامت ہی یہ مار پیچ کی راہ
بیکہ کو منہ سے اس کے انگو پھرا	وگر نہ بال کرتے جگ اندھیرا	ہر ہنس مانگ سو مشاط آگاہ	کے بیک سے، یغلات کی راہ
وین وہ آب حیوان کا صف تھا	کہ دندان سر گدگو ہر کف تھا	کہاں ہر ایسا تھا قوت خشان	نخل جس سے تہات نعل بخشان
لب چاہ رنخدان اور غضب	لطف اور علاوت سے مطلب	تھی جیسی وہ مراحہ دار گردن	مہرک مینا کی دون ہوا گردن
قد کچا تھا گریا سا بچہ میں ڈالا	تھا جس ریتی کا بزل بالا	اگر اس قدر دیکھ سو آواز	کو سے ہر سرور و تعظیم موشاد
عیان تھا اس سے ہر دم جو	وہ قامت تھی سراسر بحر حسن	اگر دیکھ ذرا وہ قد قامت	یَقُولُ لَحَقُّ قَدْ قَامَتْ قِيَامَتْ
اگر ناز خرام اپنا تھا	تو نہ بے ہمتی کو قبول جاو	دوست و ساحد و باز و سرسیر	تھے ہر یک خوب اور یک دست بہتر
تھی چپ تختی نہایت ٹھیک محو	ادوانا و آن عشوہ مرغوب	شکم خرم شکم جیسے خرم گل	مقی ناف ہین برنگ چشم میں
بتاؤں کیا نشان اس کے کمر سے	نہ آجے دم میں تا نظر سے	سراسر موسے ناز گتیاں	ہین کچھ جز نزاکت و میان ہی
کیا آئینہ زانو کی جو بات	پڑا حیرت میں بس گزگو نہ کہتا	جو دیکھیں ساق سین کی لطافت	تو ہو دو شمع کا فوری کو حیرت
اب کے ہونے کی کا خوبی بدلا	رواکت روز و شب جیکے پڑی پانا	غرض مشاطہ ماض کو سفاوری	اور اپنے دے لے ہندواری
لباس عارساند نہ پہنائی	خوشی سے حاجے خانیں نہ ہائی	بفضل حق محاشات اور چاہیاد	گئے ہو نیکو زینا رسم و لخواہ
ادھر دوسے کو ہی آ رہے تھے	بٹھائے دوستان منہ کھائے	جا مجلس کو با شان و تکلف	پڑا سرور کجاح شاہ یوسف
جہان کا ہر گجا جیسا رسم و معمول	تھے ہر یک کو یکدم مصری اور پولا	ہندی سرور غلام اور غلام	سار کا اور سلاکتی بھی دہم
مسلمان نہ کہتے کہا نا کھلا یا	ہندو دون کہتے سدا دلا یا	غریب کو ملا انعام بہاری	ہوا ہر یک پر بس فیض جاری
کے خوش ہوئے ہر ہر گھر کو	گیا راجہ ہی ہر خوش نگر کو	خوشی کے ملے کیسے تین ہوا	گیا گھر اپنے لے دوہن کو دلا
ہوا یک دست ہم آغوش مطلب	خوشی کی ہو گئی نہ ہی لبالب	وصال دلہا سے ہو کے مقرر	سراسر ہو گیا ہے غلام مہر
کیا ہی فوس میں آئیں سنسن	ان کے مین ماہ و شری بل	خوشی حاصل ہوئی از بگل گل	نہیں ہوئی ساق میں میں
کیا مشتاق سے اپنی ملاقات	ہی دن عید ہی و رات قربت	کے دن جیہ ہی با ہم طرح	ہوئی اولاد ہو فضل رجب
چنانچہ رو برو حضرت شاہ	ہوا تھیں سب سے شکوہ	ہوئے غرضی سے شش گشت	گھر ہے کو دولہ اور دہن

<p>کہ تیر کیا ہو دین اور کیا ہو مذہب بھلائی کہیں تم کیا جانتے ہو سدا یہ دیو ہے سہرات کہتا کرشکی بات سے آگاہ مجھ کو حقیقت بشکی سرور سے کہا جا یہ پوجا چھوڑ کر جو مسلمان نہ سر ہو گئے تھے ہم کسی نہ قد مبوی کے خاطر سر جھکیا مسلمان ہو گئے راجا پر ومان کے آراستہ سلام کا گھر جماعت پڑا شاہ مکر وطن کو جاؤ گنگا آب پانے بائیں قیام میں تنگ کا الحق ہی تو ہے تھاری کسی سر جیتے ہو سے پر کہ کل ہے موت میری ارا بند دلور داغ ماتم دہر گیا وہ تھی جو چلے گی جاوہان نکلا سرور شابی شاہ یوسف کے گیا پاس وہاں بھی سنی سدا ناگور کا جان وہاں بھی تہوڑا سا ہونا ہی پلا گیا گھر پنے کے شکر کو بلا کر</p>	<p>ولی اللہ پوجھا پھر ثواب کہا سرور جو بت کو مانتے ہو کہا راجا ہمارا خواہ میں آ وہ جو بولیکو بھرتے آگے کہہ دو پٹ شہنشاہ دین ہو سکے راجا تو جان دے میری بات کو مان تو جو بولیکو سامین کے فرمان یکایک شاہ دین کے پاس آیا ہوئے محکوم اسکے ابد جان بنائے میں مساجد جا بھینا ناز فرض ہر محبتین یکدم کہا کیروز مشہور میں کر چکا ہر ہاے شہر کو رونے ہے تم سے نہ جاؤ پھوڑا ہو جائے دیگر کہا کیروز ان بکو بلا شاہ قطار اچھوڑ کر گیا وہ وہاں نے جلد تر نقل مکان کر نکل کر خار سے وہ میر ناس ابھی تک عرس وہاں ہوا ہر سال <div data-bbox="305 1172 574 1230" data-label="Section-Header"> <h3>علامات سراسر کرامات</h3> </div> <p>کہ بابا انور کا سوداگر آکر</p> </p>	<p>قدم پہرہ دیکھنے آئے ہیں سب ہم یہی مذہب ہی صبح وشام میرا برائے تیرے کیا کیا ہیں سدا کام بھلا کچھ سنے آسے ہو سے بات پہر گر کچھ نہیں بولا وہ دیو بلاؤن بت کو گریز میر پاس نہیں ہو جا کر گئے ہم پھر شکو چلا کیا رگی وہ سنگ حارا نیٹ راجا و ہر جا ہو گئے دنگ یہاں پر کیا جا سجد بناؤ ہوئے بکلی کے مشغول باہم سکھایا سکو دینا رسی کے حکام کہاں جاتے ہو بکو چھوڑ کر تم نہاؤ گئے تمھاری جد درگاہ رہا تھوڑے دن ہی بتی کو اندھ اگر کسی جادو کی کجی ملے تم سب کے روپیہ کے چور بکو مرفون پہنچی قبر اور زمین کے آیا باہر بنائے جن بڑی دنگا ہنتر</p>	<p>کیا بت عرض اسے شاہ عالم کہا بہت پرستی کام میرا تمھارا دیو بہر کرنا ہے کیا کام ولی بولا اے جا آج کی رات گیا راجہ کیسے مست بکوسیدو کہا راجہ کو وہ پہر ناوی ناس کہا بت بولا دیگا اگر تو وہاں سوشاہ ہی بت کو پکارا جو دیکھے سیر یہ حالت سنگ کہا حضرت دیول تیرے او گی ہوئے تو بانگ ہر دم لگا وہاں وعظ کرنے صبح شام کے تب عرض یوں بتی کے مرقم رہو دایم ہماری پاس لے شاہ سخن سن ان کا سرور ملکر اگر کفن پیناؤ بکو غسل دے تب ہو اس محسنے سب کا سینہ ہر خون ہو ی یکدم کرامت انکی ظاہر دہنا سر کی لوکان ہی بکو ہر ہے جو واجز دین چلے کہ جاگا کیا کسر لکرامت کو جو میں غور</p>
--	---	---	--

تھک سو کیا ہے پر ضیافت نشا و ل سے ہوئی ہی جب فرغت گئے تھے وہ تباہ و بیکو جو دونو زبس و باہوین بھر لہر میں نبل میں داب جب کچھ چلا پڑا شہ روشن دل کا خضر پہچان وہ سوداگر کہا آشاہ سے تب کہا شاہ جو تو چاہا سو آیا حوض میں ایک کے پل ایک پایا	بہت دل سو کیا تعلیم و عرت چلا ہی گھر کو سر و ہونے صحت خبر انگلی نہیں معلوم محکمہ سفینہ دل کا ہی گرداب عین وہ سوداگر نے تب ذہین کہا نبل سے ڈالے یک کچھ کوئی آن بفضل حق جہاز آیا ہی یکاب نہ چاہا جسکو تو آنے نہ پایا دیا تھا جو ستیرے پاس آیا	ولی کے واسطے سنبھالیا وہ سوداگر کہا ہی شکے طالب نہایت فکر سو ہون میں پیشان ولی حق جواب کو نہ دیکر یہ دونوں کئی لچا تا ہی یکسر سکا نکولنے پہر تشریف لایا نہیں ہی دوسر کا کچھ ٹھکانا مجھے کچھ تو یک لائے دیا وہ سوداگر نہٹ شرمندہ ہو کر	بٹھا یا اُسہ اور کھانا کھلایا جہازان میں میری مدت سوسا کرم سے میری گردنوں کی آس چلا اسد کے کئے چھوٹے لیکر اگر یک چوڑا جاتا تو تھا بہتر جہاز یکبارگی سوداگر کا آیا نظر آتا نہیں بس اسکا آنا اور ایک کا ذہین اندیشہ کیا جو کیا یکبارگی آپاٹے سر
--	---	---	---

روایت آن صدر کرامت

کہیں تم اجاڑ گئے کے اوپر تنگی آئی یک پالی کو سہا کہا نہ جھکو کیے تل سے جواب اپنی اس کے چور سے جلد کر دور وہ بے دہ تنگی جب گئی گھر یک ایک نہ زبان کیوں گئے ٹک گر گئے یک رویش و مان تھا میری جہانی نہفت آئی ہدم کہ عین سے تھوڑی تو غیر کہ حضرت ہذا میں کچھ خبر دار نشا اس مار کا جو نہ ہر آ یا	ولی سائے میں اس کے میٹھا اگر بدن اوپر کا کچھ کاسب کہلاتا سودا اور وہ کچھ روز و شب دل مضوم کو کر اس کے مسر ہوئی حیران اسے دیکھ گئی دار ہوئی کیا کو جانی کے تیر و صل کہ حق کو یاد کرتا تھا وہ میٹھا ہوا ہے سخت سیر دہانم پلائی ہی اسے فضل کو شیر نہ دنیا سے تھا ہے سرو کار	ہوا تھا باؤ نہیں یک عہد و حق نہ چاتی پر تھا پلدا اور نہ جولی اسے جانے کے اوپر نہی و کوش وہ اب مانگتے ہی شاہ میران کہی یہ کھل لاگا تجھے صیب وہ بولی کچھ نہیں ہر محکمہ مضم نظر کر محکمہ میں کچھ کہا وہ پس سرور و قی بانے چل دی سدا جو زینت موت ہی سے خدا کا فضل پران ہوگا ایسا	تھا اس کے در و یک نہت بیکل کھڑی تھی چوڑی کو اپنی کھولی دل اس بجا رکھا کیا ہوگا بیکل میری میں صیب اس کے دونوں تیرا جو نہ کجا کیوں ہو یک کیا آفت ہوئی ہی میری ہدم وہ مانگتے کچھ چہ رہا وہ ولی حق سے یوں ابولی جلدی تجانی نہت ہزار کو موت ہی سے کہ وہ حق ہو دیکھا جیسے کانہا جوانی کا جمل اسے خوب پایا
--	---	---	---

کرامت آن شہباز و لایت

<p>نقییران شاہ کے دو تین ملکر کئے غوغائیوں کی پیش رو پھر ایک کایر کو ہر کار ہنا کر سومکان فقروں نے تائے جو جس کایر نے حالت سب نیا لکھا ایک قونامہ وہ بیگانہ اتر جھاڑوں سے کایر تبت</p>	<p>غلیلوں سے بس پیکل مار کایر وہاں کے رہنے سے سب گئے باز حضور شاہ بیچے ہوئے مضطر غلیے مار کے یہاں بھگائے نہایت دلیں سرور بیچ کہا یا کئے شاہ جن کو دسے رولند وہ رقمہ دیکھ کے خوش ہوئے سب</p>	<p>حلال لکھوئے اویسوں کہائے گئے ونبور کوڑ کایر ان تب وہ غوغائی کہا فریاد سطور گئے ونبور میں ہم لکے ڈرے کیا خضہ فقروں کو بلا کر وہ ظلیک فقیر کیا جو ونبور وہاں سے اڑ کے پھر ناگور آئے</p>	<p>مرا کام وزبان کتین چکھائے لگے رہنے ہی جنگل میں مل سب کہ ہم کرتے تھے ہر صحرائن سم سے لکے کھلے اپنے گھر سے کہا پرست کرو یوں بار دیگر رکھا آگے انہوں کا اور گیا دور جو پایا تھا مراد اپنی سو پھر گئے</p>
<p>ہمیشہ سالکے کرنے کو پھیر ابین سرسید ایک شخص آیا کیا تھا دل میں یہیت وہ شخص پھر تھا ہر جگہ یہ کہ لگا یا یہ سندی پھر پھر آیا ناگور نظر کر کہ سرور مسکرایا وہ سندی گوڈری میں آئے تھے اسی سوک سو جو منہ کو دھوا موافق حکم کے سندی کہا سب اگی سوک اس کے جہاں جہاں یاد شد سے اپنے فیض کامل جو کہا تا بیگناہ اسکا یہاں</p>	<p>کہ ایک سوک اس جنگل سے لایا کیسا بیدار سوک کا جو وے ویلا کوئی مرشد نہ پایا ہوئے دسے درج و فکر و در کہا جو گوڈری میں تو چھپا یا نکا لا خوش ہو وہ سوک فی الحال پھر اپنے سامنے میدان بن دیا ہوئی جو صبح یکدم اور گئی شب نکل آئی تہی سین تین ڈالی کیا تہی دولت عرفان حاصل</p>	<p>رکھا تھا گوڈری میں وہ چھپا مرید اسکا میں ہونگا با حقیقت بہت پیر و مشائخ سے ملا ہے ولی اللہ کے آگے گیا تبت ہی وہ سوک محلے شریقت دیا جب شاہ کو سندی سوک وہلو کر اسین سندی کو کہا شہ وہ سندی کئی کہ کہوں دیکھا جو دیکھا ہی وہ سندی کی گشت ابھی اس جھاڑ کا ہر ختم قائم</p>	<p>لگے جھاڑوں پر کہ نیکو سیر بنین تھا بیدار یہ ظاہر کسی پر اسی بس کرونگا دست بیت نہ اسکا دعا حاصل ہوا ہے را جا کر کھڑا چپ ہو مودب بچے و گشت دکھ ہو کر کے یوں کیا چھوڑا وہ دہو کے سے پاک تو ہر وہ گاہ کہ بیان لیکو سوز تو پا قدرت حق کا نشانہ مرید کی کیا ایسی سعادت شفا پاتے ہیں بیا داس کے دائر خدا سمیت اسے دیتا ہی فی الحال</p>
<p>ولایت سے جہاز آتا کیا تھا اسین کی خلاصی جو سامان</p>	<p>ہو اید یہی آبا کے نمودار کہا اس ناؤ کے کاکس اس آن</p>	<p>بہت وہ ناؤ والے دلیں گزرا کہ اب تو رولی کی کو تو نیست</p>	<p>بہایت ڈوبنے کا خوف دیکھ کہا کر سیکے دو لڑیں دن کو حضرت</p>

<p>فرنگی بولا جو نیت کرے تو یہاں حقوق وہ صاحب کرتا کیا آئینہ جا کر آب کو بند یہاں حبیب حجاب کا ہوا فرنگی پوچھے گھر احوال یہاں فرنگی آکے شہرستی کے اندر فرنگی نکلے سب اور نذرے کر گے کہے کو یوں و سب فرنگی یہاں تک ہو گئی ہے قسط سالی نفسان ابرار ان سے پختہ رفت مثال مرد دیکھ ہم اتور و کر رکھا ہی ابریک عالم کو تر سا ہوے سیراب سب حیوان و نبات سج پہل پہل کے تازہ منگا دے فرنگی دیکھ اسے حیرت گب ولایت کے فرنگی یوں کہتے ت وہاں سے ہر مثال برق و شان پھر اس دن فرنگی ہو کے قابل ہی ایک وہاں ہائیں درگاہ یہاں ایک اور گہے میں روایت جہاز آکر جہاں اس تک چرب</p>	<p>کنا رہے سچے مین و گھنگھو کہیں بیٹھا تھا ہونا تاجا ست ہوا اس ناؤ کے روزن کا پیو تو اپنا آئینہ مانگا ہے حمام تو کہہ سب ماجرا جو آج گذر کیا یہ ذات ہوں سے سراسر میرے حاضر دستہ پیش سرور کہ ہم قسط سالی سے ہی تنگی کہی دریا مین در پانی سخیالی تو گوئی مرج آبے زہا نوت میں بیٹھے زندگی سے ہاتھ دھو و عاتق مانگ کر اب منہ برسا ترو تازہ نے غسل و گشتان ذرا اس جہاز کی صورت بنا دے جو گزری تھی حقیقت کہ لے لے کہ کین باغ مین میسے تو ہم سب ہو اس جہاز کو لے غائب گشتان دل و جان ہر جہاز کے ایل</p>	<p>پکارا نیت تہ قادر کو رو کر وہ جو آئینہ کے ہاتھ مین ہا کیا بارے کرم فضل ہمیں کہا خادم سے شہاب ریو پر جا گیا خادم او کو کہو کہ سنا یا سے جن جہ نصاریا دیکھ کر است حضور وہ جو آئے ڈر کے سائے نہیں دو سال سے برسا اسیات سدا رہے آجے ابر بھاری بنیں دیتی پانی کی نشانی غم بارے مین سب گھر و خواہ دعا مانگا ہی اس سرور کے بیکار کہے پھر وہ فرنگی نکلے بیکار ولی تہ آئین مین ہاتھ کو ڈال کہے اپنی ولایت کو یہ احوال کیا یک غیب سے یک ماتہ نکلا ہو اس حال کو میں کہو کہنا کنا کے ایک جہاز ہی و جنگلا</p>	<p>راکشی کا پانی بند ہو کر لے لے آستین مین اپنے ڈالا وہ کشتی آکے پہنچے ناک پٹن و کشتی والے مانگ آئینہ لا پھر اپنے آئینہ کو مانگ لایا نہایت ہو گئی ہی انکو حیرت ادب کے دابے ٹوٹی اماں سے ہری مین ہم نیت باند آفات گر یک چشم کا ہے چشم جاری مگر غم سے ہوا ہے پانی پانی تڑپے بیٹے جون اہی بے آب فلک کی لگ گئی برسات کی دھار کہ ہو کو رنگ کا ہی جہاز دو کار نکال اس جہاز کو تھلاؤ فی الحال کے کشتی پہ خطا کو جلد ارسال اکھاڑا لنگ کا جہاز نکلے جہا تھاک کا یک منہ حرکت نکلتا سائے یک کو ان اور یک جنگلا وہی جنگلی قائم اور دوسری جاہ یہاں یک جہاز گئی ہی ٹنگی پر نہیں ہر گز تھلا دوا کے سے تھلا</p>
--	--	--	---

<p>کچھ اے عجز سے قادر ولی کو پھرو یا آئین کو کیسے جھینگے جیسے سب عیسائی آگاہ کرے ہزار وہ لاکھوں آگاہ ہو چکا کہ یہی الٰہی کرامت ہے نہایت جو کہتا تھا سخن ہوتا تھا لاریب ولایت کاٹنے والی کہا تھا عجب کچھ ذات تھی وہ حجت اللہ</p>	<p>وہ کشتی وئے تب گبر کے دور گیا حجب کے اندر اپنے بگی خبر بہات آئی شاہ کرم سے مہر بابائے کرم قادر ولی کا غرض میں کیا کھوں نہ کی کرتا بلا شک تھا ولی عالم احیاء اُسے حق ہے بڑی قدرت دیا تھا</p>	<p>پر ان وقت سو پائے بین خلاصی اٹھا کیا گئی ہو کر کے بے کل سباک آئین کیوں تیرویں سنے میں شیخ یوسف ہو کر تیرن حضرت شاہ لالا کے گزرا سے کرامت کی تھی معدن دولت کی عیان کرتا تھا شکور رب قادر</p>	<p>کے تدبیر بہتر سے خلاصی جو عیان بیٹھا تھا وہ شاہ مکمل جانب پر سے یوسف کہا تب ولی حق کہا وہ ماجر کے تھے جو یاز و نذر و سار بہری تھی کشف سے ہر بات الٰہی ہو احوال کے منہ سے صادر نہت عارف وہ تھا کامل حتیٰ اگر</p>
<p>فلانے شخص نے دار و پاب دیا نہ چھوڑا سے کر عتہ کیا پڑو جو کرے مٹن مٹ کیات پڑا تھا پی کے ہی ہمیشہ مٹ جھلا اب کیوں ہلایا دوسرا توڑیں شیشہ سے تازہ دو دیکھا بجائے موت نکلی دو دیکھا قدم پر گر پڑا حضرت کے رو کر کیا ہے عقوبت پتھر کی</p>	<p>فقیروں سے فقیر کیا کہا تب کیا سب بات سے وہ مروا کر نشراب کے پے گردن ہوا لکھن کر دو دیکھو وہ دوست کہا نہ تو کیا تھا پیسے اسکار بہرے کچھ جلد وہ شیشہ اونٹ بھلا کیا پشاپ جو میں غفل کیا فقیر بہات سے شرمندہ ہو کر ولی حق نے کرتہ بڑھائی</p>	<p>تھا یکدن شرع کی ہند پٹھیا نشراب میں شخص کو پکڑ لیا نہ شام میں نہ دستا ہی خاری اُسے مار دیا کہ دو دیکھا خیر ہوئی چاروں طرف سے پہلے گھر شیشہ میں بہرے تھا میں کہا لوگ تب کہ ہوتے کے اندر کہی یہ دو دیکھو تازہ اور اچھا کیا رو کر تو بول ہی سہی سن</p>	<p>کہے ہیں وہ ولی حق تعالیٰ ولی سب بات سے غصے میں آیا کیا حد کیوں کرو نہیں سہ جاری گو اسی سے حوثا تب ہو کر تقیر مٹ شیشہ سے لائے پکڑ کے وہ بولا مٹی زنتی اسی غام مجبور ولی یوسف کے بیٹے کو بلا کر کہا نہ میں گداگو یہ بھی پی جا بہت بہی خلا سے برہنہ بیان</p>
<p>ہمارے بیٹے بیٹے دل ہوا نہ فقیروں ساتھ بھیجا الگ کیا کئے اپنے اپنے گھر کو دوسرے</p>	<p>کہے والد سے تب پکڑے فرزند سوزی کر کے یوسف جلد تیار جہاں جو رہی انکی وہیکر تب</p>	<p>گدا لئی کرتے تھے جانا کہ ہیں وہاں کا سیر کر دیکھ لگاویں وہاں کے لوگ سب ہیں کو کئے</p>	<p>فقیران شاہ کے ملکر کئی تن اگر جو حکم ہیں جانے کو ہیں وہ ہمارے سب ہیں کو کئے</p>

ضیافت اور بھائی چمائے ولی حق نے ان بچوں سے پوچھا کہا سرور نے یوسف کو بلا کر مین چاہا تھا کہ ان کو کچھ سکھایا وے مرضی خدا کی مین نہ پایا نیا زونڈ رجو آویگا اسبجا	بہت سافندو کپڑے نذر لائے گئے تھے کاکپٹن دیکھنے کیا یہ بچے سر سے لائے جا کر علوم باطنی اپنی ستون نہیں واسطے مین نے سکھایا اسی سے قوت ان بچوں کا ہوگا	وہاں لیکے وہ سب نقد و سوا کے سب مین ہم جان جا کے گئے بھی ان کو خواہش مزار دینا بتاؤں کہہا اور یریا اب نہو جس بات پر مرضی خدا کی خدا ہر وقت دیگا امین برکت	مکان کو اپنے آئے خرمی سات وہاں سے ہی بہ نذر و تحفہ لائے نہیں کچھ نہمت عقی کا جہان سکھاؤں سمیا اور سمیا اب نہ کام آویگی کوشش رہنا کی یہاں پہنچا کر کچھ فر حرکت
روایت طلسم علامت			
ولی اللہ سے یوسف کو چہراہ یہ بھی سلطان ذوالقرنین کی چہراہ کو مین مین شاہ یوسف جہاں دیکھا بلا ہوتی ہی جیسے ہما نمودار چنانچہ اب تک بھی چرو دی حال کئی باری ہوا وہ چہرہ لظاہر کہا یوسف سے ہر صاحب کرامت کون اور یہ مکان سے نیک و ہر یلا سا قیادار و ستد و شیر	گئے وہاں تھو سکندر کی پہا چاہ مین اس سوا دلیا اللہ آگاہ نظر آیا ہر جہاز و رگ کنول کا تو نیچے ہی کنول کا پھول کجبار نکل آتا ہے مین کنول لال ہمین اکثر لوگ اس حالت ماہر کو مین کے گرد چہرے بہ عمارت خوش سے تو بہت بیان رہا کر کہ مین آگے مین محو شگبیز	کہے دیکھ یہ سکندر کون ہے وہ صوبہ شہر سکندر کہا یوسف سے وہ صاحب کرامت ذرا پہنچے ہے گرتے کو آفت نظر آتی ہی مین یہ موت خدا ہی جانے وہ ہر رکاب ہے زن و اولاد کو لے اپنی دکان رہ قرار رہا ہی جاہر بھلا ہے دریغا ولی خدا ہی جہان	نشان اب تک کی عیان ہے پہا ہی پانی مچھا سکے اکثر عجاب ہو مین مین ہر طلسمات کو مین سو ہوتی ہی ظاہر علامت رہیں ورنہ کو پہنچا کدویت نہیں وہ ہر جہاں ظاہر ہوا ہی کیا کر یادیں کو سال اور وہ انگبان تیرات نفس خدا ہے کر و اب جو جگہ سو نقل مچا
سرا پا کام ہی دنیا کا انوس نہیں رہتا ہے کیساں بہ زمانہ نپٹ دیا کوئی نا پید اری جہاں کو کرتی ہی گہرا نے بہان پہلا دل جہاں جہلا جہلا	ہوا ہے ہر جہاں کی کیا نیک عجب کچھ ہی بہان کا کاغذانہ خرابی ہوتی ہے باو باری کہلاتی ہی اسے تخت جگر جان اصل کی نیند سے آخر سلا	کئی جگہ کو کڑی پریشان ہول جاتا ہی کام کا سبھی کچھ گئے دنیا سے کیا لوگ مین کیا ہو مین اسکے آئے منزل ہی کو چھڑی ہی پنے ولی کو	کئی مین ہی اس بیان کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی بہت نشان گئے لیکر کہ شہادت کئی مین کے متعلق مین دل یہاں ہی انشا کیم سبھی کو

کبھی الفت کا یہ دم مارتی ہے
زمانہ ہے فنا کا یمنین ہے
پھر وہ یکدن ولی رب اکبر
بنیں اب آرزو دنیا و دلو کی
خدا کے پاس جانا ہوں یہاں سے
چراغ جان گل ہوتا ہی یکدم
سنا جو شاہ یوسف اس سخن کو
سراسر بقراری کرنے لا لگا
ولی اللہ یوسف کو مست کر
ریگا سخن تیرا ہر دم نگہبان
دیجیو گیکو کوئی دنیا میں داہم
کرے سو سال گرگ میں قائم
وصیت تین ہیں اسکو تو رکھ یاد
اکفن پہنا بیچکا کا نور بھر تو
ہی جالاجاز یکو اٹھا کر
سلام ہر کام کے حق سے ادا کر
وگر نہ ہو وہ مر گیا اب
وصیت تیسری یہ ہو کہ بیشک
تو لکے سات جلدی دوز کو جا
وصیت تیسری یہ تیشوں رکھو یاد
گی ہو نہ کو رخصت تندہ رستی

کبھی پہنچا کے ماتم مارتی ہو
خوشی دنیا کی کچھ داہم نہیں ہے
کہا یوں شاہ یوسف کو مذاکر
ہی لو انا اللہ را حبون کی
سفر کرتا ہوں میں بک و بھانے
ہوا چہتا ہی بہ دفتر ہی بریم
ہو سے خبر لیا اپنے بن کو
پنت بے خنیا ری کرنے لا لگا
کہا ہٹو رچھاتی سے لگا کر
قرین تیرے ریگا فضل جان
مگر اللہ کی ہے ذات قائم
تو آخر کو قیامت ہے قیامت
خدا جھکو رکھے دارین میں شاہ
نہ اس جاگا پانے دیکھو
امامت سے ناز اسپر اکر
چھو کیا رگی اس جاذاکر
تو جانے وطن کو لوگ لب
سیری مرقہ پو آویگا فقیر یک
ادب ہوچہ نام اور حال انکا
یہی ہی آخری فرمان وارشاد
طبیعت میں کیا جاضف و ستا

یہ جس سے گرتی سیکی آبشاری
خدا کی ذات کو دائم بقا ہے
کہ میں جانا ہوں خدا رفا سے
قریب آیا ہی میر وقت رحلت
خیال زندگانی چھوڑتا ہوں
جدا لی روح کو مہو کی ہی تن سے
نہو ہے روتے رونے سخت بیکل
بنی اکھو نہیں دنیا رنجوان مار
کہ غمت کہا نہو طرح مضطر
تو رو رو اکو مٹیاب مت کر
جہان کا کارخانہ سب جانی
اگر صد سال مانی یا یکے روز
ہی اول یہ کہ جب کرباؤں رحلت
جہان خضر نبی تیلے جاگا
وصیت دہری سن ادلفوز
جواب آئے اگر دفن ہو گیا
اگر آئے جواب سو وقت بچ کو
بوقت صبح اگر وہ بیگانہ
اور ان سے ہو چوٹی ہی حقیقت
اسی دن ہوا بیمار سے ہو گیا
گیا لگا لگی خنیا ر اندر

منا کرتی ہی جس سے ہو غافل
سوال کے جو کچھ ہی سونا ہے
ہے جھکو کام اب ملک بقا سے
میں اب تم سے ہوتا ہو گنا حشر
میں ہی تار نفس کو توڑتا ہوں
سفر کرتا ہی جی اپنے وطن سے
لگا انفس کرنے باطل کل بن
ہوا جگ حقین اسکے تیرہ وند
تجے میں سوچ جانا ہوں خلیہ
بہی نت امر خدا میں صبر بہتر
وہی عقی ہے ملک جاودانی
بخدا رستی زمین کاخ دلفوز
تو لپے ہاتھ سو دیکھو غل میت
اسی جادفن کر نہا کے بابا
کہ میری قبر پر آئیں سے روز
سج جتنا ہے مرشد شاہیران
نہ جاتوں جگہ پر چوڑ جھکو
اداکر فاتح ہو گا روانہ
کبھی بھول یہ میری وصیت
مزاج لگا لگا ہونے مکدر
پنت لاغر ہو ہی جسم اطہر

کلاکل ہونے سے بزمِ اسلام جہان کے سیر سے قطع نظر کر کوئی تھا دانا پاؤں اور کوئی نہ	کیا یک صبح میں ہونے لگی شام کمر باندھا ہے جنت کے سفر پر کوئی تہا چپ کوئی کرتا تھا کپڑا	وصالِ حق کا ہنوشاق کیا ہر غرض اسکے مریدان بلکہ یک شب کیا یک بہن وہ طالبِ خدا کا	ولی اللہ ہوا جلنے کو تیار تھے بیٹھے پاس اُسکے ہو سوب لگا کر نے کو یکدم ذکرِ مولا
کیا آغازِ بچہ تکبیر و تہلیل کل کرتے سے اسکے روحِ اطہر تھی سن نو سو پستیر تہہ اٹھ اور	پڑھا تریل سے آیاتِ تنزیل کئی فردوس میں مسکن مقرر کہ جنت کو گیا سالار فی القدر	رکھا چھائی پڑو نون ہائے ہمد رہا جاسور و رولاک کے پاس ہوئی تہی پوری شائستہ عذر والا	ہوا جاحفل وحدت کا محرم گیا ہے اپنے جہادک کے پاس نہیں بہات میں کچھ شبہ اصلا
تھا آخر کا ہینا جھک کی شب پلا سا قیامِ آبِ می آستین	دعوتِ تاریخ تھی اس چاند کی تہ کہ ہی آتشِ غم میں جان تہ	ہریشہ آن و خطِ رحمت حق غم مرگ قادر ولی کا چیل	ہے روح رواں اسکے طبع خلافت کا یوسف کو قیاس خوشی و غمی دتے ہوئی دور
گیا دینا سے جب وہ شاہ عالی ادب اور حکم دور آئے لگا ہر ایک دین زخم کاری	ہوئی سب گویا خوبی سے خالی لگے روئے کو سب اپنے پرانے بہت کرتے تھے رور و دیوار	گیا اُس ملک کی کیا رگی نور مریدان ہو گئے یکدم مکدر خفیہ چارو آئے تھے ہوا	خوشی و غمی دتے ہوئی دور اڑانے کو لگے مین خاک سر پر سراسر کرتے تھے فیوں آہ
زبس مدد گنوا سے قلم سو سرانبار کہ کے مرشد کے دم پر ہوا تھا حال اسکا سخت برہم	زمین پر لٹے تھو درد و غم ترشا تھا غمِ جناب ہو کر بنی تھی نسکی کی سر شکل ماتم	ہوا تھا شاہِ یوسف کا عجیب حال بہت سوچ کر سے آہ کرتا سمن ہر ایک اسکا یاد کر کے	کیا تھا شک غم سے پیر میں لالی تھا برقم غم سے داغ و تارہ کرتا فغان کرتا تھا برقم آہ جہر کے
کبھی تھا غلطے کہا تا جو غم میں مکانِ نعل تہ لے تھے جس جا ہی کشا مشرق و درواز پر جو	کبھی بہتا تھا سیلابِ الم میں اسی جا گاہ پر دمِ مینہ برسا دہی ہانی کھڑا ہے ایک سو	غرض ہنہ کا وصی ہاشم گریان گیا پانی جو نہانے سے بڑ بکر لگا حننلِ عزیز و مشک و دھن	لگا تجیز کا کرنے کو سامان ہوا وہ جمع آکر یک جگہ پر کن کو کر دیا بوسے معطر
بخود و برکلی کا دے شمار خازنہ شاہ دین کا کر کے تیار چرخِ مضر جن جاگ کہا تھا	پہنا سے پیر میں باندھے علامہ نادر شہر پر سے بکے کیا ہار کئے ہیں وطن لیکوئیں بگبار	لگائے سات جاگ لیکو کا فور ادکر شیخِ یوسف خود امانت بہت آہ و زاری اور زلف	شربتِ کاشی جیسا رسم دستور نادر شہر کیا ہے باجاست کہا د فون لیکوئیں دوسف
سرمِ برجِ خلی ہو گیا آہ	ارین میں جہر نے منزل کیا آہ	ہوا گوہرِ صدقین کے چہان	چھپا دیا کے نذر نکل مرغا

<p>عرض کرد دفن اس شاه زمين کو زيارت سے ہوا سکے بہرہ اندوز اکیلا قبر کے نزدیک جا کے کیا یہ عشق اللہ آشکارا فیروز یک انگیزی مرقدہ آکر کہ تم یمن بولنا نام کیا ہے بہت بات سے یوسف ہوشیار نہ کھا بزرگ کسی بھی چیز کا غم وصی تو ہی تھی جس قطب زاد کا ولی اللہ کی بیکر خلافت ہوئے تابع مرید ان شاہ کے جس کے کہنے لائے ہو کے باہم تجھ سے ہو چم کو نت سرکار سخن یہ سیکے انکو بولا یوسف مزار شاہ ہر مہر یک جا کر وہم کا فاختہ غبار ہی میں کہ میرے حق میں کیا حکم عالی گیا بہر دوسرا اور تیرا تب کہا تھا یوسف میں جاؤں گیا ہے شاہ یوسف قبر پر تب صدائے قبر سے آئی کیا یک</p>	<p>گئے دور کو کب اپنے مکان کو دے ہیں خیر اور شریعت میں سلام ہو کویلا لایا ادب سے صدا آئی اوہر سے تب مدرا چلے یمن فاختہ جلدی ادا کر کہاں سے آپ کا آنا ہوا ہے کہا کچھ جتن میرے کرتا ارشاد رہو نگاہ میں ملک میں تیرا دم ہے اب تو جانشین اسکے کھا کھا لگا سینے وہاں وہ باسعاد لگے اس پاس ہنسنے روز و شب خلافت کے لائق بیگان ہم وہ دنیا کی ہے لذت میں گرفتار کیا میں دل سے اپنے یہ تصرف کہے حال اپنا شاہ ہوا تھا کر فیروز آئے شد کے قبر پر تب بھیجے ارشاد فرما جس کو والی مولا کا دی حال تو ہی وہی ہے اگر کہتے ہو جا کر پرچہ آؤں کیا تسلیم کرو زینت مہم و تب کہ میرا جانشین تو بیگیا میں</p>	<p>زیارت کو ہو ہے ہر صبح مصحف ہوئے سب فاختہ چہرے کھنکھتے جو نکلا ہے سلام اسکے زبانے ملنے غیب سے یوسف ہوا شاد گیا ہے یوسف اسکے پیچھے فی الفور وہ بولا خضر بیگیا نام سید جناب خضر فرمایا تھے تب بفضل حق تیرا میں ہوں نگہبان جناب خضر کے باتوں سے خوش ہو کیا آگے سا جاری کام سر بار کہ بیگیا شاہ یوسف صاحب اولاد بہت دن رفاقت ہے ہمارے بجالایا ہوں میں مرقدہ کا فدا جواب آدیکھا جو ہی کھڑے قندل خلیفہ کیا ان چاروں نے آکر جواب ہو کہ وہاں سے کچھ نہ آیا گیا چوتھا خلیفہ قبر کے پاس خلیفوں کے بہتر سے جاؤ کہا ہی شاہ ہو کویلا کیا ہے ہمیشہ تو بیان رہا اس سیر</p>	<p>کے یمن فاختہ اور ختم مصحف رہا وہاں شیخ یوسف پاکے خدمت علیکم کا جواب آیا وہاں سے ہوا ہے خاندل کیر آباد ادب پوچھنے لاگا ہے بطور زیارت کو ولی کے یمن ہوں کیا لکر کچھ دل میں اپنے فکر تو اب نسخ اولاد کے خوش رہ تو ہر آن گیا رخصت ہو یوسف اپنے گھر کو ہمیشہ باٹ تا تابا بہت و ہند ار سفر میں لایا تھا اپنے ہمراہ زن و اولاد دوسو تو ہم یمن آباد کے یمن ہر سفر میں اسکی باری کرو و دیانت کرے لنگ تو اس سدا اس حکم پر ہم ہو گئے مشغول کیا یمن بہر سلام سپردا کر گویا اس نے جواب صاف دیا پہرا وہ ہی وہاں سے ہو گئے اس سلاطینم ہی جا کر پوچھ آؤ کہ بندہ منتظر فرمان کا ہے رہیں گے بعد ازین وہ دیر</p>
--	---	--	--

<p>بیان کرتے رہیں اگر کے میل کمر باندھا سفر پر پھر تو ہر اداکر کے بیانے جاو پھر تم لگا روئے کو کیر شاہ یوسف بیان کرتے رہینگے اپنا احوال ہئے ناگور سے چار و روانہ چلے جاتے تھے حاصل کر کے مطلب</p>	<p>مگر نہ سال سے عرس کو آ غرض یہ کہ وہاں سے گئے گھر کہا یوسف کہ اب حضرت کا پہل عدائی سے انہوں نے کرتا یوسف رہینگے ملتے جلتے تجھے ہر سال ولی اللہ کا چوم آستانہ</p>	<p>جہان چاہیں رہیں ہو کر کے مہمان ضیافت کر انہوں کی آشکارا کئے خدمت طلب یوسف کی بار کئے خدمت طلب یوسف سے سب ہیں ہم بیان دے حاضر و غا بجلاوینگے تیرا حکم سے</p>	<p>خلیفے چار و جو میں مریدان کیا کر فصدان سے مدارا خلیفے چار و پھر ہو کر کے تیار میرا ہی فاقہ چھل کابین جب خلیفوں نے کہہ مت رو و جھٹا اگر حاضر ہیں یا غائب نظر سے تھے آتے عرس کے ایام میں</p>
<p>کمال درد سے آنسو بہا یا پھر سچا سے جہاز کیا بیجا لگا ناگور کے دیا کنا سے توٹ جاکر وہ پیچھے ہٹ آیا غلاف و عرضیہ میں جو کھانچا تیرا نہایت اپنے دل میں ہو گویا</p>	<p>بہت بات سے فہم کیا یا اور ایک عرضیہ لکھا کہ میں کیا وہ صندوق انہیں کا کھڑو بار اٹھائے ہو جو کوئی لگے جاتا غرض صندوق کو درگاہ میں لایا سبھی چومنے بیرون دیکھ کر</p>	<p>ہوا رحلت حضرت کے جہاز گاہ رکھا صندوق میں تیار کر کر ستون و تختے اس کے گئے ٹوٹ وے صندوق کو ہرگز نہ پاؤ بافضل خدا صندوق پایا کہیں کہ کہیں نہ ہوا داغ لاسکا</p>	<p>روایت ہے کہ شہر حین کا شاہ غلاف یا تہائی خوب بہتر قضار وہ جہاز یکدم گیا چھرت اُسے پیسے کو گرچہ لوگ اُسے سے اولاد یوسف وہاں جرایا نہیں کیا قصائد پھاٹا تھا کسی</p>
<p>سبھی صرف کا سردار تھا وہ ذخا بازی ہوئی اس کی نمودار تو نقد آبرو میں آیا تو کیا تھیں رکھ ہو کول گیر لگے میں قتل پر پھر اس کے حضور لگا ہو کر کھٹے دل سے جو جوتنا ہوا نگران اس کے مارنے پر</p>	<p>کلہ پو شہر کا سا ہو کار تھا وہ گرفتاری کا بیچنا وقت کیا جو نکلا اس کا قلب ہم کو اُسے بکرا بکھا کر طوق و زنجیر تای کوٹ اور کئی کے جو جوتنا بہت دیو کی ہے کر کے منت ہوئی جب سچ کو سولی مقرر</p>	<p>تھا ل سیحی وہاں صرف مشہور تغلب سے ہر جا پہلایا سراسر ہو گئی ہے سرد وہاں مڑا اس ہیرے حاکم کو معلوم کہ سولی دیجے اس نقیر پر اب لگا کرنے میں جا جا رہے تھے وہاں نہ دی ہرگز تبتوں کا دوسری</p>	<p>لاہی کا جزیرہ ہے جو مہمور مکی ہون چھوٹے کے بنایا طلکے آن کا جب گت کیا بان پڑی بہات کی ہر ایک جگہ ہوئی ہتھ پڑ کوسل بھی تپ خبر نہ تھکے وہ سبھی گیا کان نہیں کوئی سے فرما ہو سکی</p>

تب اس صراف دیکھ لے لی تھا
جہاز یک صندل دیکھ لے لی تھا
کہا اس کہ خاطر جمع رہو
فرنگیوں کا بھی سنے بیچ جا کر
بچہ و اس کو تم دیکھو خضر دار
گلی جس میں ان کو غیب کی دل
انہیں لڑکی تھی بہمن عباد
نصارا دہلیں پور کر کے عباد
ہا کر بیٹھ کر بولے کہ اب تو
تجھے کبھی گھیری ہو مقرر
مگر قادری کو یاد کر کر
فرنگیان تنگ کر ایک شستی
وہ کشتی میں کو کو میں چڑھائے
فرنگی تھا جو حاکم اس جگا کا
کہا بے آدمی پہنچے طرح آئی
حسد وہ فرنگی دہلیں جل جل
وہ نصرائے حاکم کے کہا جب
و انک جوئے میں فیض جاری
تعجب کیا اگر تولا کرامات
یک ایک کو ایسا معصہ برسا
ہو برسات کی آباوستی

ایسا قادری کی دل سے نیت
روانہ میں کر دیکھا جلد اظہر
نکر کچھ نہ کر دل میں کیست
غیر اس طور سو لاؤ را کر
کیا یاوینگے کر دیوینگے آزار
دو دہلیں بہت کہنے لگے بول
ہوا تھا پہلے کا مضمون غارت
لگے کر نیکو سب آپس میں حیرت
ہماری پر مگر کتاب سے جادو
کہ باندا ہی کر تو مقصدی پر
کیا تھا نذر ویت دے لے اند
بھرنے تلے اور صند کی لکڑی
سمندر میں کیا چھو آئے
وہ کشتی دیکھنے کو آپ آیا
بچا پانی میں کو کینہ تولا لائی
کیا ڈھیر ایک جات قلعی و صندل
دائے جو منگائے لو منگاب
ہماری کیوں نہیں کرتے ہمارے
ہم کو تک میں ہر دین برسات
کہ ہر روز ماچہ آتش کو برسا
ہمارے سر پر ہر گز راستی

کہا کہ میں بچو نکاس لے
اسی بچو زمین ہو یا جو صراف
یہ سنا دیکھ کر بھولا ہے رو
کہ یہ سٹی نفر میکا ہمارا
یہ کہہ ہر ایک کو سونا لگایا
اٹھا ہر ایک کی منید سے ڈر
کہا تھا یہ کہ ہر کو چوڑیا
کہے ہر ایک کی کا ایک حال
یہ کیسا کمر اور ٹوٹا مچایا
کہا صراف میں کچہ جانا نہیں
کہا تھا میں قلعی اور صندل
کہے یہ خود بخود جادو ناگور
لائے سو یکا یک جہاز آ
جو جاکشتی دیکھا ناؤ کا رنگ
ستون آؤ ایک خان بند تھا
خبر پہنچے حضرت کے مرید
لائے منگائے میں جو اچھا
ہو کر تک میں برسات اب کہ
ہر گز خادان باہر مل آئے
وہ سب ان کو پانی پہا کر
سحر اس حال سے ہر گز خادان

تو بھی بچو گناہ دوزخ میں جگائے
نظر آیا غیر کاغذ اب میں صاف
کہا یا میں اب نے میں سونا
ستم اسکا نہیں ہر گز گوارا
شکر اس مار سے تھا داغ لکھا
منگا کر قتل کا دیکھے میں محض
خطا کا اسکے کچھ لانا لینا
بتائے اپنے پیٹ کی کہاں
نظر آیا جو حیت کو سہا
میں جادو ٹاپ پہ جانا میں
جہاز تک کے گردان بھی بنگال
کر نگر سر سے تیری سچ کو دور
خدا کے فضل سے ناگور پہنچا
نظر کر اسکو خالی ہو گیا رنگ
کہ اُس میں گھبرا جرات تھا
وہ سب استالائیکو گئے وہاں
ابو بکر گھر منگا سکے نہیں کہ
میرزا کے بیان میں عالم
حقیقت شیخ وصف کو ستا
شاہ گاہ میں پہنچا یا لا کر
ہو جبران فرنگی ان کے کہا

جو کدرا تھا یہاں حال اسکا	لاح کر لکھیں فی العز سارا	خطا صرف کی کر عفو ہوئے	دغا بازی کے ہومان سر توڑے
کشف و کرامت آن معمار قصر ولایت			
تھا سلیم رادت کیا مانی میں	دہ نیت کر کے کچل نہ چمک	ولی اللہ کو کر یاد دیا	خرین ہو یا نہی مرگ کے ہوا
اُس شغاب میں خراخرا کر	تو اب مینار و منڈن کو بنا کر	پھر اسکو آپ نقشہ بنایا	بنا کر شکل اسکی سب دکھایا
بنایا اُسے ویسا ہی سلسر	کیا جو کچہ ارادہ تھا برابر	مراد دل کیا حاصل ہوا تھا	ہوا مطلب کا اسکے خانہ آباد
کرامت آن ہادی دین			
کسی کان میں کہی گئی تھی	اور امین اندو کو جو دئی تھی	ہوا تھا سخت عاجز وہ بچا	علاج اسکو بیت کر کے ادا
سرسر مغز کے پرد کو پہوڑا	ہوا تھا کان سارا پکے پہوڑا	زیلے کل نہی شعل تھی پیل	بدن اسکا ہوا گل گلے پیل
پھر کین لوگ اسکو اور وہ کر	کہو دگاہ میں یون التجا کر	کہ اسکو ای نی حق شفا دے	تو اس بیمار کو جلدی دوا دے
نہیں ہوئی جب اسکو صحت	نہم جاوے گیسا سو خست	یہ کہہ کر گو دوان الکو سب	دیا آرام حق اسکو اسی شب
کرامت آن سالار اہل نصرت			
ٹوٹا ایک کوئی جس جگا تھا	کہ دو چرخ سو غلسن ہوا تھا	تہا یک میا اسکا نہ داؤ لنگا	دی چشم و چراغ اسکو تہا لنگا
پہر اس عیسے ہوا اسکو لنگا	سدا لکھا تھا دلیر لکھا سنگ	پکر کر تھکین میو کا باپ	لے آیا بھیگا اس بنگہ میں باپ
دعا لنگا نہایت اتھاسے	وہ اچھا ہو گیا فضل خدا سے	لگا ہو کہنے اور بات کرنے	لگا جوش خوشی و ذرات کرنے
کرامت آن شیر مہشیہ ولایت			
ہو یا ادا جو شہر ہو یک گاون	دان بوجہ تہا می مری اوان	تہی نہی ایک اسکی دیوانی	ولی کے عرس کے وہی نہی تہا
یاد دے وہ بھی ان چر اگر	کسی جاگ پڑی ہیگی اگر	پکا کر عرس کا گنا نا جو با	جواوے اُسے بھی صحت سی
کئی مردار کہا نیسے انکار	خوارتے دلی بھیہر کیا بار	نہایت کر کے وہ ناپاک خوار	پھر کر بھیجید غصے سے بخوار
اہی بہا کو مجاور سینے مغرور	سیاں آگوین کروانی ہوئی	عینی اللہ کو اس جا لاکر	رکھائی ہون بہا مدت لاکر
اگر کو نہ میں تغیر کرواؤں	تو ہی چو جائے تے تر واد	قسم تہا بار کیا رکھا کر	عینی اللہ کو خط بھیجی لکھا کر
واٹسے آپ تہا کر تین آئی	بیت آجہا کر جلیا بہائی	غرض اچھا کر شہر دیکھائی	مزاج اسکا فقیر سو بہائی

خلیفہ
کیا کر
خلیفہ
مہاجر
خلیفہ
اگر ح
تھے آ
روا
ظاف
تضا
س
ن
لا
کو
لا

دہائی کیے تھیری کافران
وہ دونو پھر تھیں مار کپا
چایا آسمان رکھ نہ شور
لگے ہے اس طرح بجی کر کئے
پڑا تھانزلزلہ کاجین لرزہ
بیک ایک جوں لگا بادل گرے
یہاں تکنتی بارانکا ہوا
کوئی جہاں کرار کو کپتا تھا
وہ دونو کو تہہ کر جھوٹے
سزا اپنے کے کی خوب پائی
عقیق اللہ بعد از اسکے آیا
نظر کر جو ٹیوں کا شور اور
جہاں جاتا تھا وہ جھوٹیاں
جو بیا پور کی ندی کو اتر
زمیندار ایک لک کا ونگا تھا
نظر کر وہاں ہندوؤں کا چل
یہاں مجمع ہوا کہ بہت زور
مجاور اس سے کوئی شکر
ہیں اسجاوہر گزشتہ
نہا مات انکی وہ زمیندار
وہ اسنہار کے تھے کامکا

پھر تری تھیں ناگور اگر اس آن
کہ کچھ تہی میں تر وار کے پاس
ہو ابرسات کا یکبارگی زور
کہ دل کہسار کا لاگادھڑکنے
لگتا تھا کانپنے کو شیر و شیرازہ
پیارو کو لگے بنی نہت بجنے
کہ پتا ہو گیا پانی اڑے ہوش
کوئی بجلی سو ڈھنڈھ پتا تھا
پکڑ کر چوچیاں کو اسکے قورے
بالا کی اس سر رافت آئی
خوشی ہو انہیں تیج اتر
اٹھائی جو ڈکھانا ہو مکر
نہ کل نہ کو زکذری چنی پرتا

تھے ہمراہ اسکے دو کئے تھکا
یک ایک بار اگر اس میں گھبرا
ہوانی العور اندی کا سیا
قیامت کا ہوا سنگا مبر پیا
ہوئی بادل زبیں مار جاری
زبیں چلتا تھا باراؤ بھر بھر
جو دیکھیں سینکے جس بارش کا اسکا
غرض سن اس جو ڈر کو وہ مار
دو پٹا ایکباری پھاڑ کھا
گئی مریک یک ہو کر جک جاک
اڑ کر جو لگا کرنے ہناری
خفا ہو کر چھو نے پر جو لیٹا
ستم جو چوٹیوں کو ہو کے بڑا

گرا مت آن صاحب زور ولایت

کہ کرتے تھرت اسکی پاسدا
ہوا چرخ زمین سا لاندہ سیرا
زین شرف طوفان اٹھایا
تو اہل زمین سب یرو بالا
کہ بھی ہوئی ندی کہاری
بدن تھا کپتا جہاں دن تھنہ
دل عالم گیا ز فکرین ڈوب
چھپی چلا پاکی میں اپنے یکبار
بدن اسکی کمر خون بہا
بغض حق ہو جس جہاں پاک
کہوڑے کھسک سکویاری
وہاں بھی موکالت کر لیا
کیا کو کچ اس سب سے یکبار
جھاسے مور کے آرام پایا
نیاز و نذر کچ لاکر چڑھایا
خزانے پوری کے دل چلایا
سنگایا پیسے ہندوؤں کے چھین
سنا آجے سب اچھی نہیں آت
نہن شداد اور فرخو دادا
کئے دنگ میں جا حضرت فریا
ہوا وہ حلقہ آکے اسکو چڑھ

اپنا لڑا اسکو چا ا دیکھئے جب وہ تیار یوں پہا گر مین جا کر مٹاؤ کے دنگہ میں سب ی جھاڑا بی کا جو در کا کپا کرین کر تاپو عرض میں مطلب کر کو کوئی نہ گردان قیامت پہی و عرض میری و شہنشاہ کہا ماشہ بسکو ہوا و در کار کہا وہ جہا رتبہ قطب عالم سخن وہ کہلے میں نے کیا تھا یہ سن کر نہ مٹا اسکو دیا ہر جہاں تھا بیٹھا رقت و سر	وہ حلقہ طلق میں لپٹا اچھل کر کر گزن کٹ پڑی اسکی سرسرسر اگر امت آل شہید خرق عادت تہا واثق بیٹھا وہ رہنبریں اداکر ای ولی حضرت رب نہ بستر ہو کسی کا قیامت کہ بار آور ہون میں سال داڑ تجھے کیوں نسل وانی ہی انکار بزرگی تجھ میں پایا تو ہر دم نہ پہلو میں بیچ میرا تبری جا اُس سرسبز دنیا میں کیا ہی وہ تانک اسکی چر پہیلی کی بکسر	بہت اچھلی و لپٹا پڑ نکلا جو ڈی کو لوگ اسکی بہرہ رست اگر امت آل شہید خرق عادت جو پہنچا قطب میں کا آخری دور ہر پہیلے پیر سایہ میں اسجا ہی دوسری غریبہ اچھا رہبر رہنوت پہلو و پست نازہ و تر ہر سبکی پڑو خوردار کی چاہ زب میں شوچین تجھ اتکا ہوا سبا د اُس سے کافر بہرہ و تر تھی اول جہا کی شب پر چوٹی خرانک ظلم و مردم ہر آزاد	سہا ہی کدیم دم بند اسکا وہ ہندو اؤن کے لاکر امانت مرید کے معافی چاہے آج کہا وہ جہا ظلم ہی مہطور تھی حضرت بیٹھتی وہ جھکوں کیا نہو و جہا میری و تخم سے بھر نہ او و بک کا نام مجھ پر نہیں ہر کسے وہ تیری خواہ سرسر حکمین بلوگ لدا ہون کسی بد جاہ خریج اسکا ثمر ہو ہوی ہی پھیل کر سخت موٹی سدا رہا ہی پہلو پہل آباد
لاگو کر جزیرہ کن ہی کیگا دن کر بیٹے اُس جزیرہ میں لی کہ خیر سہیلے خادم کا تب تہی اُس لنگر کہ کچھ لوگ سارا تب اس خادم نے ہی دیکھنا کو کوئی آگ نہ تھا بیٹھا اسپر پھر وہ بڑ کو اندک کو گیا وہ جیو کی بہا سو ہی تھی ہو نکلا	کہ اس گاون کا پڑا ماؤن کہ ظاہر اہل انکا ہی نیک گیا دوشن کے نزدیک کیش پڑی میں اُس کھانکے کدے کہ اندر جا کو انکو دیکھ آنا کہ کچھ ہو تھا ہی اسکا سب وہ انکشاہ صاحب کے لاوہ جو تم شریف کا ہر گے اسجا	گیا قادر کا خادم ایک سجا سدا اہل جہاں اپنا منھ پھیر جو وہ کہا ہی وہ اُس کو آکر نیا زود نقد و جنس اکثر ہوا انگڑ بہہ چڑھنے کو تیا کہا خادم نہیں تاور ولی کا فقیر اس کے عظیم دیکھے کہا خادم یہ کیا تھا جوابات	کہا ہی اُس کو کوئی شخص نہ انکا خدا کی یاد میں بیٹھیں پور ہی وہ ان لکھ لکھ لکھ لکھ بہم کہتے ہیں اُس لنگر میں لکھ کہو لوگ واکر ان خبر دا کبھی ہرگز نہ سوچ سکا میل لکھ لکھ کو بھروہ اسطر حصے میں آیا آپے کرنے لافان

طیفہ
یہا لکھ
طیفہ
اگر
تھے
روایہ
غلاف
قضا
اے
مس
نامہ
ملا
کئی
ظلم
پس
میر
خ

پھر اس کو دھیر توں کہو لا
منکا کر اگل ورجے کو بھرو
مین ترقی دلی کتین پکارا
پھر اسکو دیکھ کرے اور پیسے
کہیں تھا ایک پالیگ کا کاون
چلے سنبے نے نیت بڑا نے
توین بھی نذر ایک سال لیکر
کہی درگاہ کو قدار کے جاکے
ستم عورت پر کہے کہ تہ نگار
لگا کہنے کو غصے میں اگر
کہی عورت پھر مرغانہ لیجا
تھیں من مول تی ہوگی دونا
کیا بہ کارہ اس مرثو کو لیکر
وہ سویا اور تھوڑی ہی شب
لگا جیغ دینے دمدم ہاں
کہا معلوم نہ کیا روگ گھیرا
ہنیں اسکو سواچھا اور کہا یا
وہ عورت ہنیں کہ لال اسکا
نری بہ بھیا کی خراب ہے
خدا کیوں اسکو دوا دے
مسلمان ہو کر جینا ہی صحت

کو میں ناگرو آیا تھا اسکے
میں مینا مینا تھا کہ پاؤ لٹیا
انہوں نے جھگڑا لاکر انا را

تب اس درگاہ میں آئے تھا اگر
بیکایک دو ہوکل جسد اگر
بس ایڑ دھین تو بہ کر تے

اکرامت ان ہمای سعادت

کہوں ہر تہی ہر ایک قیم بھلاؤں
لکھے چھوٹے بڑے منت مانے
خوشی ہو جاوگی حضرت کے در پر
گھراپنے تو لگی نیت چڑا کے
اڑا کر لیکھا مرے کو یکبار
میں اسکو مار کھاؤ لگا پکا کر
زبردستی نہ کرے سخت بیجا
خبر اس کے تین ہرگز نہ ہونا
رہی روپیہ نہ دیکھا بکدر
شکم سے مرغ لکڑو کہا تب
تو اسکا ڈرو لگا کا پنے انگ
جو بچا بچکایا ہی میٹ میرا
نصیب تو کیسا لکھ دھایا
ہنیں اس کی ہرگز وہ پیسا
ولی کے مرغ کہا کیا فر ہے
اب اس نادر جون تیوں بچا
تو کر قار دلی کی دل سے نیت

دانا کو مرد عورت تھوڑی بکبا
کہی تب نے ایک ہند کی عورت
پھر اپنے گھر کو جا مرغانہ گائی
قصدا ایک راجا کا پیادہ
بہت لٹی کی قیقا در کا مرغا
بہت دیکھا یون ہی کرامت
مقرر دین کر نیت ملی کی
جھل کر کہنے لگا وہ دو با
گھراپنے جا نا اسکو پکایا
پیادہ سخت حیران ہو گیا ہے
مسلمہ کو اس حالت سے انشا د
اگر ایک مرغ لکھایا تھا کون
بہتا پھر مرغ والی اس خاکر
خفا اس میٹ کئے سو ہوئی حال
کھڑے ہو ایک لگا بھنے مسلمان
جو تم کہے ہو میں مسلمان وہ ہا
عقیدت قبول مسلمانوں

در ایٹھا تھا وہاں ہنس چکا کہ
اٹھا کر لیچے مین جھکو اوپر
پٹا ہون مینا لاکر اگر کہے
کیا درویش نہ نصبت شی سحر
ہو ناگور کے جانے کو تیار
جو کمر مرد کو ہوتی ہے صحت
ولی کے نام سے کچھ چھڑا
کہ تھا قراق کمر سے زیادہ
پر مرغو کیا میں ل میں پروا
تو اس باتوں جھکو درمت
میں اس کو دویم پالی تھی
خچی دت کیا لگائی ہو پکا را
اکلیا میٹ بھر کو خوب کہا یا
گھر ک مرغی سا چلا آ آ تھا
لگا کر ایک کر نیکو فریا د
ہوا ہون بے سنجین کل میں
بہت کر عاجزی دیر لگا کر
کہی آگے سو میرے در ہو خدائے
لگا کہنے کو جا پاس لگا اس
منا حکم میں ہتا ہون درسا
بلا آفت نری طے کی

مسلمان ہو کر قاد کا لیا نام
کیا درگاہ کو وہ مسلمان
کھی ایک گاہنیں ایک نئی تھی
تھامی منڈلی پہنچی جو ناگور
فلک کا گھی جی لے درگاہ میں آئی
مجاوردہ کا آچھر آئے تب
دعا مانگی تھی کہ قادی کی نیت
مجاوردہ کے سبھی کا احوال
دعا مانگی جس نے بھی بنزاری

خدا اس وقت بخشا اسکو کرم
کرامت ان چشم چراغ ولایت
کہ دلی کو مراد اسی بنی تھی
کہیں پنہار بھی اتری ہو
وہین جاتی رہی سبکی مینا
تو کیونتی ہو کیا تیز مطلب
ہو فیض غنہ سے اسکو صحت
گیا بنے کئے لے اسکو فی الحال
ہو منظر اسکی خاکساری

کیا تہا شاہ میلان کی جو نیت
کرامت ان چشم چراغ ولایت
سوا سچ دو فلم کا مول کے کھی
وہ اسوس جگا گھی کچہ گران تہا
وہ اندھی ہو لیکر تھہر گئی
کھی نہا ہوا تھا مرد میرا
تب اسکا کون سو گھی لافلم کا
پھر گرا اسکا کھی سارا دلایا
دیا اسکا کھی تھہر ڈال و غن

ادا اسکو کیا وہ با عقیدت
رکھا نذر اور کیا روشن چراغ
بہو ہو کا ساتھ مل ناگور جلدی
طلح سخی پچی ہو گھی بکٹ کم
بہت چہرا ہو روئی کھری تھی
نہ دستا تہا اجالا دل اندیا
یہاں پچی میں آدھالی آدھ
اُس تو بد گرا درگاہ میں لایا
وہ بد گئی ہو و ناگور روشن

کرامت ان مژ نورستان کرامت

تھو کے گھر میں جہاز ان لک
نظر کر خوب جہاز کو مژ کو
خدا کیو اسطے اب سکوت توڑ
تھے کہنے سے خدا کی جگو
بہت گہر کے تھے جہاز باذر
جوا کدیت ادا دان بھیجا
مجاوردہ مارل کو جلد مڑو آئے

کہہیں کچھ بھکر لگے تھے
چڑھایک جہاز ٹرکے کر کو
دیا بھن نام پر قادی میں چوڑ
میں اکر مارل تو دنگا اتو
گرا اُس جہاز اسی اونڈ زمین پہ
اُس اٹھو کے اسے گھر کو بھیجا
ولی اللہ کی درگاہ میں لائے

وہ ان کیا چٹیکار کیدن
کہیں لگنے اسکے دیکھ بیا
وہ چٹیکار تب جہلا کے بولا
معا و سنگ بھلا ایک چل سے
بہت سر پٹو اور تو اچھے پہنچا
پڑی سنبھالی ہر ایک جاہل
ہوا سنبھال لے اُس بگاین

یقین وہ آپکین کا تہا کتا
کہا اسکو نہ چڑھو پھر وار
ہی کیا ان مارل میں سینک پڑا
عجب کچھ شاخ ہوئی مارل سے
نہ بدستی کا بدلا خوب پہنچا
ہوا اُس جگا چڑھ سچ کل
ہوا شہور یہ قصہ جہان میں

کرامت ان آشنائے بحر ولایت

سائیں سسبحہ حروایت
کھڑ تہا ناو میں کمر و آخان
کسی نے غیب سے اسکو کمر و کر

یہاں لکھتا ہوں وہ دو کوڑا
گرا ہی چونک کہا دین میں اُن
کھڑ اسکو کیا پتھر کے اوپر

جہاز ایک شخص کا پیو چلا تہا
گرا باقی میں جب ہو کے لایا
جو دیکھا اکہہ کو کھول دے گرد

موافق باو سے دور لگا تہا
لیا قادی کا نام کبیا
نظر آیا اسے یک بحر زحار

بجز پانی نہ آتا تھا نہ زچھہ
بہت لاچار و عاجز ہو کر آتھا
ہوا ہی تیس دن فضلِ حوض کا
ہو میں دیکھ سکون نہ نکا ہم
کے جب بے سبب غم ہو اس غور
کہا پھر اُس نے اپنے کس جرجال
غرض وہ اپنی کہہ رہا ہے پہنچا
کہا میں بچے آیا ہوں نہ اسے

ناپوڑا کو کا پایا اثر کچھ
وہی قادوئی کا تعلق تھا
جہاں اُسجا ہو ہی یکا گویا
کہے دیکھ عجب ماجرا ہم
نظر آیا آدم سا کچھ طور
پر حیرت میں سب کے حوال
کہو کس طرح بیان پہنچا
جلا یا قادیان نے بارے

یہہ کرتے ہی جہاں لگا گیا وہ
کھڑا تھا میں دُور اُٹھ پریش
خلاصی جو نہ دالے ہیں ابھر
عجب حیرت کی ہی یہ بات
شبابی چہرہ رکشتی کو سچا
کے فٹ دریا وہاں لٹو نہ ہینک
یہ بیچارہ تو دریا میں تھا ڈوبا
مجھے امید پھر حینے کی کہتی

اُٹھا ورا سو کہ کو تہا مقدر
تہا بہو اور یا ساخت حیرن
تو دیکھے میں کھرا کیمر مضطر
مقرر سبک کچھ ہی طلسمات
غریب بجا آفت کو اٹھا یا
نہ تھیرتا کہیں بھانہ تھی ٹھیک
نکل آیا وہاں سے بچے کیسا
عجب آفت پڑی روزِ شنب

کرامت ان نسبہ فرمای منکرانِ ولایت

ہو کر نامک میں قریرہ تری کا
مرا وطن بنا ہوتی ہی حاصل
مسلمان کو دان جاگہ دینا
مسلمان جواب کو دیوں
دودہ درگاہ مشکِ جاگتی جوت
حدِ فاضل ان کی ہو در پ
بہت بڑے اندیز اور معجز
کیا میں اسکے دیکھ کوئی خرم
وہ ہندو اس سخن کر کے نکلا
سر سر زدن ایسی کر مری
مجھے ایسا صاحب ناگورہ بخشو
یہ ہندو اگر نکلی ہے کچھ بات

جہاں پوچھا بھجی کا
بہت ہر ایک کو ہوتا ہی حال
تو کیا کٹھن میں اس کو اُٹل
کہیجا بات تو کہتا جواب کیوں
بے سوتی وہاں گراؤ دی پوت
عجااں در در کشف و کرامت
وہ اپنے پاشخا جاتین مسرور
ہر دم کس فیضِ عالم کی دہوم
لیا جھٹکے سو کو دن پھیر کیا
کو گویا انکی یک سو کی لکری
کرو تم مھو ایسا صاحب کرامت

کہا وہاں ایک مسلمان سے پوچھا
ہو دانا یہ کرامت آتھسکا
تہا پیر کی ہی ایسی درگاہ
نہیں یہ کہا سنا شاید لاف و ان
اُسی ہندو مسلمان سے ہن
سر سر زدن وہ اور بھلاک
کرم آکا ہی نیک بد پیر کا
یقین ہے ابر حوت اسکی درگاہ
ہوئی آتھ منڈیا اسکی تری
یٹ ہو گیا برا وہ بیجا
مجھے آرا دج آئے سو جا

عجل میں یو کا ہی فیض جاری
کہ میں اہجا مسلمان کو گذارا
اگر ہے تو کرو ٹک مجھ کو آگاہ
جو یہ درگاہ میں ناگور کے شان
سب کو اپنا قبلہ جانتا میں
چہ نسبت خاک کا عالم پاکی
ہو میکشات اسکی ہنزاں
ہیں حجاج اسکو ہر دوش ہنشاہ
رگوئی بہر گئی گرنیں مٹری
لکا ہو عاجزی ہو کئی اٹھ سب
کو آرا دیراد وہ دودہ بخشو
یہ گزرتی تھی جیسی کوئی ہرجا

اگر محب و شفا ہو یا تھہ پر بات بر آیا ہو یا تنقید ہو سکون کا غرض انکی کرامت ہیچ نہ ہوت فریاد و سر شاہ و گدا کا کہوں نہ کہ کرامت انکی کین عجب تھا وہ ولی عالم غیب ولی جتنے ہیں کرنا انکے اند کرم اللہ کا ہوں سو ملحق بہا نہ کہ زمین اسکے حسب کا پدر اس مشہور حسین بن علی پدر اسکا حقیر سیر خداد ہو والد اسکا تاج الدین بن علی جو شہ کی والدہ و فاطمہ نام ہو سید عبدالرزاق ہکا و وہ جو سید جلال الدین فرزند ہو بن علی اس جاد و توانا ہو بن ابو جابر و بن کے انہا	خود و گناہ می حضرت خیرت ہو اگر گناہ گردن کا مسکا یقین وہ خاص اللہ صمد ہے وہ پوتا کیون نہ ہو شکشا کا بڑی اس ہی بیشک و توانا خلف تھا قطب بانی کالایہ خدا اسکو کیا ہو گنا سرور بیان نزرگان سلسلہ پیری ماوی حضرت قادری وجود اسکا ساقی مقبول تھا یقین وہ ہی پیر سید علی کا اور اسکا باپ ہی سید ابی نصر وہ ہی قطب بانی کا فرزند پدر سید محمد راہبر ہے ہو والد اسکا عابد آگاہ پہنچا سلسلے ملتے بن باہم ہو و گناہ گردن بن کانا حق اللہ کو مری راہ ہدای کی مناجات نامی سر اسر سید بدر گاہ قاضی الحاجات	خدا اسکو کیا آسان مشکل مرا و اسکی بی جفا تھہ پر ہا کرامت انکی ہے سران تازی نامی عمر اگر معرفت بیان ہو وہ الحق و مظهر فیض جلی ہے سر اسر شاہ با تھہ و تھہ وہ یہا کر ادلیا کا ہیگیا سلسلہ ہو اسکی روح پرنت رحمت حق عجب علی حسب اللہ انساب تھا کہ وہ محمد علیک ہے بیٹا عماد الدین کا بیٹا صالح عصر وہ ہی محبوب جانی کا فرزند کہ سید خدوین کا وہ پسر ہے پدر اسکا ہے نعمت اللہ پہنچا ہی نسب تاغوث اعظم پہنچند نہ کہ لڑیاں بن کانا ہو انکے روح پر رحمت خدا کی مناجات نامی سر اسر سید بدر گاہ قاضی الحاجات	بھی روح آدم یا الہی بھی اولیای حق رسیدہ بھی مظهر اسرار احمد بھی سید بار بار یارب بھی آل و اصحاب محمد بھی غریب اعظم مرشد دین بھی اسم اعظم الہی بھی انبیا می برگزیدہ بھی حضرت امیر احمد
--	--	---	---

تجی غازی رزم شہسوات تجی حامدان وادہ فتوی تجی داصقان حکم ملت تجی سر فرازان شہریت تجی حاملان عرش اسلام تجی جو کا زون کو مار کے خوار کہ ہر آسان جلدی ماری مشک دو عالم میں ہو میرا حاصل ہوا تجی کر دہر ہر جاو کو عدم دم بنی انوار سے ایمان کی ہر تجی متین بکتر شہرہ کہ پلہ نیکیں کا جو کو بہاری میری نسبت کو کی باری چکا شفاقت بنی گئے تیری دیدار پہر تو دیا رحمت تیرا دیدار رہو بن ابلاس حمل اللہ سے غم دنیا سے رکھ کر زاد مجھ سے کسی اگر کامت کر مجھ کو محنت فراغت و کفر افت دیو زلفت کہ جو نہ آیا مجھ سے یہ رسال دو عالم میں ہوں مہر تیرا سب کام	تجی دالی بزم ولایت تجی عاکفان گنج تقوی تجی تابعان خیر امت تجی راست بانان حقیقت تجی سکمان چرخ بالا تجی خواجہ غوث گو الیار یہی اب بتجی نامی سیدل سداویسای رکھنے و جگین چکا دم آخر ہو میرا تو ہی ہوم تیری انصاف کمال شہ گور دو عالم میں چکا زندہ مجھ کو کرم کی بخش لسی ہر داری مجھے پروان سوچتے ہیں مجھ کو غرض مجھ کو میرا ہو کو ایک بار اگرچہ مہل نہایت میں سید کا قرین کہ کہتے ہیں ختم المرسلین جہا میں کہہ سلا آؤ مجھ کو ہی سر پر مہر کا شادی کالج ہر صورت مجھے ای پت عزت حضر خواہ ایدر ملک والا جہا میں ہیں چاکل ال اسلام	تجی واقف ہر ارت لہن تجی ذاکران شاعر حق تجی رہنمایان کرامت تجی کا ملان صاحب حال تجی ناظران شوق دیدار تجی بیداران صلت دوست کہ جسکو تو پہنچا شکست و شان سنا لا نقطہ امن زخمہ اندھ رہی ہر ماہ جان ایمان حق سے عذاب تیرا میں تگر گرفتار بنی کے سایہ نعلین کو یادوں بدی کا نامہ اعمال ہو سب غایت سے تو اپنے راہبر ہو تو اس بن کو بنا دیو شکست غم کی کردی تیری دیت سے مجھ کو تعب کیا جو بخشے میرے عیال ادان دیکھو بن خربہ وقت رہی تو دیکھ میرے تندرستی کہ کہ کا رخا نہ سے مجھ سے رہن کوین میں دلدادہ آباد ہر اسکا دو جانین غلام ہو	تجی سالک مجذوب عرفان تجی طالبان اصل حق تجی پیشوایان امامت تجی اولیاء اللہ و ابدال تجی عاشقان شہ و شہر تجی سلمان الفت دوست تجی عبد قادر شاہ میزان کیا خوش چہرے بطور دلخواہ نکالیں گے میری کوی کو جوت سے بچالے بکوائی ستار و غفار دہان کو صدمہ شرمین جہاں مصابہاں حشر ہو بکرب عراطل یہ چب میرا گذر ہو تیری دیدار کو چشمہ روشن بڑ کہ محروم اس وقت سے مجھ کو تیرا غلام تو اب ہر رحمان دلیان مجھ کو دولت عافیت کی ہو مجھ کو دور دلم تنگدستی تیرے غیبی چراغ سے مجھ سے تیرا دل اور اولاد رہی منظور ہو و راد و راجہ
---	--	---	---

مسلمان
گیا درگاه
کسی ایک
نہائی سنہ
فلک کا گھر
محاورہ
دعا مانگو
محاورہ
دعا مانگو
تھو کی
نظر کرنا
خدا کے
بہت
محاورہ
محاورہ

سدا دین محمد ہو و غالب
اہل باغ ہو اندھاسی ہر سو
ہو قایم ہی کا دین یارب
کہوں کیا اسکے روضی کی لطافت
نظر درگاہ پر اسکی کیا جب
ہے ایک منار عالی اسکے باہر
ہے جالی ایسی صاف انور
نفاذ کیسے کوئی گرا اسکے در کو
درا اسکی خیانت ہو کے پر نور
زین کا ہاتھ ہو رنگ نشان
مرواح و دار اگر کا ہونے کا
چرا نیکو دان جو نیکی پر ل
مین آگے سال سما گیا تھا
صلہ کشتاب سن شہ فرمود
کئی خوش بچے دنیا سے مردار
ہر ایک جو سر میں سخت مندو
خیزن اسین فدا انصاف کی ہو
مطالب کیون سب بکو معلوم
کیا بہتوں پر اپنا فیض جاری
کیا تو دشمن کی سارہ چل
شانی کا مکر کی غج حزین کا

رہی اس دین کا ہر ایک طالب
کو جل جہنم کی ہر ایک نرسو
صفت درگاہ فلک شہادہ
ہے ہر بزرگ صفا جن باغ جنت
چراشے چاندی گردون دیا تبا
بہت بہت تین تان طوطے کتو
تصدیق چرخ کا گنبد کو سپر
نہ دیکھ پیو ہر شے من فر کو
ہی ہو سر سیر ایک قطع طور
بنا ہے محل کو ہر نشان
کیا خزلک کو سب معطر
خوشی بکوسو اپنے میں گیا پر ل
مشرف اس بارت ہی ہوا تھا
جو کہ لیا تو اس گاہ کی یوں
بہت دکھائی دایم بچہ و آؤ
سر اسریشہ دل کو کئی چور
نہٹ کی بے مروت اور بد خو
خیلات کجا کہیہ در سے نمود
میری تپ تو فزا دستبازی
کر گیا دسترن کو کپ پرش
تو پونا تو امیر الدین سن کا

عدو دین سے درود ہو دین
ہو ابا صلوات جہان پاک
صفت درگاہ فلک شہادہ
تعالی اللہ عجبت رگاہ ہے
عیان سے طرح ہر ایک مینا
بلندی اس تین کی اتھو ہے
عجب بڑ قہر نور کی درگاہ
سر اسر روشنی سواس مکان کے
فلک اس آستان پر ہر گون ہر
زرب خط شماعی چند ہا تار
ہری ہے جابجا خوشبو کی ہکا
دلا جو اگر گما نکا کے در کا
ارادہ ہو کہ پہرے میں اس سال
ای شہ کوئی ای شہ دیکن
ستانی یہ مجھ بے باک ناحق
سدا کرتی رہی ہے بسکول کی
حزین ہو تجو سن تر گاہ دیا
مجھے اسکا صلہ کوئی عنایت
کیا کفار کے جب کام کر ہں
مجھے قادر بڑی قدرت دیا ہے
جیون دنیا میں ایم پر دے

عجبان دین کے محسوس ہو دین
بنیائے شرک ہو و خاک در خاک
دعا میری ہو سب آمین یارب
نگہ تاباغ رضوان کو چہ را ہے
عمود صبح ہو جیسا نمودار
کہنیں مد نظر کو وہاں گزر رہا
جو دیکھا سو کہا جاکا نکا لند
دو چندان چمکے تار کو آسان
ملک سہن محاورہ اسکے در پر
چراغان فلک بنی بجگا تار
نہی ہو رگی وہاں خطار
کیا بہت ہندل درو سیر کا
رسالہ زریکر طاوون فی الحال
نہایت ہو تین حیران اور پریشان
کئی میری جگر کو چاک ناحق
مجھے خوشدل بنی ہو کہ کہو
شانی ای ولی اللہ کے داد
صلہ بنا کر تری جد کی سنت
مسلمان کو گر کیا کب تو آس
میں کسان جو کو کیا ہے
قرین کر جو کہ میرا درو سے

جو کہ باقی ہوساقیا بہر کام	کہ کرتا ہوں اس نسخے کو میں تلم	نصیب کے رخصان ہوا کدرو	بہر حال مستی کا ہوسوت برو
نفضل حق کتاب باکرامت	تائیت کی اب پہنی ہو خلعت	سن بھری تھی بالاسوئیتس	کہ پانی یہ نسلے نظم میں
ولی شد کا ذکر مطہر	میر نظم کو بخشا ہے زیور	نہیں ہم نشو ہے کان، ہر	کہان بچی لے تارو کی گھر
جو اس میں نہیں یہ روشنائی	کہ ہوا لایب یہ گنج سوائی	ہے اہکا لفظ ہر اک دج گھر	تصدق سپہ ہو کہ ہر گھر
زس و کولی ہو کہ یہ ہر پور	نبی ہی بیت یک یکیت ہمو	بہار نو کا پولا ہے گلزار	ہوا بچی کہشان سپہ ہر پور
مرا سر ہے کرامت کا خزانہ	ہے قدرت کا بہر اسب رضا	لہو کر کے پسنا دہنیے	ترا شامت دل سے پیغمبر
ہو بحر فکر میں کیا رغواس	کلا ہوں یہ مروارید احواس	نیچے جو کوی یہ نظم دلکش	کر گشا دہر البتہ عش عش
نئے مضمون کو رنگیں کیا ہر دن	زمین شکر زینت دیا ہر دن	جسے کہ شاعری میں ہو گی رنہ	وہی میر سخن ہو گا آگاہ
بچے اس بات کا ناحی گمان ہے	ہر نہ کی قدر وافی کہاں ہے	ہنیں تعریف کی اسید صلا	جو یہ سمجھا ہونیں کہ سخت
پریشان حال میں اہل ہنر سب	عزیز دل میں جاہل جاہل اب	مجھ ایک بیت آئی اچھا یاد	کہا ہے مر حبا کیا خوب است
جوی طالع زحر دایر ہنر بہ	اگر طالع نباشے دل نغمہ	میں سایل ہوں گردہ مومنین	یہی ہوا تاسا بل دین
کہ جب ہوں یہ رسالہ کیا کوشش	کرین مجھ کو دعا و خیر سے یاد	غرض غلٹے حمت کر آیا دماند	کہ سستی لاندی پیغمبر تھا
کہ صاحب فی روزی جو جوت	کند و حق این کیسین علی	عزیز در کہ نظم میں دور بینی	نیکو دور و دور کی عیب چینی
کہ موت طعن مہری سہو پر اب	کہ ہر انسان ہونیاں ہو مرکب	اگر قدرت ہی تم ہنر بناؤ	تم ہی مہ کو کمال اپنا بناؤ
کہ وایا رسالہ کو یضیت	کہ روضا حق اسکو سکے توین	جو کہ جو ہر میں تیر میں کے بتلاؤ	ہیں گوارا دہن میدان اجاؤ
نہیں توجہ ہو ہر مہر مع ظاموٹ	کہ موت دو طرف کو طعن میں جبر	سکایت کی بھایت کی کو موٹ	کہ اس کے ختم پر بہت کو معروٹ
یہاں نامی نہ کہیں گے اودام	بیان کر علیا اسکا ال تمام	نبی جب یہ کتاب باساوت	کہ کیا میں نام اسکا گنج قدرت
کیا میں فکر تاج نظامت	کہا بافت نے اشعار کرامت	علی ریح نبی صل وسلم	و اہل بیتہ یارب اگر تم

تمت بالحق

هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

اشہد ان کتاب مخج قدرت یعنی قصہ قادر ولی قدس

نزداد ار حلد جدیدہ خدای قادر ہے جس نے انبیاء کو وجہ

ہدایت انام پھرائی اور اولیاء کو سبب اصلاح معاش و معاد خاص و عام
خلق فرمایا اور ان سبب میں باعث انجام و بد و سر اسٹیفیخ رفتہ جزا خاتم النبیین سید المرسلین

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لولاک لہا کالین مینا کے قتل سے اشد پر ہنہا یا ابعد
مہرین ناظرین و روشن دین و امان عقیدت گزین ہر کہ یہ مجبورہ کرامت سمور قدس گنجو حسین گہ ولی

مکمل کا حال قدرت شہتال ہے وہ کون مرجع انام فرید خیر براس حصول مرادات خاص و عام بدرگاہ حضرت
رب علام آفتاب سامان کرامت مرادات مقرب بساط احدیت بقول بانگہ صمدیت واقف روز خفی و حاجی خباب

قادر ولی قدس سترہ جہا آستان باطن اصحاب حال ہے از تالیفات مذہبہ شراستہ اگر فی قصص اللہ
میر کریمہ کو اعر الدین فلان بہادرتیم جنگ رحوم و شہور التحفین ناسی است ہر ایک مت دید و نماندہ بیید کے

بعد بحسن تنہا ہندہ کشف محمد شریف تاجہ کتب بن حاجی محمد عبد القد صاحب تاجہ کتب
الک مطبع فردوسی مدرس کے اپنے مطبع فردوسی بن جہا چشم گوش ناظرین

و اذید کہ یہ بین و شہیدان جنین گج قدرت مراد مساوت
اند و حق آسمان بیان فعل باقرہ کہ نما اندن

و پندین باطن رسالہ مراد کرامت حصول نتائج خفی و اریہ
و چونکہ کوئی قاضی اسکی قیمت ہی مختلف ہے

جبکہ منظور ہر وہم ہر وہم اگر یہ ہر وہم
سر کر لین

اطلاع ہر ایک میں ہر کہ جہاں خدای او و ناسی ہر شہر تیل غیر ہر شہر تیل و ناسی ہر شہر تیل